ارشاداتِ مُرشد

مجالس و ملفوظات
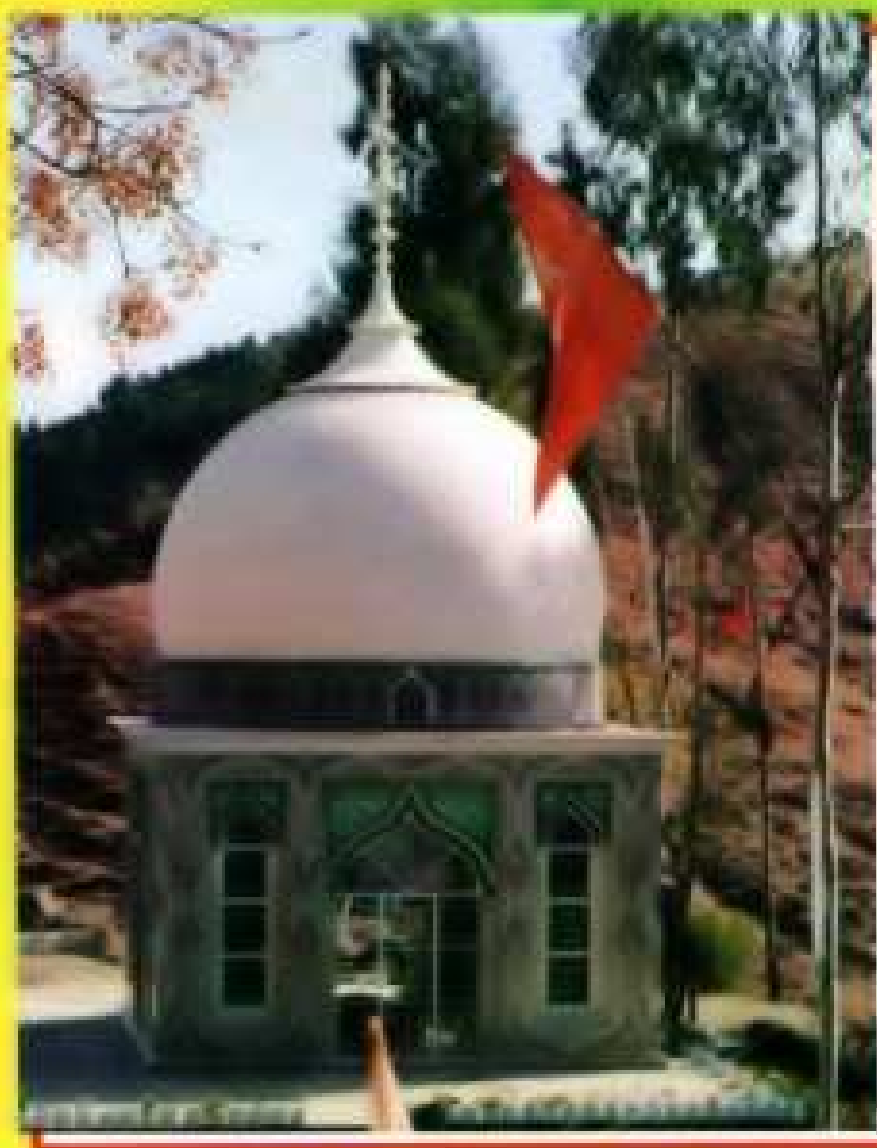
پیر فضل الرحمٰن شاہ قادری نقشبندیؒ

المعروف حضرت باجی سرکارؒ

افتخار احمد حافظ قادری

محمد عصمت علی قادری

آستان قدس

شماره ۲۹۰/۱۵۶

تاریخ ۱۳۸۰/۱/۸

ضمیمه ....

«باسمه تعالی»

جناب آقای حافظ افتخار احمدخان قادری نقشبندی «دامت توفیقاته»

با اهدای سلام و تحیّت ، وصـــول یک نسخه کتاب «ارشادات مرشد» اهدائی جناب عالی را که به شماره ۱۱۸۶ در دفتر زبان اردو به ثبت رسیده است با تشکر و امتنان اعلام می‌دارد .

در جوار مضجع شریف حضرت امام رضا(علیه السلام) موفقیت شما را از خداوند متعال خواستار است .

علی محمد برادران رفیعی

رئیس کل کتابخانه مرکزی ، موزه‌ها و مرکز اسناد آستان قدس رضوی

جناب آقای زرکتیبچی
با سلام - جهت اطلاع
آقای حافظ افتخار احمد
بایگانی
۸۰/۱/۲۵

حضرت سیدنا امام علی رضا علیہ السلام کی مرکزی لائبریری آستان قدس رضوی (مشہد مقدس ایران) میں افتخار احمد قادری کی کتاب "ارشادات مرشد" زینت بنی ہوئی ہے۔

٪ص ۴۷۹۱۲/۳۱
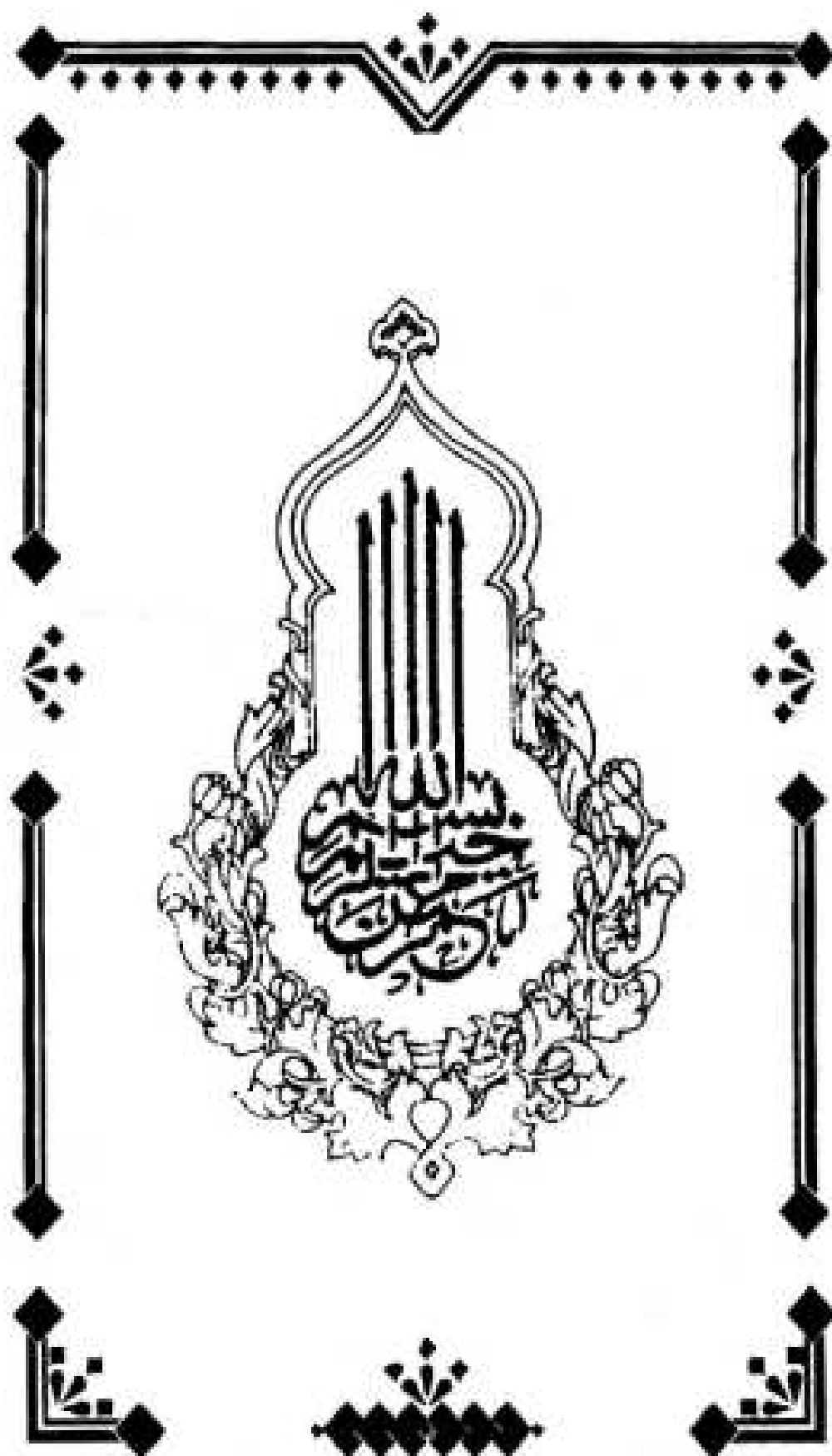
مجالس وملفوظات

پیر فضل الرحمٰن شاہ قادری نقشبندیؒ
المعروف "حضرت باجی سرکارؒ"

ترتیب و تدوین

افتخار احمد حافظ قادری
محمد نعمت علی قادری

باجازت

پیر صفا شاہ قادری نقشبندی
المعروف گل پیر

باہتمام

مسکین شاہ / محمد نواز عادل / غلام مرتضیٰ / محمد ریاض

(2001)ء

نام کتاب: ارشادات مرشد

ترتیب وتدوین: افتخار احمد حافظ قادری / محمد نعمت علی قادری

تعداد اشاعت: 1100 (گیارہ سو)

تاریخ اشاعت: شوال المکرم 1421 ہجری / جنوری 2001ء

ہدیہ کتاب: جس کسی نے بھی کسی طرح اس کتاب میں معاونت کی ان کے اور ان کے والدین کیلئے دعائے خیر

ملنے کا پتہ: محمد نعمت علی قادری

نیو پنڈی بیکرز، صدر بازار، راولپنڈی۔ فون: 5568034

مسکین شاہ

جنرل پوسٹ آفس، صدر، راولپنڈی۔

محمد نواز عادل

عادل بیکری، کباڑی بازار، صدر، راولپنڈی۔
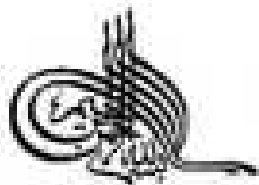
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ
اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ
وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ آل عمران

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
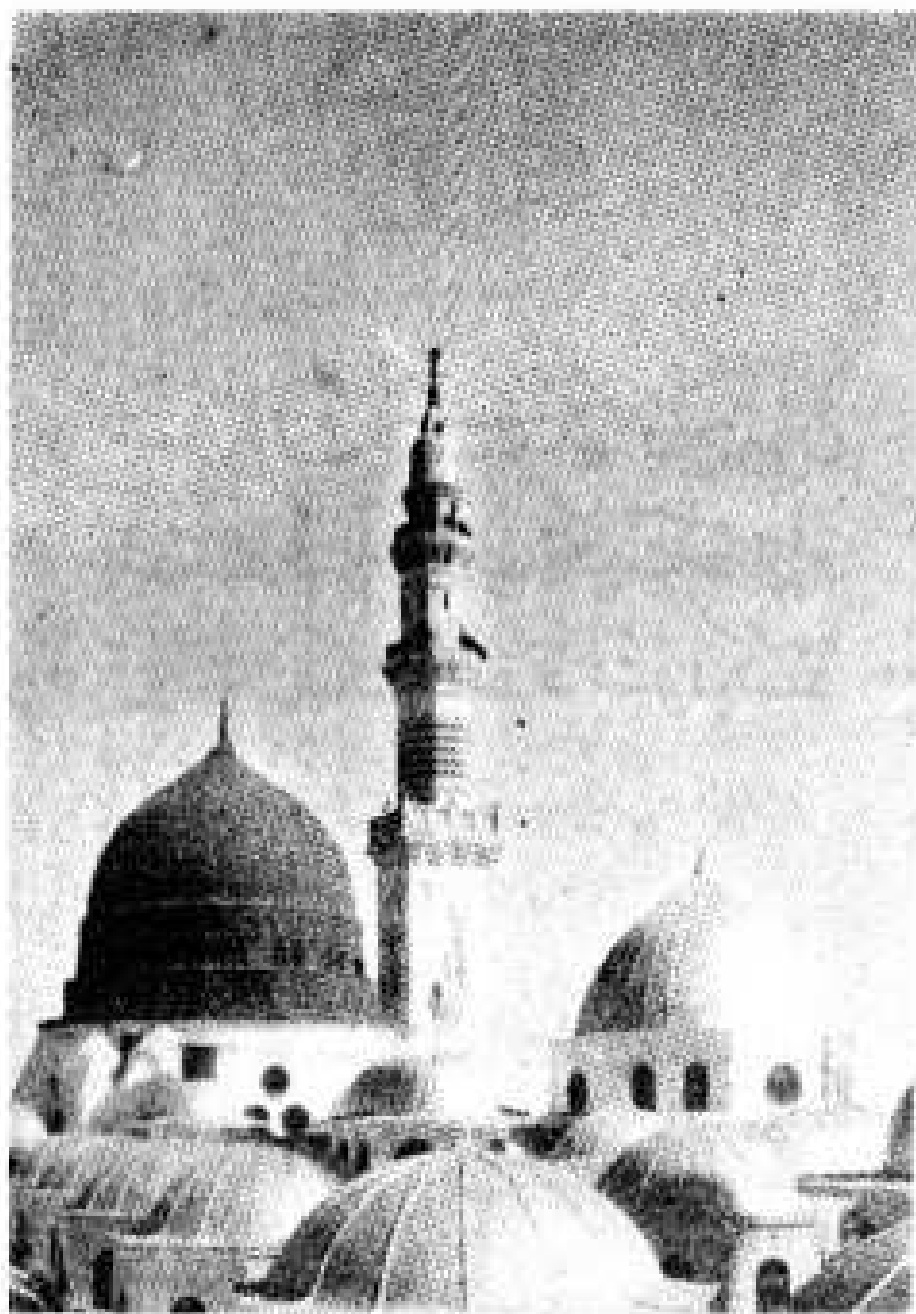
نعت رسول مقبول ﷺ

حکیم الامت حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ

کہاں میں کہاں مدح ذات گرامی
میں سعدی نہ رومی نہ قدسی نہ جامی

پسینے پسینے ہوا جا رہا ہوں
کہاں یہ زباں کہاں نامِ نامی

سلام اُس شہنشاہ ہر دو سرا پر
درود اُس امام صف انبیاء پر

پیامی تو بیشک سبھی محترم ہیں
مگر اللہ اللہ خصوصی پیامی

فلک سے زمیں تک ہے جشن چراغاں
کہ تشریف لائے شاہِ رسولاں

خوشا جلوہ ماہتاب مجسم
زہے آمد آفتاب تمامی

کوئی ایسا ہادی دکھا دے تو جانیں
کوئی ایسا محسن دکھا دے تو جانیں

اطاعت پہ اصرار بھی ہر قدم پر
شفاعت کا اقرار بھی ہر نظر میں

یہ آنسو جو آنکھوں میں میری رواں ہیں
عطاء شہنشاہ کون و مکاں ہیں

مجھے مل گیا جام صہبائے کوثر
میرے کام آئی میری تشنہ کامی

فقیروں کو کیا کام طبل و علم سے
گداؤں کو کیا کام جاہ و حشم سے

عباؤں قباؤں کو میں کیا کروں گا
عطا ہو گیا مجھ کو تاج غلامی

انہیں صدق دل سے بلا کے تو دیکھو
ندامت کے آنسو بہا کے تو دیکھو

لئے جاؤ اقبالؒ نامِ محمد ﷺ
شفاعت کا ضامن ہے اسم گرامی
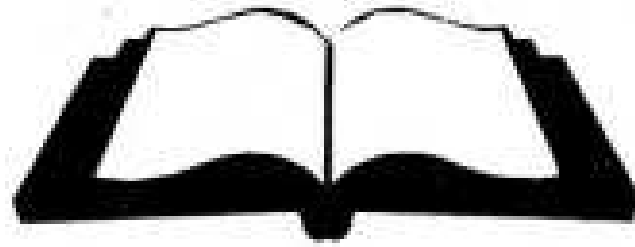
انتساب

اپنی اس معمولی سی کوشش کو
حضرت قبلہ پیر فضل الرحمٰن شاہؒ قادری نقشبندی مشہدی
المعروف حضرت باجی سرکارؒ کے نام کرتے ہیں کہ جن کے
فیوض و برکات اور تصرف سے یہ کام کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔
اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں ان کی تعلیمات و ارشادات پر عمل
کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منقبت بخدمت حضرت باجی سرکارؒ

فنا آشنا ہیں وہ پیِ مرگ
خدا و مصطفٰی کے جو ہیں شیدا
زعیمِ فقر، قبلہ باجی سرکارؒ
زبانِ وقت پہ ہے ان کا چرچا
شکوہ و عظمت فقر و تصوف
کمال و حشمت عرفاں سراپا
کتابِ دلکشا حافظ نے لکھی
ہے جس میں تذکرہ اُس مرد حق کا
کہا سالِ طباعت اُس کا طارق
''نعیمِ فیض'' ''ارشاداتِ بالا''

۲۰۰۱ء

پیشکش
طارق سلطانپوری

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر

خاتمہ الکتاب بالسلام علی سید الانام ﷺ

مریدین حضرت باجی سرکارؒ

(بہ وساطت محمد نعمت علی قادری)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ہمیں یہ جان کر انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ حضرت باجی سرکارؒ کے مریدین آپ کے بارے میں ایک مختصر کتاب منصۂ شہود پر لانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں درگاہ شریف کی طرف سے آپ کو ہر طرح کی اجازت ہے اور اس سلسلہ میں ہم سے بھی جو معلومات فراہم ہو سکیں گی آپ کو فراہم کریں گے۔

خداوند تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو اور اس سلسلہ میں آپ کی راہنمائی فرمائے۔

والسلام

سید صفا شاہ گل پیر

سجادہ نشین درگاہ

29-7-2000

پیش لفظ

صاحب تذکرہ حضرت پیر سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب المعروف باجی سرکارؒ (المتوفی 1989ء) اسی دور کے بزرگ ہیں جن کے حالات بڑی تحقیق و تفتیش سے جناب افتخار احمد حافظ صاحب نے جمع کر کے اس کتاب میں درج کر دیئے ہیں۔ حضرت پیر صاحب موصوف کے زہد و تقویٰ اور کشف و کرامات کا تذکرہ زبان زد خواص و عوام ہے۔

آپ صحیح النسب سید ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد بھی ضلع ہزارہ (سرحد) کے مشہور و معروف بزرگ ہو گزرے ہیں گویا کہ نسلاً بعد نسل ولایت و معرفت کی دولت آپ کے خاندان میں وراثتاً چلی آ رہی تھی۔

آپ کا سلسلہ طریقت نقشبندیہ قادریہ ہے جو کہ آپ کے مرشد حضرت گوہر رحمٰنؒ کے واسطے سے حضرت خواجہ نظام الدینؒ نقشبندی قادری کیہاں شریف والوں تک پہنچتا ہے اور حضرت خواجہ صاحب کا سلسلہ حضرت مجدد الف ثانیؒ تک پہنچتا ہے۔

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ کا سلسلہ نقشبندیہ حضرت خواجہ باقی باللہ کے واسطے سے خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی بخاری قدس سرہ العزیز تک پہنچتا ہے اور دوسری طرف آپ کا سلسلہ قادریہ حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ کے واسطے سے محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ تک پہنچتا ہے۔

نقشبندیہ سلسلے کے فیض سے آپ ساری عمر سنت رسول اللہ ﷺ پر قائم رہے اور اس کی تلقین و تبلیغ اپنے مریدین کو بھی کرتے رہے۔ اور نسبت قادریہ کے فیض سے آپ جذب و توحید کی دولت سرمدی سے مشرف ہوئے۔ آپ خود جو ذکر اذکار کرتے تھے اور جن کی اپنے مریدین کو تلقین فرماتے تھے جیسا کہ اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ قادریہ کی نسبت کا آنجناب پر غلبہ تھا کیونکہ یہ سب اذکار و اشغال قادریہ سلسلہ کے ہیں۔

حضرت غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ساری عمر توحید و سنت رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ و ترویج ہی کرتے رہے اور بدعات کی سختی سی تردید کرتے رہے۔ حضرت کے کلام میں بڑا رعب پایا جاتا تھا اور تاثیر کا یہ عالم تھا کہ آپ کی مجلس سے کئی کئی جنازے اٹھا کرتے تھے۔ حضرت کی نسبت کی یہ خاصیت ہے کہ جس کو یہ نسبت حاصل ہوتی ہے وہ کسی مخلوق سے مرعوب نہیں ہوتا نہ کسی کے مال و دولت سے مرعوب ہوتا ہے۔ آج بھی آپ کا کلام جو "الفتح الربانی" کے نام سے محفوظ و موجود ہے۔ پڑھا جائے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور قاری پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور اس کے پڑھنے سے اہل ایمان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔

تبرکاً حضرتؒ کے ارشادات میں سے چند کلمے یہاں لکھے جاتے ہیں۔

"کچھ کلام کے بعد فرمایا کہ امر الٰہی کو بجا لا اور نہی سے باز رہ۔ قرب الٰہی حاصل کر تیرا نام بیدار اور کارگزار رکھ دیا جائے گا تم توفیق خیر کا رب عزوجل سے اپنی جد و جہد اور کوشش اور گناہوں کے چھوڑنے کے ساتھ خواہاں ہو۔

"اگر تو اپنی نجات اور بہتری چاہتا ہے تو اپنے قلب سے مخلوق کو نکال ڈال، نہ ان سے ڈر اور نہ ان سے امید رکھ اور نہ ان سے انس پکڑ، نہ ان کے پاس سکون تلاش کر، سب سے بھاگ اور سب سے دور ہو جا اور کل مخلوق کو جو راہ خداوندی سے دور ہے مردار سمجھ جب تیرے لئے یہ حالت درست ہو جائے گی تو اللہ کی یاد کے وقت اطمینان اور غیر اللہ کی یاد کے وقت تیری بے قراری اور نفرت درست ہو جائے گی (الفتح الربانی مجلس ۳۱)

حضرت کے یہ چند کلمات یہاں اس لئے لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ حضرت غوث الاعظمؒ کی نسبت کے رنگ کا کچھ اندازہ ہو سکے (الفتح الربانی اور فتوح الغیب میں حضرت کے ارشادات کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے) حضرت کے سلسلہ کے بزرگوں میں یہی نسبت اور یہی رنگ مشائخ سلسلہ کے واسطے سے موجودہ دور تک چلا آتا ہے اگرچہ مرور زمانہ سے اس میں

کی واقع ہوگئی ہے۔

حضرت پیر فضل الرحمٰن شاہ قدس سرہ اسی نسبت عالیہ کے حامل تھے۔ آپ کے تفصیلی حالات کتاب زیر نظر میں مطالعہ فرمائیں۔ دعا ہے اللہ کریم مجھے بھی اور قارئین کتاب کو بھی بزرگان سلف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ (آمین)

ڈاکٹر صاحبزادہ محمد حسین تمیمی الانصاری
(ایم اے، پی ایچ ڈی)
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت خواجہ فیض بخش چشتی نظامی
خانقاہ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ للہ شریف جہلم

10 ستمبر کا نوازش نامہ فرحت افزا ہوا۔ حضرت باجی سرکار کا قطعۂ تاریخ (سالِ وصال) ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت کے احوال و سوانح پر مشتمل کتاب کی ترتیب کی کوشش مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کوشش میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت کے متعلق میرے پاس زیادہ معلومات نہیں۔ ان کی زندگی کے آخری دو اڑھائی سالوں میں، دو یا تین مرتبہ ان کے ایک انتہائی مقرب، معتقد، سید معظم شاہ مرحوم کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کی سادہ اور باوقار شخصیت نے بڑا متاثر کیا۔ پر حکمت اور جامع گفتگو فرماتے تھے جو علمی و عرفانی نکات سے لبریز ہوتی تھی۔ رہائش نہایت سادہ لیکن انوار معرفت سے مزین تھی مہمانوں سے نہایت خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ لنگر کا بہترین انتظام تھا گفتگو میں رمز و اشارہ سے کام لیتے تھے۔ بقول حضرت علامہ اقبالؒ

برھنہ حرف نہ گفتن کمال گویائی ست

خطاب کسی اور سے ہوتا لیکن روئے سخن کسی اور کی طرف۔ افسوس کہ میں ان کی عارفانہ مجلس اور حکیمانہ گفتگو سے زیادہ استفادہ نہ کر سکا۔ وہ ایک ایسا سمندر تھے جس کی سطح پر سکون لیکن جس کی تہہ بیش بہا موتیوں کی ذخیرہ گاہ ہوتی ہے۔

سید معظم شاہ صاحب مرحوم میرے گاؤں سلطان پور سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرتؒ سے تعلق اور فیضِ صحبت کے نتیجے میں ان کے دینی خیالات وعقائد میں حیران کن مثبت تبدیلی پیدا ہوئی۔ اس تبدیلی کا ذکر کئی بار انہوں نے مجھ سے کیا افسوس کہ ڈیڑھ دو سال قبل ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت کے متعلق ان کے پاس معلومات کا وافر ذخیرہ تھا۔ وہ حضرت کے والہ وشیدا تھے۔ ہفتہ میں ایک بار ان کی خدمت میں لازمی حاضری دیتے تھے۔ حضرت بھی ان پر خاص توجہ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے سلسلہ فیض کو دوام بخشے۔

والسلام

ناچیز

طارق سلطانپوری

۱۲ ستمبر ۲۰۰۰ء

کتاب پر منظوم فارسی تبصره

ارشاداتِ مُرشد

به مناسبت چاپ و نشر کتاب ارشادات مرشد مشتمل بر سوانح حیات و ملفوظات و مجالس

السید پیر فضل الرحمن شاه نقشبندی قادریؒ

به ارشادات مرشد دل مجروم — غم و رنج و محن از دل بشد دوم
به شاه نقشبندی پیوسته گشتم — به خورشید محبت او سرشتم
به ملفوظات او علم الیقین است — جمال حق و آن حق الیقین است
سوانح او لطف مبین است — تو گوئی مظهر عین الیقین است
چو شاه نقشبندی قادری شد — به ارشادات مرشد سروری شد
کمال انتخاب او همین است — به فضل الرحمن روشنی یقین است
هر ملفوظ او روشن گر دل — حیات و مجالس او نقش محفل
لسیف آباد دل آباد باشد — به فضل الرحمن شاد باشد
دعای انتخاب هم دعا کن — صفات و رحمت حق را صدا کن
به مرحوم کس سوئی او رواند — همه یاران او حق و جوانند
بلیغ این عزیزان منشور — تخلیه در سوانح نور اظهر
"رها" همواره دارد عشق خوبان — در این ره می‌رود افتان و خیزان

مرتبہ: دکتر محمد حسین تسبیحی (رہا)

اسلام آباد

۸ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

اردو ترجمہ

ارشاداتِ مُرشد

تحریری ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی (رہا) کے منظوم فارسی تبصرے کا اردو ترجمہ

اپنوں جب اپنے مرشد کے ارشادات کے جمع کر لیا تو ان کے سامنے رنگ ظہور ہو گئے۔

جب شاہ گلشندہ سے منسلک ہوئے تو گویا میں خورشید محبت کے ساتھ منسلک ہو گیا۔

ان کے ملفوظات مبارک جن میں حق کی جلوہ گری ہے وہ علم الیقین اور حق الیقین ہیں۔

ان کے سوانح حیات وہ عین الیقین ہیں جو مومنین کیلئے معانی چاہنے کا درس دیتے ہیں۔

سلسلہ قادریہ گلشندیہ میں منسلک ہوا تو مرشد کے ارشادات سے مقام سروری نصیب ہوا۔

افتخار احمد کا یہی کمال ہے کہ ان کو یہ فضل الرحمن شاہ کا فیض ہے۔

آپ نے تمام ملفوظات دل کو روشن کرنے والے اور آپ کی محبت تیری ہی محفل ہے۔

اے امجد آباد تو یہ فضل الرحمن شاہ سے دل آباد اور دل شاد ہے۔

افتخار احمد حافظ پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتوں کے لئے دعا اور صد آفریں۔

ہر آدمی آپ کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔ آپ کے مریدین میں بچے جوان اور بوڑھے شامل ہیں۔

اے حضور وہ مقام تو اور آپ کی سوانح حیات میں پاکیزہ دل رکھو۔

(رہا) ہمیشہ محبوبوں سے پیار و محبت رکھتے ہیں اور اس راہ میں ترے الطاف رواں دواں ہیں۔

اردو ترجمہ :-

یوسف علی چشتی قادری

افتخار احمد حافظ قادری

کیڈٹ کالج

حسن ابدال ضلع اٹک

''ارشادات مرشد'' حضرت فضل الرحمن شاہ قادری نقشبندی المعروف ''باجی سرکار'' کی مجالس اوران کے ملفوظات پر مشتمل ایک مرقع ہے جسے جناب افتخار احمد حافظ قادری اور جناب نعمت علی قادری نے نہایت عرق ریزی اور ذوق وشوق سے ترتیب دیا ہے حافظ صاحب نے ایک عرصہ عرب شریف کی مقدس اور مستنیر فضاؤں میں بسلسلہ ملازمت بسر کے عربی فارسی انگریزی اردو پنجابی زبانوں پر خاصا عبور ہے۔ عربی میں تحریر وتقریر دونوں کا ملکہ حاصل ہے۔ جس کام کی دھن سر میں سوار ہو جائے اس کیلئے دن رات ایک کر دیتے ہیں۔

''زیارت حبیب ﷺ'' مرتبہ فضیلت مآب الشیخ تیسیر محمد یوسف السمہودی کا اردو ترجمہ وتلخیص ایک دونشستوں میں مکمل کرڈالا۔

عراق، اردن، شام، ترکی، ایران اور افغانستان مختلف بلاد اسلامیہ میں متعدد اکابر اور نامور اولیائے کرام اور مشائخ عظام کے آستانوں اور دربار عالیہ پر حاضری سے مشرف ہو چکے ہیں اوران زیارات کے احوال کو زیارات مقدسہ کے عنوان سے شائع کروا چکے ہیں۔ جواہل نظر اوراہل دل حضرات کیلئے بیش بہا تحفہ اور سرمہ بصیرت ہیں۔ اب حرمین شریفین، مصر اور بھارت میں مقامات مقدسہ کے پر کیف احوال سپرد قلم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب محمد نعمت علی قادری اوران کے خاندان کو ''باجی سرکار'' کے لنگر خانے کی خدمات بجالانے کا اعزاز حاصل ہے اولیاء کرام کے لنگر خانے اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتے ہیں۔ یہ خدمت خلق کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ مہماں نوازی مسلمانوں کی دیرینہ روایت ہے۔ لنگر خانوں میں امیر اور غریب، چھوٹے اور بڑے ایک ہی صف میں بیٹھ کر

ماحضر تناول کرتے ہیں گویا یہ امراء اور غرباء کا حلقۂ اتصال ہے۔ لنگر خانوں کے ذریعے مسافروں، غریبوں اور بے وسیلہ افراد تک بھی وہ نعمتیں پہنچ جاتی ہیں جو عام طور پر انہیں دستیاب نہیں ہوتیں۔

"ارشادات مرشد" باجی سرکارؒ کے معمولات اور ملفوظات کا ایک دلآویز مجموعہ ہے عام طور پر کرامات کو کسی ولی اللہ کے درجات کی بلندی کا مظہر سمجھا جاتا ہے حالانکہ معمولات میں استقرار اور استقامت، دعوت وتبلیغ میں عزیمت اور مستقل مزاجی زندگی میں مجاہدات اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا اہل اللہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ جتنے کسی کے معمولات اور عادات واطوار اچھے اتنی ہی روح میں پاکیزگی اور لطافت زیادہ ہوگی۔

باجی سرکارؒ کا یہ معمول رہا کہ آپ تہجد کے وقت بیدار ہوتے۔ تہجد کی نماز قرب الٰہی کا ایک بڑا موثر ذریعہ ہے۔ بیدار ہونے کے بعد وضو کر کے بچ والے کمرے میں نوافل ادا کرتے اور پھر اپنے اوراد و وظائف میں مشغول ہو جاتے۔ "بچ" اکثر بزرگوں کی ایک خاص روایت ہے۔ آج کل عام طور پر مریدین اور طالبین اوراد و وظائف میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وقت بیعت یا بعد میں جو اسباق یا وظائف تلقین کئے گئے ہوں ان پر مداومت اختیار کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہیں۔

آپ نے بلادِ اسلامیہ کی سیاحت کے سلسلہ میں کشمیر، افغانستان اور ہندوستان کا سفر اختیار کیا بعض ایسے اشارے بھی ملتے ہیں کہ آپ ایران اور عراق میں اہل اللہ کے مزارات پر حاضری کے شرف سے بہرہ یاب ہوئے۔

آپ نے ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے کوہستانی علاقوں میں اسلام کی ترویج و اشاعت کیلئے قابل قدر کوششیں کیں۔ دشوار گزار پہاڑی علاقوں میں عشق کی شمع روشن کی منڈیاں میں آپکا مزار مبارک فیوض و برکات کی نعمتیں لٹا رہا ہے اور مرجع خلائق ہے۔

حسن ابدال ایک تاریخی قصبہ ہے پھلوں اور شہد کی سرزمین اور اولیاء اللہ کا قدیمی

مسکن شاہراہِ اعظم اور شاہراہِ ریشم کے سنگم پر واقع ہے۔ حسن ابدال سے ایبٹ آباد، مانسہرہ روڈ، تھاکوٹ کے مقام پر شاہراہِ ریشم کے نام سے موسوم ہو جاتی ہے۔ حسن ابدال کی چلہ والی مسجد میں بھی باجی سرکار چلہ کش رہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اہل اللہ کے فیوض و برکات سے نوازے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکِ راہِ دردمنداں

پروفیسر محمد سرور شفقت قادری

اسلام آباد

۹ رمضان المبارک، ۱۴۳۱ھ

عرضِ مرتب

بندہ ناچیز جس وقت ایران اور افغانستان کے بزرگانِ دین کے مقاماتِ مقدسہ کا سفرنامہ تحریر کر رہا تھا اسی دوران بندہ نے اپنے ایک مخلص دوست محترمی محمد نواز عادل سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ بھی اپنے پیر و مرشد کے بارے میں اگر کچھ معلومات فراہم کر دیں تو ان بزرگوں کے ذکر کو بھی کسی مقام پر درج کر دیا جائے۔ اس وقت تک پیر فضل الرحمٰن شاہ قادری نقشبندیؒ المعروف حضرت باجی سرکارؒ کے متعلق کوئی ایسی مطبوعہ تحریر نہ تھی جس سے استفادہ کیا جاتا۔ چنانچہ ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق آپ سرکارؒ کے مزار مبارک پر حاضری کا پروگرام بنا۔ مختلف حضرات سے چند معلومات میسر آئیں جنکو کتاب "**زیارات مقدسہ**" میں درج کر دیا گیا۔ اس تحریر میں بندہ ناچیز نے اپنی ایک خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اتنی عظیم ہستی کے بارے میں کوئی الگ کتاب بھی منظر پر آنی چاہئے تاکہ لوگ اس عظیم ہستی سے متعارف ہو سکیں۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ بروز ہفتہ 12 جولائی بمطابق 4 ربیع الثانی 1421 ہجری بندہ کو ایک خواب آیا چونکہ اس خواب کا تعلق حضرت باجی سرکارؒ سے ہے اس لئے اسکا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ایک وسیع میدان میں کافی لوگ جمع ہیں اور ایک مقام پر حضرت تشریف فرما ہیں مجھے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا پتہ نہیں کہ آپ میری کس بات سے خوش ہیں اور اس خوشی کے اظہار میں مجھ سے کسی بات کا وعدہ فرما رہے ہیں۔ صبح جب نیند سے بیدار ہوا تو اسکی تعبیر اس انداز میں اخذ کی کہ آپ سرکارؒ سے متعلق جو مختصر کام اس بندہ ناچیز سے ہوا ہے اسکی وجہ سے آپ خوش ہیں اور مزید کام کی طرف اشارہ ہے۔ پھر چند دنوں کے بعد کسی موقع پر آپ کے مریدین اور عقیدت مندوں نے اس بندہ ناچیز کو اس عظیم کام کیلئے منتخب کر لیا ہو کہ میرے لئے ایک

سعادت سے کم نہیں ہے۔ ابھی کتاب کے سلسلہ میں کچھ کام شروع ہی ہوا تھا کہ دیار حبیب ﷺ حاضری کا پروگرام بن گیا۔ جاتے وقت اپنے ساتھ کتاب کا نام "**ارشادات مرشد**" رکھا گیا تا کہ سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں اس نام اور کام کی منظوری کیلئے درخواست پیش کی جائے۔ چنانچہ 18 اکتوبر، 2000ء بمطابق 21 رجب المرجب بروز بدھ قدمین شریفین (**مسجد نبوی** ﷺ) میں بیٹھ کر بعد از نماز مغرب سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں اس کام کی منظوری کیلئے درخواست پیش کی گئی۔

الحمد اللہ! اب آپؒ کے چند مریدین کے ہمراہ اس کام کا اجراء ہو چکا ہے۔ اور کتابی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ حضرت باجی سرکارؒ کے بارے میں قلمی کاوش کی یہ ابتداء ہے میری آپؒ کے تمام مریدین اور عقیدتمندوں سے درخواست ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور جس کام کی بحمد اللہ اب ابتداء ہو چکی ہے اسکو آگے بڑھائیں۔

اس موقع کی مناسبت سے یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کام کی تکمیل کیلئے پیر صفا شاہ المعروف گل پیر صاحب سے باقاعدہ اجازت کے بعد آپ سرکارؒ کے اکثر مریدین کو ایک سوالنامہ بھی ارسال کیا گیا تا کہ زیادہ سے زیادہ معلومات اکٹھی ہو سکیں۔ لیکن اس سوالنامہ پر کوئی حوصلہ افزا جواب نہ ملا اور جتنی معلومات میسر ہوئیں اُن کو مختصراً ترتیب دے دیا ہے۔ جن احباب نے اس سلسلہ میں کسی طور پر ہماری راہنمائی یا معاونت فرمائی ہم ان تمام کے شکر گزار ہیں بالخصوص غلام سبحانی صاحب الملقب بہ "عمریار" کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اپنی تحریری معلومات ہمیں فراہم کیں۔

قارئین اس کتاب میں جہاں پر کوئی غلطی دیکھیں تو ضرور مطلع کریں تا کہ اسکی تصحیح کی جا سکے امید ہے کہ آپ اپنی قیمتی آراء اور مشوروں سے بھی ہمیں ضرور یاد کریں گے۔

آخر میں رب تعالیٰ سے خلوص دل سے دعا ہے کہ رب العالمین نبی اکرم ﷺ کے طفیل ہمارے اس مختصر سے عمل کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر حضرت بانی سرکارؒ کے درجات کو بلند سے بلند تر فرما اور اس کام کو ہمارے لئے اور ہمارے والدین کیلئے صدقہ جاریہ اور بخشش کا سبب بنا۔

آمین بحق سید المرسلین ﷺ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طالب دعا

افتخار احمد حافظ قادری

راولپنڈی

بروز ہفتہ شب برأت

14 شعبان المعظم 1421 ہجری

11 نومبر 2000ء

عرض مدون

میرے پیر و مرشد سیدی پیر فضل الرحمٰن شاہ قادری نقشبندیؒ المعروف ''حضرت باجی سرکارؒ '' کے مختصر سوانح حیات اور مجالس و ملفوظات پر مشتمل پہلی تصنیف بنام ''**ارشادات مرشد**'' کیلئے معلومات کو جمع کرنے کی ذمہ داری اس خاکسار کو سونپی گئی اور یہ بات اس ناچیز اور اس کے سارے خاندان کیلئے ایک بہت بڑا اعزاز اور سعادت ہے کیونکہ بندہ کے خاندان کی اس آستانہ عالیہ سے قدیمی نسبت ہے بلکہ میرے دادا عبدالرحیم دادی محترمہ اور والد محترم صوفی محمد بشیرؒ کی قبور مبارک بھی اسی آستانہ میں ہیں۔

بندہ کو حضرت باجی سرکارؒ کے وصال سے 6 ماہ قبل کا عرصہ آپ کے ساتھ گزارنے کا شرف حاصل ہوا آپؒ اس بندہ پر نہایت شفقت و محبت فرماتے اسی طرح آپؒ کے وصال کے بعد روضہ مبارک کی تعمیر کا شرف بھی اس بندہ کو حاصل ہوا۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے بارے میں ایک کتاب کی اشد ضرورت محسوس کی گئی آستانہ مبارک پر آنے والے ہر زائر کی یہ خواہش ہوتی کہ اس بزرگ ہستی کی تعلیمات اور ارشادات سے استفادہ کیا جائے۔ لیکن ایک طویل عرصہ تک یہ ممکن نہ ہو سکا جسکی کئی ایک وجوہات تھیں۔

محترمی افتخار احمد حافظ جنہوں نے زیارات مقدسہ کے حوالے سے کتابیں تحریر کی ہیں کئی مرتبہ اصرار کیا کہ اپنے پیر و مرشد کے بارے میں معلومات دی جائیں تا کہ وہ کسی کتاب کی زینت بن جائیں مجھے یہ معذرت سے کہنا پڑے گا کہ ہم باجی سرکارؒ کے مریدین کی سستی کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو سکا بالآخر محترمی محمد نواز عادل کی کوشش سے چند معلومات اکٹھی کر کے حافظ صاحب کے حوالے کی گئیں جنکو انہوں نے مختصرا لیکن نہایت بہترین انداز میں اپنی کتاب **زیارات مقدسہ** (جو ایران اور افغانستان میں بزرگان دین کے مقامات پر مشتمل سفر نامہ ہے) میں درج کر دیا اور ساتھ حضرت باجی سرکارؒ کے مزار مبارک کی دو رنگین تصاویر بھی شامل کتاب کر دی گئیں۔ اس کرم فرمائی پر ہم ان کے انتہائی

شکر گزار ہیں۔ ایک موقع پر جناب حافظ صاحب نے حضرت باقی سرکار کے مریدین کے اس جذبہ کو مزید جلا بخشی کہ اب حضرت کے متعلق ایک الگ کتاب بھی منظر عام پر آنی چاہئے۔ اس سلسلہ میں ایک طویل میٹنگ میں کتاب کا نام تجویز کیا گیا پھر سجادہ نشین پیر صفا شاہ قادری نقشبندی سے کتاب کے لئے اجازت حاصل کی گئی اور ایک جامع سوالنامہ مرتب کر کے پیر بھائیوں میں ارسال کیا گیا تحقیق کے بعد جو معلومات حاصل ہوئیں انکو کتابی صورت میں شائع کرنے کیلئے ایک بار پھر محترمی حافظ صاحب کی خدمات حاصل کی گئیں انہوں نے اپنی جملہ مصروفیات ترک کر کے شبانہ روز کی ان تھک محنت سے کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا انکی اس کرم فرمائی پر ہم تہہ دل سے مشکور و ممنون ہیں اسی طرح جنہوں نے بھی اس سلسلہ میں کسی طرح بھی مدد فرمائی ہم ان کے شکر گزار ہیں اور بالخصوص ڈاکٹر محمد حسین صاحب پروفیسر محمد سرور شفقت قادری صاحب اور طارق سلطان پوری کے مشکور و ممنون ہیں جنہوں نے اس کتاب پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ خداوند تعالیٰ اس کام میں شریک تمام حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے اور نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت و قرب عطا فرمائے اس طرح آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین پیر صفا شاہ قادری نقشبندی کے مشکور ہیں جنہوں نے مصروفیات کے باوجود کتاب کے سلسلہ میں اپنی مفید اور قیمتی آراء سے یاد فرمایا۔

والسلام

طالب دعا

محمد نعمت علی قادری
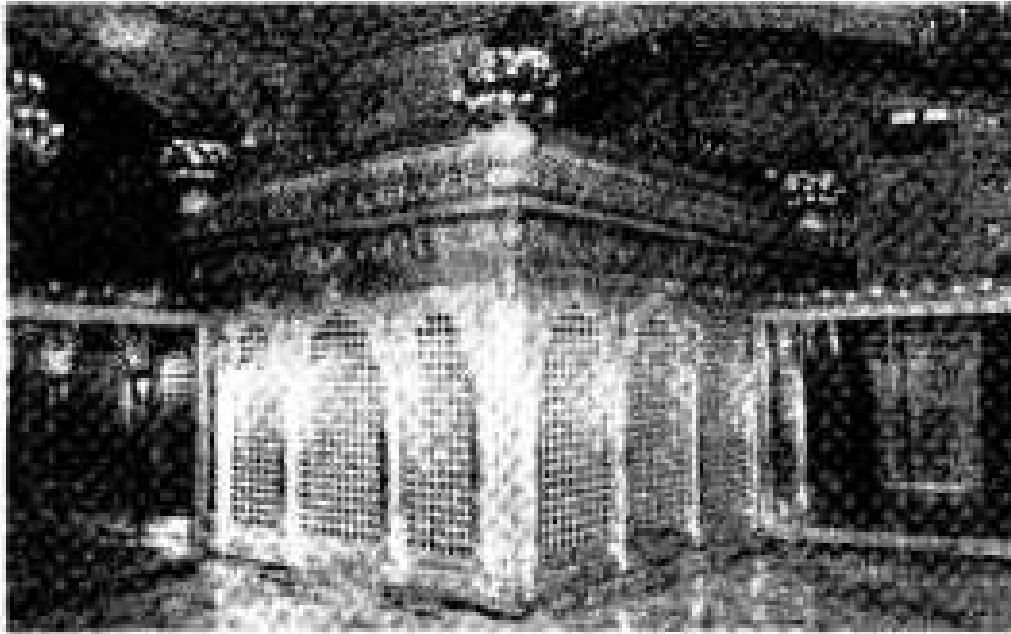
مشہد میں حضرت امام علی رضا کا روضہ مبارک

قطعہ ہائے تاریخ (سال طباعت)

کتاب فیض مآب ارشادات مرشد

داستان حیات

حضرت قبلہ پیر فضل الرحمٰن شاہ قادری نقشبندی

منڈیاں، ایبٹ آباد۔

سال وصال 1409 ہجری "رہبر شریعت حبیب"

1989ء "آں بزم فیضان طریقت مصطفیٰ"

مرتب مکرمی افتخار احمد حافظ

سال طباعت: 1421ھ، 2001ء

"اوج خورشید آسمان طریقت"
۲۰۰۱ء

"افتخار طریقت"
۲۰۰۱ء

محبِ عارفانِ حق ہے حافظ
یہی ہے افتخار و ناز اس کا
عراق و کشور افغانیاں کے
بزرگوں کے لکھے احوال زیبا
گیا ایران و اردن شام و ترکی
جہاں بھی اہلِ حق ہیں بزم آرا
وہ پہنچا دیدۂ مشتاق کے ساتھ
لئے پہلو میں قلبِ ناشکیبا
رقم کیں دو کتابیں مع تصاویر
ہے جن میں ذکر مردانِ خدا کا
جو ارضِ پاک کے ہیں اہلِ عرفاں
ہیں ان میں ان کے بھی اذکار رعنا

کتاب اُس نے رقم کی اب بہ اخلاص
جو ہے بے شک نظر زیب و دل آراء

مۂ اوجِ ولایت، باجی سرکارؒ
کے حالات اُس میں اُن کے یک جا

کیا فردوس گوش اہل عالم
شہ عرفاں کا ذکرِ روح افزاء

ہے ہجری، بے سرِ "افکارؔ" تاریخ
یہ ہے "زیبا کتاب فیض افزاء"
۱۴۲۲-۱ = ۱۴۲۱ھ

"شہ ملک ادب فخر طریقت"
۲۰۰۱ء

جو دیکھا تو یہ سال عیسوی تھا

نتیجہ فکر
طارق سلطانپوری
حسن ابدال

صوفی محمد بشیرؒ اور حضرت باجی سرکارؒ

مختصر سوانح حیات

پیر فضل الرحمٰن شاہ قادری نقشبندیؒ

المعروف

"حضرت باجی سرکار"

ڈھیری والے

آستانہ عالیہ

مرشد آباد، منڈیاں (ایبٹ آباد)

پاکستان کے تمام صوبوں کی طرح صوبہ سرحد کو بھی یہ فخر حاصل رہا ہے کہ اس سر زمین پر بھی بے شمار اولیاء وصوفیاء کرام برسوں خدا کی یاد میں مشغول رہنے کے ساتھ ساتھ خلق خدا کی بھی روحانی منازل طے کرواتے رہے اور ان کے زنگ آلود دلوں کو یاد الٰہی سے منور کرتے رہے اسی طرح ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے علاقہ میں بھی بے شمار بزرگان دین لوگوں کی تعلیم وتربیت کرتے رہے انہی شخصیات میں ایک شخصیت حضرت پیر فضل الرحمٰن شاہ قادری نقشبندی مشہدی کے نام سے ہو گزری ہیں۔ آپؒ ایک عرصہ تک مقام منڈیاں (مانسہرہ روڈ پر ایبٹ آباد شہر سے تقریباً 6 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے) پر خلق خدا کو اپنے فیوض وبرکات اور بامعنی گفتگو سے مستفیض فرماتے رہے۔

آپ سرکارؒ کے تفصیلی ابتدائی حالات زندگی پردہ غیب میں ہے۔ مختصر احوال جو میسر ہو سکے وہ قارئین کیلئے اس کتاب میں درج کئے جا رہے ہیں۔

اسم گرامی

آپؒ کا اسم گرامی فضل الرحمٰن شاہ تھا۔ چونکہ علاقہ ہزارہ میں سادات کو "باجی" کہتے ہیں۔ اس لئے آپؒ "باجی" کے نام سے مشہور ہوئے اور آخری دم تک اسی نام سے جانے جاتے تھے۔ آپؒ کے اصل نام کا علم بہت کم لوگوں کو تھا۔

اسم معروف و مشہور

آپؒ مختلف اوقات میں مختلف ناموں سے پکارے جاتے رہے ابتداء میں "دیوانہ بابا" پھر "ڈھیری والے باباجی" اور بعد میں "حضرت باجی سرکار" کے نام سے مشہور ہوئے۔

ولادت باسعادت

آپؒ کی ولادت باسعادت گاؤں گرحالہ میں ہوئی۔ آپؒ کی تاریخ پیدائش 1899ء ہے۔ گرحالہ گاؤں تحصیل مانسہرہ میں واقع ہے اور ایبٹ آباد سے تقریباً 20 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ آپؒ کا مقام ولادت ابھی تک محفوظ ہے اور زیارت کی جا سکتی ہے۔

آباؤ اجداد

آپؒ کے والد محترم کا اسم گرامی سید محمد حسین شاہؒ اور جد امجد کا نام سید عالم شاہؒ تھا۔ آپؒ کے آباؤ اجداد کا شمار اہل اللہ میں ہوتا تھا۔ اس خاندان کے ایک بزرگ پیر نبی شاہ غازیؒ کے نام سے علاقہ شیر بائی میں مشہور ہوئے جہاں آج بھی آپؒ کا مزار مبارک اپنے فیوض و برکات سے مستفیض کر رہا ہے۔

حضرت بابجی سرکارؒ کے دو بھائی اور ایک ہمشیرہ تھیں۔ آپؒ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے ایک چھوٹے بھائی سید فقیر شاہ جنکا 1981 میں انتقال ہوا اور گرحالہ گاؤں میں پیر گوہر رحمنؒ کے مزار مبارک کے باہر مدفون ہیں۔ جبکہ ہمشیرہ صاحبہ کا انتقال 1987 میں ہوا اور ان کی قبر پونھ کے قریب (داخلی مانسہرہ) واقع ہے اور ایک بھائی سلطان حسین شاہ کراچی میں مجرد زندگی گزار رہے ہیں۔

شجرہ نسب

آپؒ کا شجرہ نسب حضرت امام علی رضاؒ سے ملتا ہے جن کا مزار مبارک مشہد مقدس (ایران) میں ہے اسی لئے یہ خاندان مشہدی بھی کہلاتا ہے۔

شجرہ طریقت

آپ سرکارؒ کا شجرہ طریقت قادری نقشبندی ہے لیکن آپ کو فیض دوسرے سلاسل سے بھی حاصل ہوا آپؒ اکثر بزرگان قادریہ اور نقشبندیہ کا بڑی محبت سے ذکر کرتے۔ آپؒ

کی بیعت کے متعلق مختلف روایات ہیں۔

☆ ایک روایت کے مطابق آپ کشمیر میں کسی بزرگ سے بیعت ہوئے۔

☆ ایک اور روایت کے مطابق اکثریت کی رائے ہے کہ آپ نے اپنی ظاہری بیعت پیر گوہر رحمٰنؒ کے دست مبارک پر کی اور ان سے فیض یاب ہوئے۔

آپؒ کے بارے میں یہ بھی مشہور تھا کہ مرشد کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے پہلے آپ کا پورا جسم کانپتا تھا بعض دفعہ تو یہاں تک گمان ہوتا تھا کہ جس چارپائی پر تشریف فرما ہیں وہ کانپنے کے باعث ٹوٹ جائے گی کہتے ہیں کہ کسی بزرگ نے کہا تھا کہ آپ کا مرشد غیر سید ہوگا۔

پیر گوہر رحمٰنؒ کا مزار مبارک بھی گرھالہ میں ہے آپؒ کا وصال بروز جمعرات 5 نومبر 1953 کو ہوا۔ حضرت بابا جی سرکارؒ آپؒ کے وصال کے بعد ہر ماہ ایک دو بار ضرور آپؒ کے مزار پر تشریف لاتے اور رات کو اسی مقام پر قیام کرتے۔

اسی طرح آپؒ کی زبان مبارک سے کئی بار یہ بھی سنا گیا کہ آپؒ کو باطنی فیض اپنے جد امجد پیر نبی شاہ غازیؒ سے ہوا۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابتدائی حالاتِ زندگی

آپؒ پیدائشی ولی تھے اور ابتداء سے ہی طبیعت فقر کی طرف مائل تھی آپؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے جو سختیاں دیکھی ہیں وہ بیان سے باہر ہیں اس دور میں اس علاقہ میں سخت سردی پڑتی اور برفباری بھی ہوتی تھی اور جن احباب نے اس وقت آپؒ کی خدمت کی ان کے بارے میں ہمیشہ فرمایا کرتے کہ ان کا ہم پر احسان ہے۔

آپؒ نے ابتدائی دینی تعلیم گھر پر ہی اپنے والد محترم سے حاصل کی سوچی کوٹ کے سکول میں پرائمری تک پڑھا چونکہ ابتداء سے ہی آپ کا رجحان دین اسلام کی طرف تھا اسلئے ابتدائی ایام سے ہی آپؒ اپنے علاقہ کی گلیوں میں ایک جھنڈا لے کر گھومتے اور لوگوں کو کلمہ طیبہ کے ذکر کی ترغیب دیتے تقریباً 12 سال کی عمر میں گھر کو خیر آباد کہا اور ایک طویل عرصہ کیلئے اپنے علاقہ سے غائب ہو گئے اس دوران کشمیر اور دور دراز علاقوں کا سفر کرتے رہے اور بزرگانِ خدا سے مل کر روحانیت کے مراحل طے کرتے رہے ایک بار آپؒ نے فرمایا کہ جب ہم کشمیر میں فقیروں کے ساتھ تھے تو ایک فقیر ایسا تھا جو صاحب کرامت اور روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھا جب ہم نے اسے پہچان لیا تو وہ ہمیں چھوڑ کر غائب ہو گیا اور پھر کبھی نظر نہ آیا اسی طرح ایک اور فقیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگوں کو نمک تقسیم کیا کرتے تھے جب میں نے نمک مانگا تو انہوں نے کہا کہ ایبٹ آباد والے خود نمک لے لو یعنی آپ کو ایبٹ آباد سکونت اختیار کرنے کی طرف اشارہ تھا عرصہ دراز تک لاپتہ رہنے کے بعد آپؒ ایبٹ آباد میں نظر آنے لگے۔

آپؒ نے اپنی روحانی منازل کی تکمیل کیلئے چلہ کشی بھی کی گرھال گاؤں کے پہاڑ کے دامن میں آپ نے چلہ کشی اور سخت مجاہدات کئے اسی طرح المیرا میں ننگھڑ والی زیارت پر عبادت وریاضت میں مصروف رہے علاقہ حسن ابدال میں بھی آپؒ نے چلّے والی مسجد میں چلہ کشی کی۔

لباس

حضرت بابجی سرکار کا شروع سے یہ معمول رہا کہ آپ ہمیشہ سفید شلوار قمیض زیب تن فرمایا کرتے سر مبارک پر رومال اور لونگی استعمال کرتے اسی طرح آپؒ ہمیشہ اپنے پاس سفید چادر رکھتے اکثر نیلے رنگ کا کوٹ استعمال فرماتے، ہمیشہ اپنے ہاتھ میں عصا رکھتے اور پاؤں میں کھوسے شوق سے استعمال کرتے۔

حلیہ مبارک

آلِ رسول ﷺ کی پہچان اس کے چہرے سے ہی ہو جاتی ہے آپ کا چہرہ انور سرخ اور پیشانی مبارک چاند کی طرح چمکتی تھی آنکھیں بڑی بڑی اور نہایت کشش والی تھیں بھنویں اور داڑھی مبارک گھنی تھیں۔ آپؒ کے دونوں کان خوبصورت اور کانوں کے اندر بال تھے۔ قد مبارک درمیانہ تھا دائیں ہاتھ میں چاندی کی انگشتری بھی استعمال کرتے۔

ازدواجی زندگی

حضرت باجیؒ نے نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ساٹھ کی دہائی میں ازدواجی زندگی سے منسلک ہوئے اور محترمی یعقوب خان کو آپ کا سسر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اسی طرح آپ کی خوش دامن ایک نہایت نیک محبت وعقیدت والی خاتون تھیں۔ آپکی ایک صاحبزادی اور پانچ صاحبزادے ہیں۔

منڈیاں (ایبٹ آباد) میں مستقل قیام

پچاس کی دہائی میں آپؒ نے منڈیاں کے قریب جانب مغرب پہاڑ کی ایک چوٹی کو اپنا مسکن قرار دیا اور پھر آخری وقت تک وہیں رہے ایک زمانہ تک تو لوگ یہاں پیدل آیا کرتے تھے لیکن اب ذرائع آمدورفت کی کثرت اور سڑک بن جانے کی وجہ سے کافی آسان ہوگیا ہے۔ یہ مقام جسے ڈھیری بھی کہا جاتا ہے آپ سرکارؒ نے جب یہاں ڈیرہ لگایا تھا تو یہاں کچھ بھی نہ تھا لیکن آپؒ کے قیام سے یہاں رونقیں لگ گئیں پانی سے مالا مال ایک چشمہ بھی آپ کی کرامت سے اب تک موجود ہے۔

اولین مریدین اور خدام

آپ کے مریدین اور خدام کی ایک طویل فہرست ہے جن میں سے چند ایک اولین مریدین کا ذکر کیا جاتا ہے بلکہ ان میں سے اکثر تو وصال فرما چکے ہیں ان کے حق میں

دعائے خیر کی بھی درخواست ہے۔

عزیز کاکا، رحمت اللہ کاکا، صوفی محمد بشیر (پنڈی والے) محبوب الٰہی، گل دین کاکا، میراں کاکا، کالا بابا، کریم بابا، محمد شفیع، روشن دین بابا، صوفی محمد یسین، محمد رمضان "صاحب"، یوسف ماما، فقیر محمد، عزیز خان اور یعقوب خان۔

آپؒ کے سفر

مختلف مجالس سے آپ کے سفروں کے متعلق پتہ چلتا ہے کہ آپؒ نے ہندوستان کشمیر اور افغانستان تک سفر اختیار فرمایا ایک دو واقعات اس بات کی بھی نشاندہی کرتے ہیں کہ آپؒ کو عراق اور ایران میں موجود بزرگان دین کے مزارات مقدسہ پر بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ جب کوئی مرید ان علاقوں کے کسی مزار مبارک کی زیارت کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ اس سے اس طرح پوچھا کرتے کہ جیسے آپ نے ان مقامات کو خود دیکھا ہوا ہے۔

ہندوستان میں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے مزار مبارک پر بھی صوفی محمد بشیرؒ کے ساتھ حاضری دی اور کہا کرتے تھے کہ ہماری خواجہ صاحبؒ سے ملاقات بھی ہوئی ہے۔

آپؒ کے مستقل قیام کے بعد یہاں لنگر کی ذمہ داری صوفی محمد بشیر (پنڈی والے) کی والدہ محترمہ کے ذمہ تھیں یہ نیک خاتون چائے اور کھانا تیار کرتیں اور تمام احباب تناول فرماتے۔ کچھ عرصہ بعد جب اس خاتون کا وصال ہو گیا (آستانہ عالیہ پر سب

سے پہلی قبر اسی خاتون کی بنی۔ تو لنگر کے فرائض محبوب الٰہی نے سنبھالے اور اللہ کے اس نیک بندے نے تقریباً 37 برس تک آستانہ عالیہ پر لنگر خانے کی ذمہ داری سرانجام دی حضرت باجی سرکارؒ کے بعد محبوب الٰہی بیمار ہو گئے اور زندگی کا بقیہ حصہ کراچی میں گزارنے کے بعد اکتوبر 1999 میں اس دارفانی کو الوداع کہہ گئے۔ محبوب الٰہی کو لنگر کی ذمہ داریوں کا اتنا احساس تھا کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے پوچھا کہ محبوب الٰہی تم شادی کیوں نہیں کرتے جواب دیا کہ شادی بھی تو ایک فریضہ ہے اور اگر وہ فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہو گیا تو پھر مجھ سے لنگر کی ذمہ داریاں احسن طریقے سے سرانجام نہ ہو سکیں گی۔ اس کے بعد کچھ عرصہ کیلئے لنگر کے فرائض صوفی محمد بشیر کے صاحبزادے محمد نعمت علی قادری سرانجام دیتے رہے۔ (اس خاندان کی حضرت باجی سرکارؒ اور آستانہ عالیہ سے انتہائی محبت اور بے شمار خدمات ہیں ان کا مختصر اً تذکرہ آئندہ کسی باب میں کیا جائے گا)۔ حضرت باجی سرکارؒ کے لنگر کی خاص بات یہ تھی کہ ہر خاص و عام کیلئے ایک جیسا لنگر ہوتا اور لنگر کیا تھا سادہ غذا مگر لذتوں کا خزانہ تھا ایسی لذت کہ پیٹ بھرا ہوا بھی ہو تب بھی کھانے سے جی نہیں بھرتا تھا۔

معمولات

آپ سرکارؒ کا ہمیشہ یہ معمول رہا کہ آپ تہجد کے وقت بیدار ہوتے وضو کے بعد کمرے میں نوافل ادا کرتے اور پھر اپنے وظائف میں مشغول ہو جاتے۔ نماز فجر کے بعد آپؒ باہر حجرہ مبارک میں جلوہ افروز ہوتے اور ناشتہ کے بعد تعلیم کا سلسلہ شروع ہوتا اس مجلس میں تمام خدام اور مریدین حاضر ہوتے سب کے احوال پوچھنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیم و تربیت بھی فرماتے۔ سورج نکلنے کے بعد مریدین کی آمد کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ آپؒ سب سے فرداً فرداً ملتے اور ان کی خیریت دریافت فرماتے اور اپنے روحانی فیض سے ان کو نوازتے۔ آپؒ کے ارادت مندوں میں مرد و زن بچے بوڑھے سب موجود ہوتے لیکن

خواتین کیلئے الگ باپردہ انتظام ہوتا نماز ظہر سے قبل آپؒ کھانا تناول فرماتے جس میں مریدین بھی ساتھ شامل ہوتے اور جو کھانا لنگر میں پکتا وہی کھانا گھر میں بھی کھایا جاتا۔ نماز عصر سے قبل چائے نوش فرماتے اور مغرب کی اذان سے قبل بقیہ مہمانوں کو رخصت فرماتے آپؒ ہمیشہ عجز و انکساری سے پیش آتے اور مہمانوں کو خود کافی دور تک جا کر رخصت کرتے۔

وظائف واذکار

آپؒ رات کو جس کمرہ میں آرام فرماتے ابتداء میں کسی کو رہنے کی اجازت نہ تھی۔ تہجد سے فراغت کے بعد آپؒ مصلیٰ پر تشریف فرما ہوتے۔ اس طرح سے ذکر کرتے جیسے کسی سے باتیں کر رہے ہوں انتہائی دھیمی اور میٹھی آواز سے ذکر فرمایا کرتے قرآن پاک کی تلاوت بھی دھیمی اور میٹھی آواز میں فرماتے نماز فجر کے بعد کسی نہ کسی مرید کو کہتے کہ وہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرے اور ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر دل میں کرے ذیل میں چند وہ وظائف واذکار ہیں جو آپؒ خود کرتے یا بعض مریدوں کو ان کا حکم دیتے اس کے علاوہ بھی کافی اذکار مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کو بتایا کرتے۔

۱۔ اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد و بارک وسلم 100بار

۲۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ 100 بار

۳۔ لا الہ الا اللہ 100 بار

۴۔ الا اللہ 100 بار

۵۔ اللہ ھو 100 بار

۶۔ یا اللہ، یا رحمن، یا رحیم، یا کریم 100 بار

۷۔ یا عزیز، یا غفار، یا وھاب، یا ودود 100 بار

۸۔ سلام قولاً من رب رحیم 100 بار

۹۔ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین 100 بار

۱۰۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم، استغفر اللہ ربی من کل ذنب فاغفرلی 100 بار

۱۱۔ اللھم صل علی سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد و بارک وسلم 100 بار

سفر آخرت
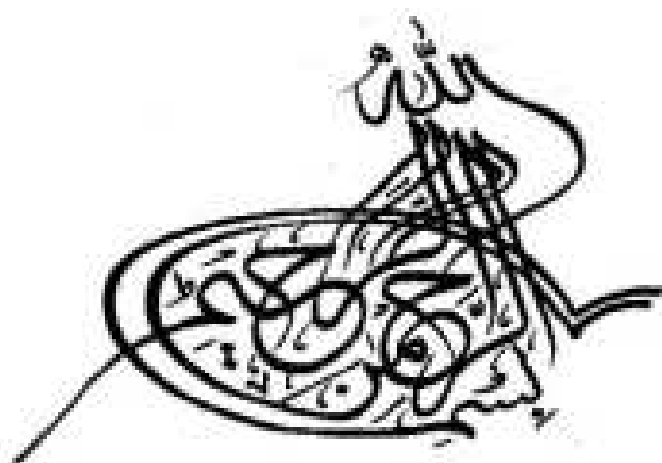
حضرت باجی سرکارؒ نے وصال سے کچھ عرصہ قبل ہی اپنی مجالس میں ایسی باتیں اپنے خاص مریدوں کو بتانی شروع کر دی تھیں جن سے اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ زیادہ دن اب اس دنیا میں نہیں رہیں گے خاص مریدوں سے کبھی پوچھتے کہ قبر کہاں ہونی چاہئے؟ اور بعض کو یہ ارشاد فرماتے کہ جلدی جلدی آیا کرو ایک مرید خاص محمد نعمت علی قادری بیان کرتے ہیں کہ آپؒ سرکار نے وصال سے 6 ماہ قبل اسکو سارا منظر وصال دکھا دیا تھا۔

غلام بھائی جن کو آپؒ ممریار کے لقب سے یاد فرماتے وہ بیان کرتے ہیں کہ 21 دسمبر 1989 کا دن تھا میری سرکارؒ کی خدمت میں حاضری ہوئی محفل لگی ہوئی تھی۔ عقیدت مند بھی آپ کی خدمت بیٹھے ہوئے تھے آپؒ کے خادم خاص محبوب الٰہی نے عرض کی کہ حضرت اندر آگ جلا دی ہے تشریف لے آئیں جس پر آپؒ نے تمام حاضرین کو اندر چلنے کا اشارہ فرمایا اور پھر مجھ سے ملفوظات چشتیہ پڑھنے کو کہا، جن کو سننے کے بعد آپؒ پر ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ حاضرین کو کیا خبر تھی کہ اب آپ کا بھی آخری وقت قریب ہے اسی لئے اولیاء کرام کے ایسے واقعات پڑھوا رہے ہیں۔

راولپنڈی سے مسکین شاہ آپؒ کے کوائف وصال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میں سرکارؒ کی خدمت میں ہر ماہ ایک بار حاضر ہوا کرتا تھا۔ آپؒ کے وصال سے پندرہ روز قبل آپؒ کی خدمت میں حاضری دے چکا تھا، لیکن اکثر دل میں خیال آتا جسکی وجہ سے فکر مند ہو جاتا کہ اگر سرکارؒ نے اس دنیا کو خیر آباد کہہ دیا تو مجھے کون بتائے گا میں تو راولپنڈی میں ہوں لیکن شاید سرکارؒ نے اس پریشانی کا کوئی بندوبست کیا ہوا تھا۔ ہوا یوں کہ مجھے اپنی ہمشیرہ صاحبہ کی بیمار پرسی کیلئے مانسہرہ آنا پڑا واپسی پر راولپنڈی کا ٹکٹ لے کر ویگن میں بیٹھ گیا ویگن جب مانسہرہ سے منڈیاں پہنچی تو بے اختیار میرے منہ سے نکلا کہ منڈیاں بس سٹاپ پر مجھے اتار دیں۔ نماز مغرب سڑک کے کنارے ادا کی اور پھر اوپر ڈھیری کی طرف روانہ ہو گیا

تا کہ سرکار کی زیارت کرتا چلوں آپؒ "بچے" والے کمرے میں تشریف فرما تھے کمرہ میں آپؒ کے علاوہ یوسف ماما بگزار اور محمد نعمت علی بھی موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد محبوب الہی نے لنگر دیا اور مجھے کہا کہ سرکارؒ کے ساتھ لنگر کھائیں میں نے عرض کی کہ سرکار کھانا آ گیا ہے آپؒ نے مجھے حکم دیا کہ تم شروع کرو میں نے دو تین نوالے کھائے اسی اثناء میں آپؒ نے بھی روٹی کا ایک لقمہ توڑا اور کچھ دیر ہاتھ میں رکھ کر اس کو دباتے رہے پھر اسے سالن کی پلیٹ میں رکھ کر ہاتھ تیزی سے کھینچ لیا اور آپؒ کی طبیعت ناساز ہونا شروع ہو گئی آپ کو چارپائی پر لٹا دیا گیا فوری آپؒ کے صاحبزادے جناب گل پیر صاحب کو اطلاع دی گئی تو انہوں نے ڈاکٹر کو بلوایا۔ جنہوں نے چیک اپ کے بعد ہسپتال لے جانے کا مشورہ دیا نیچے سڑک تک آپ کو چارپائی پر لایا گیا اور پھر گاڑی میں سول ہسپتال ایبٹ آباد پہنچایا گیا سرکارؒ اس بندہ کی گود میں تھے اور آپ کے پاؤں مبارک محمد نعمت علی کی گود میں تھے رات ہسپتال میں گزاری صوفی محمد بشیر مرحوم کے بیٹے محمد نعمت علی (جس پر حضرت باجی سرکار کا خصوصی کرم ہے) نے ہسپتال میں آپؒ سے ایک پل کیلئے بھی جدا ہونا گوارا نہ سمجھا۔ صبح آپ کو راولپنڈی ملٹری ہسپتال اور پھر سی ایم ایچ میں منتقل کر دیا گیا۔

اس سارے راستے گاڑی میں سرکارؒ نعمت علی کی گود میں تھے اور سرکارؒ کے پاؤں میری گود میں تھے آپ کا ایک ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ آپ لوگ انہیں بلانے کی کوشش کریں انتہائی کوشش کے باوجود آپ نے سارے راستے کوئی بات نہیں کی۔ آپؒ نے ایک رات راولپنڈی سی ایم ایچ میں گزاری اور دوسرے دن صبح بروز منگل 26 دسمبر 1989 بوقت 10:15 بجے اس فانی دنیا کو الوداع کہنے کے بعد اپنے مریدین اور چاہنے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہسپتال کی ضروری کاغذی کارروائی کے بعد آپ کا جسد مبارک ایک ایمبولینس میں رکھا گیا (جسکا انتظام آپ کے عقیدت مند محمد نواز عادل اور غلام مرتضی نے کیا) اور

ساتھ مسکین شاہ، محمد نعت علی اور چند دوسرے مریدین ایبٹ آباد روانہ ہوئے تمام راستے محمد نعت علی درود پاک کا ورد کرتے رہے ایمبولینس جب منڈیاں پہنچی تو آستانہ پر ایک ہجوم آپؒ کے لئے منتظر تھا فوری طور پر آپ کو ابتدائی غسل دیا گیا۔ جس میں مسکین شاہ، نعت شاہ، شیر زمان اور محمد نعت علی شامل ہوئے۔ آہستہ آہستہ ڈھیری پر اس قدر اژدہام ہو گیا کہ ہر طرف انسان ہی انسان نظر آتے تھے۔ دوسرے دن بروز بدھ 27 دسمبر، 1989 ظہر کے وقت آپ کا جنازہ مبارک اشکبار آنکھوں اور غمزدہ دلوں کے ساتھ زبانوں پر خدا اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے پیچھے کالج گراؤنڈ میں لایا گیا اور سلسلہ نقشبندیہ کی ایک مایہ ناز شخصیت طوری والے پیر سید غلام مصطفیٰ شاہؒ نے حضرت باجی سرکارؒ کا جنازہ پڑھایا اور ہزاروں مریدوں کی سسکیوں میں آپؒ کو آپؒ کی بتائی ہوئی جگہ پر دفن کیا گیا۔ آپؒ کے بعد اس وقت آپؒ کے بڑے صاحبزادے پیر صفا شاہ المعروف گل پیر سجادہ نشین ہیں۔ گو کہ باجی سرکار جسمانی طور پر اب موجود نہیں ہیں لیکن روحانی طور پر آپ کا فیضان کرم آج بھی جاری وساری ہے اور آج بھی صاحب دل حضرات آپؒ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر باطنی فیوض وبرکات سے مستفیض ہوتے ہیں حضرت باجی سرکارؒ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال شمسی حساب سے 26 دسمبر کو منعقد ہوتا ہے۔

مزار مبارک کی تعمیر

باجی سرکارؒ کے جسد مبارک کو لحد میں اتارنے کے چند روز بعد ہی یکم جنوری 1990ء مزار مبارک کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا۔ تمام کام سجادہ نشین حضرت پیر صفا شاہ قادری نقشبندی کی زیر سرپرستی اور محمد نعت علی قادری (صوفی محمد بشیرؒ پنڈی والے کے صاحبزادے) کی زیر نگرانی پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ مزار مبارک کی تعمیر کی تفصیل محمد نعت علی قادری کچھ اس طرح اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت باجی سرکار کو لاہور کی مسجد

وزیر خان میں مدفون بزرگ حضرت شاہ اسحاق گازرونی قادری المعروف سید میراں بادشاہؒ کا مزار مبارک انتہائی پسند تھا کیونکہ یہ مزار مبارک سیڑھیاں اتر کر نیچے تہہ خانہ میں ہے مگر یہاں ایبٹ آباد میں آستانہ عالیہ پر تہہ خانہ بنانا انتہائی دشوار تھا اس لئے اس ڈیزائن پر مزار مبارک کی تعمیر نہ ہو سکی۔

مزار مبارک کے کام کی ابتداء بروز سوموار یکم جنوری 1990ء کو ہوئی۔ چار پہلو کی بنیاد پر کھدائی شروع ہوئی مزار کی مشرقی، شمالی اور جنوبی اطراف پختہ تھیں لیکن مغربی جانب جگہ کمزور ہونے کی وجہ سے پختہ جگہ تک کھدوائی گئی۔ مضبوط سریے کے کالم اور کنکریٹ بیم ڈالے گئے۔ روضہ مبارک کے چاروں اطراف میں چار دروازے اور ہر دروازے کے دائیں بائیں دو دو کھڑکیاں رکھی گئیں اسی طرح چار روشندان بھی رکھے گئے۔ مزار مبارک کے چاروں اطراف کو ہموار کرنے میں سب سے نمایاں خدمات محمد رمضان (فرزند عزیز کاکا) نے سرانجام دیں۔

گنبد شریف کی تعمیر کیلئے پونٹہ والے بابے کے بیٹے علی خان کا انتخاب کیا گیا کیونکہ وہ اپنے علاقہ میں فن تعمیر کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے گنبد کی تعمیر کیلئے خاص قسم کی شٹرنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ مزار مبارک کا کام ہے اس لئے لکڑی نئی اور پاک ہونی چاہئے چنانچہ آستانہ عالیہ کے درختوں کو کاٹ کر شٹرنگ بنائی گئی۔ اور یوں گنبد شریف کا کام مکمل ہوا اور یہ حضرت باجی سرکار کا اپنا ہی تصرف تھا کہ ٹھیک ایک ماہ بعد گنبد شریف تعمیر ہو گیا گنبد شریف کے اوپر ایک کلس تعمیر کیا گیا جو گنبد کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا ہے اس کلس کے اوپر لائٹ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ زمین سے کلس تک اونچائی 51 فٹ ہے۔ گنبد مبارک کو باہر سے پلستر کر کے سفید چپس لگایا گیا مزار مبارک پر نصب لکڑی کے دونوں دروازے راولپنڈی سے محمد نواز عادل نے پیش کئے۔

روضہ مبارک کے باہر فرش ڈالا گیا ہے۔ مزار شریف کی ایک راہداری مغرب کی سمت اور دوسری جانب شمال ہے۔ مزار مبارک کی تعمیر میں مقامی مریدین نے بڑھ چڑھ کر

سے لیا انتہائی سردی میں بھی سب نے ننگے پاؤں کام کیا۔ تعمیر کا کام مکمل ہونے پر باہر فرش پر سو سے زیادہ گملے رکھے ہوئے ہیں جن میں ہر قسم کے پھول لگے ہوئے ہیں جو مزار مبارک کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔ مزار مبارک کی مشرقی جانب ایک بڑا سفید جھنڈا بھی لگا ہوا ہے۔ آپ سرکارؒ فرمایا کرتے تھے کہ یہ **حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی** ؒ کا نشان مبارک ہے۔

اس موقع کی مناسبت سے ضروری سمجھتا ہوں کہ مزار مبارک کے ارد گرد کے ماحول کا بھی آپ کو تعارف کروا دوں۔ مزار مبارک کی جانب شمال باغیچے سے باہر باجی سرکارؒ کی زوجہ محترمہؒ کا مزار مبارک ہے۔ روضہ مبارک کے جانب شمال مشرق حضرت باجی سرکارؒ کا حجرہ مبارک ہے۔

سابقہ لنگر خانے کے شمال کی جانب 5 شخصیات آرام فرما ہیں۔ بائیں جانب سے پہلی قبر مبارک والدہ محترمہ (صوفی محمد بشیر پنڈی والے) کی ہے پھر رحمت اللہ کا کا، صوفی محمد رمضان ''صاحب'' (حسن ابدال والے) صوفی محمد بشیر (راولپنڈی والے) اور کالا بابا کی قبور مبارک ہیں۔ ان تمام حضرات کا آستانہ عالیہ سے قدیم تعلق رہا اور ان کی بے شمار خدمات ہیں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی بخشش و مغفرت اور درجات بلند فرمائے۔

ایک اور اہم بات کی طرف باجی سرکارؒ کے مریدین کو بالخصوص اور قارئین کتاب کو بالعموم توجہ دلائی جاتی ہے کہ آپؒ کے مزار مبارک کی جانب مغرب ایک وسیع مسجد جسکا ہال 40 فٹ × 40 فٹ ہے لنگر خانہ اور وضو خانے زیر تعمیر ہیں۔ اب تک کی تعمیر میں اور صاحبان کے علاوہ بالخصوص صوفی محمد بشیر (راولپنڈی والے) کے صاحبزادگان نے ایک خطیر رقم سے معاونت فرمائی ہے اس طرح مریڑ حسن والے حاجی نواز صاحب بھی اس کام میں پیچھے نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان تمام کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

قطعہ تاریخ وصال

پیر فضل الرحمٰن شاہ قادری نقشبندی رح

سال وصال: 1409ھ بمطابق 1989ء

"خورشید مسلک طریقت"

1989ء

فروغ بزم صدق و فقر و عرفاں — وہ فخر عارفاں و پاکبازاں
سراپا لطف و احسان مجسم — وہ مرد حق نوید فضل رحماں
وہ اک ممتاز اک معروف عارف — وہ فیض نظر جس کا نمایاں
مدرس حسن کردار و عمل کا — اندھیروں میں وہ شمع نور افشاں
ولائے حق کا سب مصطفیٰ ﷺ کا — چراغ اس نے رکھا ہم فروزاں
منور آفتاب مطلع فقر — ہدایت کے افق کا ماہ تاباں
ہیں اس کے معترف اہل بصیرت — نظر والے ہیں اس کے مرتبہ داں
جہان فیض اپنی ذات میں تھا — نقیب کاروان فخر انساں
بہ فرمان خدائے پاک آخر — ہوا واصل بہ حق وہ فخر دوراں
سن وصل اس جلیل المرتبت کا — کہا طارق "چراغ بام افشاں"

1409ھ

نتیجہ فکر
طارق سلطانپوری

حضرت بابا سرکارؒ (یادگار تصویر)

حضرت بابا سرکارؒ کی یادگار تصویر

حضرت بابی سرکارؒ

ملفوظاتِ
حضرت باجی سرکارؒ

حضرت بابا جی سرکارؒ کی تعلیمات ہمیشہ حاضرین محفل کے مطابق ہوتی تھیں۔ آپؒ نے اپنی حیات مبارکہ میں جن جن تعلیمات پر زیادہ زور دیا اور جن کو اکثر دہرایا کرتے ان سب کا ذکر کرنا تو ممکن نہ ہوگا چند ایک تعلیمات اور ملفوظات کو ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔ ان میں سے اکثر ملفوظات مسکین شاہ صاحب کے جمع کردہ ہیں۔

اللہ جل جلالہٗ

سرکارؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس اللہ کو مانتے ہیں جسکو نبی پاک ﷺ نے غیب میں دیکھ کر ہمیں بتایا کہ اللہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں وہی قادر مطلق ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے صفاتی ناموں پر تو غور کر سکتے ہیں لیکن اس کی وحدانیت کے بارے میں یہ کہو کہ میں بے دلیل خدا کو ایک مانتا ہوں۔

جناب سرورِ کائنات رسول اللہ ﷺ

سرکارؒ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو خدا سے جدا مت کرو جب اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات نے نماز، کلمہ اور قرآن پاک کسی میں بھی نبی ﷺ کو اپنے آپ سے جدا نہیں کیا تو ہم تم کون ہوتے ہیں کہ نبی ﷺ کو خدا سے جدا کریں۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ کائنات کی تخلیق حضور پاک ﷺ کے صدقے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک وحدانیت کے علاوہ تمام صفات حضور پاک ﷺ کو عطا فرمائیں وہ جسکو چاہیں جتنا چاہیں دے دیں۔

نماز

نماز کے متعلق آپؒ فرماتے ہیں کہ ظاہری اور باطنی پاکیزگی کے ساتھ نماز پڑھا کریں چونکہ نماز مومن کی معراج ہے اس لئے معراج کیلئے پاکیزگی لازمی امر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پاک ہے اور پاک چیزوں کو پسند فرماتا ہے۔

روزہ

آپؒ فرمایا کرتے کہ روزہ ظاہرداری کیلئے نہ رکھا جائے روزہ رکھ کر غیبت، چوری، منافع خوری، ظلم وزیادتی اور کسی کا حق مارنے سے بچو۔ روزہ کھولتے وقت بے صبری کا مظاہرہ مت کرو بلکہ سکون اور اطمینان سے روزہ افطار کیا جائے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ کے بارے میں آپ سرکارؒ فرمایا کرتے کہ زکوٰۃ مستحقین میں اس طرح تقسیم کی جائے کہ غریب آدمی زکوٰۃ لینے کے بعد کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے اور اسکا گزارا ہو سکے۔

حج

کوئی بھی شخص حج پر جانے کی اجازت طلب کرتا تو آپؒ اسکو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ابراہیمی حج نصیب فرمائے۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے لوگوں کو حج کی طرف آواز دی تو اس وقت جن لوگوں نے لبیک کہا انہیں حج ابراہیمی نصیب ہوگا۔

درود شریف

درود شریف کے پڑھنے پر آپؒ بہت زور دیا کرتے اکثر درج ذیل درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک وسلم

فرمایا کرتے کہ یہ مختصر درود پاک ہے مگر اس کے پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔

حضرت علیؓ

آپؒ فرماتے کہ نبی آخر الزمان ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور مخلوق کی اصلاح کا کام اللہ کے نیک بندوں سے ہوگا فقر کا بادشاہ حضرت علیؓ ہیں وہ جسکو چاہیں یہ دولت عطا کر دیں خواہ اسکا سلسلہ طریقت کسی بھی سلسلہ سے ملتا ہو۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت علیؓ اور باقی تین خلفاء کے مرتبہ کو پہچاننا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

حضرت سید شیخ عبدالقادر گیلانیؒ

آپؒ کو حضرت شیخ عبدالقادر گیلانیؒ سے حد درجہ لگاؤ تھا ہر ماہ گیارہویں شریف کا اہتمام فرماتے اور حاضرین میں لنگر تقسیم کرواتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ سرکار غوث پاکؒ سے محبت اشد ضروری ہے کیونکہ آپؒ ہی اولیاء کے سردار ہیں۔

اطاعت والدین

حضرت باجی سرکارؒ والدین کی اطاعت کرنے پر بہت زور دیا کرتے تھے آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ یہ آپ کی چھوٹی عدالتیں ہیں اگر یہاں فیصلہ آپ کے حق میں ہو گیا تو اگلی بڑی عدالتوں میں بھی آپ کامیاب ہو جاؤ گے والدین سے دھیمی آواز میں بات کرو۔ بڑھاپے میں انکی خدمت کرو اور ان کو کبھی بھی مشقت میں نہ ڈالو۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ اس دنیا میں دو چیزیں کثرت سے ملتی ہے ایک "دعا" اور ایک "آہ" فرمایا کرتے تھے کہ کسی کی بے لوث خدمت اتنی کرو کہ بے اختیار اس کے منہ سے دعا نکلے یہ دعا قبول ہو جاتی ہے یا کسی کو کثرت سے تنگ کرو کہ اس کے منہ سے بے اختیار "آہ" نکلے تو یہ بھی بہت جلد قبول ہو جاتی ہے اس طرح جو بھی والدین کی بغیر کسی لالچ اور بے لوث خدمت کرے گا تو والدین کے منہ سے بے اختیار دعا نکل جائے گی۔

آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں جو حکم کا درجہ رکھتے ہیں وہ چار قسم کے آدمی ہیں ان کی تابعداری کی جائے۔

۱۔ والدین: ان کا حکم ماننا اشد ضروری ہے سوائے شرک کے

۲۔ استاد: ایسے استاد محترم کا حکم ماننا انتہائی ضروری ہے جسکا تعلق اللہ اور اس کے رسول پاک ﷺ سے ہو

۳۔ مرشد کامل: ایسے مرشد کامل کی اطاعت ضروری ہے جو خود خدا اور رسول ﷺ کی محبت میں فنا ہو اور مخلوق کو خدا اور رسول ﷺ کا راستہ بتائے اور انکی محبت میں زندگی بسر کرنے کی تلقین کرے۔

۴۔ حاکم وقت: ایسے حاکم کا حکم ماننا لازمی ہے جس نے ملک میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے قانون کا نفاذ کیا ہو۔

ضرورتِ بیعت

آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ بیعت لازمی ہے بیعت تین قسم کی ہوتی ہے۔

۱۔ وقت حاکم کے ہاتھ پر بیعت، یہ بیعت حاکم نہ رہنے پر ٹوٹ جاتی ہے۔

۲۔ میدان جنگ میں سپہ سالار کے ہاتھ پر بیعت، جنگ ختم ہونے کے بعد بیعت ختم ہو جاتی ہے۔

۳۔ مرشد کامل کے ہاتھ پر بیعت، یہ قیامت تک قائم رہتی ہے۔

آپؒ فرمایا کرتے کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کو بیعت نہیں کہتے بلکہ مرشد جن کاموں سے باز رہنے کا کہے ان سے باز رہے اور جن کاموں کے کرنے کا حکم دے ان پر عمل کرے اور اگر مرید اپنے مرشد کے احکامات پر عمل نہیں کرتا تو پھر بیعت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

جنازہ پڑھنا

جنازہ کے متعلق آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ جنازہ پڑھ لیا کرو اس کے دو فائدے ہوتے ہیں اگر جانے والا نیک ہے اور نبی پاک ﷺ کا پسندیدہ ہے تو جنازہ پڑھنے والوں کی بھی بخشش ہو جائے گی اور اگر جانے والا نیک نہیں ہے لیکن جنازہ پڑھنے والوں میں سے کوئی خدا کا مقبول بندہ ہے تو پھر بھی بخشش ہو جاتی ہے۔ (حدیث نبوی ﷺ)

فخر و تکبر سے پرہیز

آپؒ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر اس فعل سے بچو جس سے فخر پیدا ہوتا ہو کیونکہ فخر و تکبر انسان کو کسی جگہ کیلئے نہیں چھوڑتا۔

ذکر و فکر

ایک مرتبہ ذکر و فکر کے بارے میں فرمایا کہ کسی کو ذکر سے منع نہیں کرنا چاہیے چاہے وہ اونچی آواز سے ذکر کر رہا ہو یا خاموشی سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو روکنے والے ہم تم کون ہیں۔

مزارات پر حاضری

بزرگان دین کے مزارات پر حاضری دینے کے بارے میں سرکار باجیؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایسے وقت میں وہاں حاضری دیا کرو جب رش وغیرہ نہ ہوا کرے ادب و احترام سے بزرگان دین کی خدمت میں حاضری دی جائے وہاں ذکر و اذکار اور قرآن پاک کی تلاوت کی جائے انتہائی عاجزی سے دعا کیا کرو۔ لنگر بے شک مانگ کر کھایا کرو کیونکہ اس سے عاجزی پیدا ہوتی ہے۔

ارشادات و فرمودات

☆ ایک مرتبہ آپؒ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسمائے گرامی ریت کے ذروں سے بھی زیادہ ہیں کہیں غلطی میں نہ رہنا۔

☆ پردہ کے متعلق ایک مرتبہ آپؒ نے فرمایا کہ پردہ فرض اور نہایت ضروری ہے۔

☆ ایک مرتبہ دنیا اور آخرت کے متعلق اس طرح ارشاد فرمایا کہ دنیا تو بہت ہی عارضی ہے مگر ہم نے ادھر ہی سے اپنی جنت اور دوزخ تیار کر کے لے جانی ہے۔

☆ ایک مرتبہ آپؒ سرکار نے فرمایا کہ مرشد کامل ہر حال میں اپنے مرید کا نگران اور نگہبان ہوتا ہے مرشد کیلئے ضروری ہے کہ اپنے مرید کیلئے اتنی ہی دنیا طلب کرے جس سے وہ گمراہ نہ ہو سکے اگر زیادہ دنیا طلب کرے تو ہو سکتا ہے کہ وہ مرید دنیا کے دھندوں میں پھنس جائے اور خدا اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے بیگانہ ہو جائے۔

☆ ایک مرتبہ کلمہ شریف کے متعلق گفتگو شروع ہوئی آپؒ نے فرمایا کہ کلمہ پورا پڑھنا اور لکھنا چاہیے کلمہ کوئی چھوٹی چیز نہیں یہ تو زمینوں آسمانوں میں سمایا ہوا ہے۔

☆ ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ کوئی تمہارے ساتھ کتنا ہی برا سلوک کرے تم اس کے ساتھ اتنا ہی اچھا سلوک کرو اس کا بہت اجر و ثواب ہے۔

☆ آپؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی لفظ اللہ کہے تو مجلس میں بیٹھے ہوئے سامعین کو جل جلالہ ضرور کہنا چاہیے اور اگر کوئی محمد کہے تو سامعین کو ﷺ ضرور کہنا چاہیے تاکہ مجلس رحمت سے بھر جائے۔

☆ ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تو قرآن پاک میں ہر چیز واضح کر دی ہے اب ہم لوگوں کا کام ہے کہ ان احکامات کی بجا آوری میں کما حقہ کوشش کریں۔ پھر یتیموں کے حقوق کے بارے میں بھی فرمایا کہ ان کے حقوق کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ خاص کر نابالغ یتیم کے مال کی حفاظت بہت ضروری

ہے۔

☆ ایک مرتبہ فرمایا کہ جو لوگ اپنا مال و دولت فقراء پر خرچ کرتے ہیں دراصل وہی حقیقی دولت کے طالب ہوتے ہیں حقیقی دولت فقراء کے پاس ہوتی ہے۔ یہ ظاہری دولت تو دنیاوی کاموں کو چلانے کیلئے ہے۔

☆ تکبر کے متعلق آپؒ فرماتے ہیں کہ تکبر ایک بہت بڑی آفت ہے جس سے بہت سی مصیبتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں اور آدمی غضب کا مستحق ہو جاتا ہے کیونکہ کبر اور بڑائی کا مستحق صرف باری تعالیٰ کی ذات ہے ہر شخص اس کا بندہ اور غلام ہے اور وہ ہر ایک کا مالک اور معبود ہے اور ہر شے پر قادر ہے لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک کبر بہت بڑا گناہ ہے۔

☆ آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا ایک مسافر خانہ ہے اس میں ہمارا قیام بھی عارضی ہے اور عنقریب ہمیں بھی اپنے اصل مقام کی طرف لوٹ کر جانا ہے اس سفر کیلئے زادِ راہ اور اس اصلی گھر قبر کیلئے کچھ سامان تیار رکھنا چاہئے۔ کیونکہ جب اس گھر کی طرف بلاوا آ گیا تو پھر مہلت نہیں ملے گی۔

پیر نبی شاہؒ کے مزار کا بیرونی منظر

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی والدہ ماجدہ کا مزار مبارک

بغداد شریف میں حضرت غوث اعظمؒ کا مزار مبارک
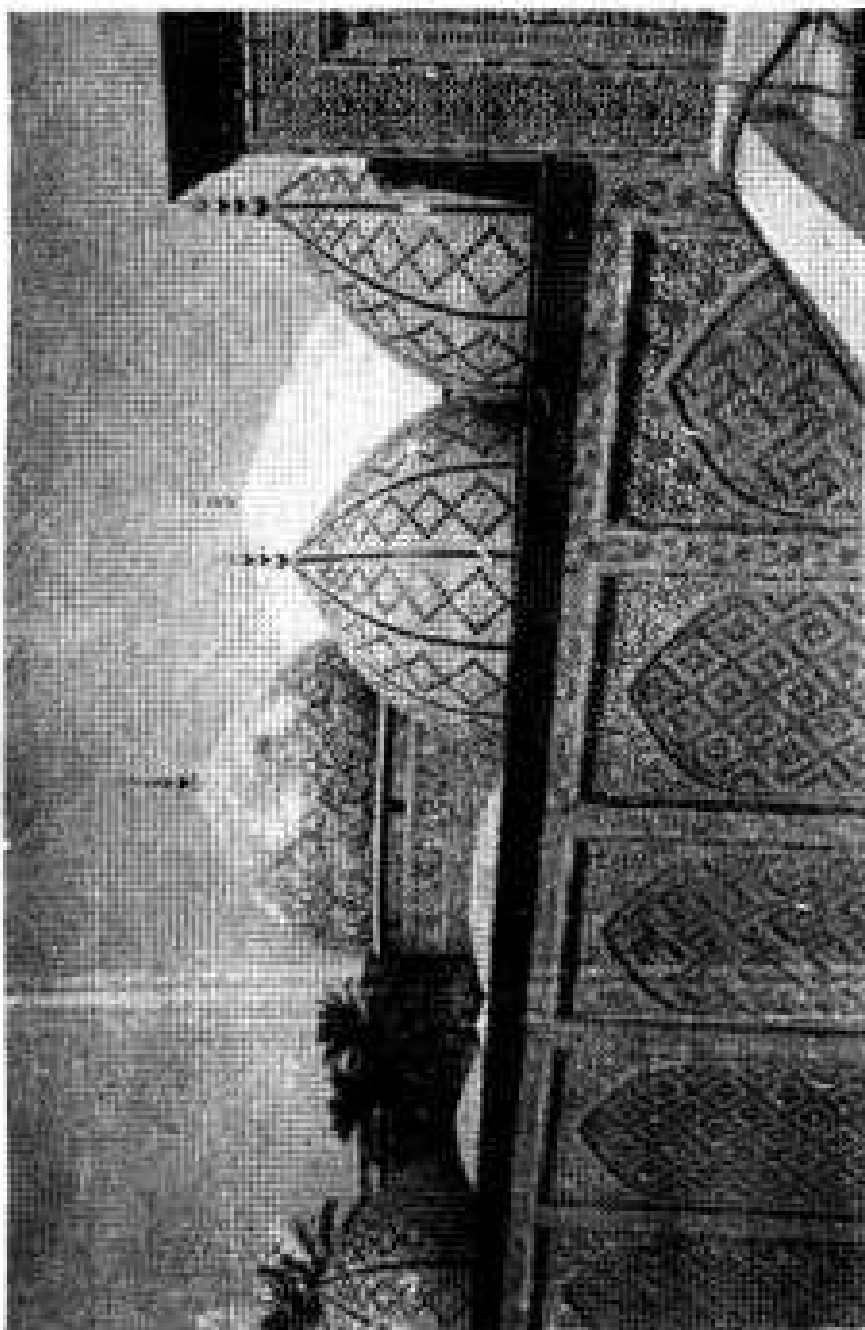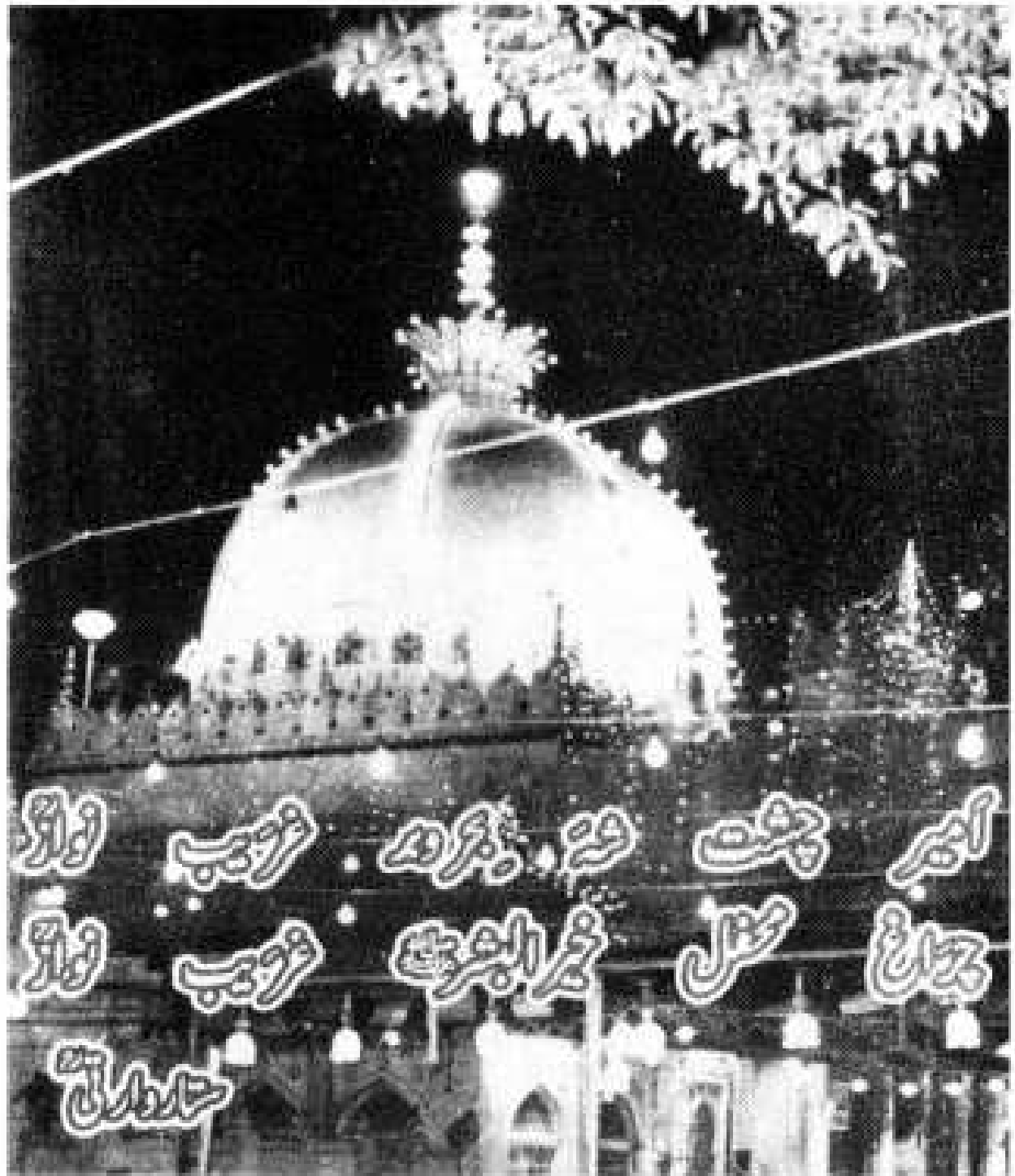
اجمیر شریف میں خواجہ معین الدین چشتی کے مزار کا منظر

حضرت پیر فضل الرحمٰن شاہ قادری نقشبندیؒ

المعروف حضرت باجی سرکار

گرھالہ شریف میں حضرت باجی سرکارؒ کی جائے پیدائش

مزارِ پُر انوار حضرت باجی سرکارؒ

مزار مبارک حضرت پیر گوہر رحمۃ

مزار مبارک حضرت گل محمدؒ (مانگی شریف)

مزار مبارک حضرت شاہ محمد حسینؒ (والد محترم باجی سرکارؒ)

مرقد منور سید فقیر حسینؒ (برادر باجی سرکارؒ)

مزار مبارک حضرت سید باقر حسینؒ (سرکار کے جد امجد)

مزار مبارک حضرت پیر نبی شاہ غازیؒ

صوفی محمد بشیرؒ کی باجی سرکارؒ کے ساتھ ایک یادگار تصویر

آستانہ عالیہ پر صوفی محمد بشیرؒ کی آخری آرامگاہ

صوفی محمد یٰسینؒ اور حضرت باجی سرکارؒ

آستانہ عالیہ کے خادم خاص محبوب الٰہیؒ

حضرت باجی سرکار کا سفر آخرت

سجادہ نشین حضرت پیر صفا شاہ المعروف گل پیر

مجالس
حضرت باجی سرکارؒ

حضرت باجی سرکارؒ ایک نہایت جہان دیدہ شخصیت تھی کبھی کسی کے دنیاوی جاہ وجلال سے متاثر نہ ہوئے اور نہ ہی کبھی یہ خواہش کی کہ ان کے مریدین اور عقیدت مندوں میں اضافہ ہو بلکہ جو بھی حاضر خدمت ہوتا اسے ہمیشہ خدا اور رسول اللہ ﷺ اور بزرگان دین کے بتائے ہوئے راستوں پر چلنے کی تلقین فرماتے۔ آپؒ کی مجالس ومحافل انہی تعلیمات کی عکاسی کرتی ہیں۔ آپؒ اکثر اپنی محافل میں قرآن وحدیث کے علاوہ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کی مثنوی شریف، حضرت غوث اعظمؒ سیدنا شیخ عبدالقادر گیلانیؒ کی تصانیف اور جملہ مشائخ کرام کے احوال وواقعات سنتے اور پھر ان پر تفصیلی گفتگو فرمایا کرتے بعض مواقع پر ''دیوان حافظ محمد شمس الدین شیرازیؒ'' سے فال بھی نکلوایا کرتے۔

غلام سبحانی الملقب بہ ''عمریار'' جنکو حضرت باجی سرکارؒ کی صحبت میں ایک عرصہ تک حاضری کا شرف حاصل رہا ہے۔ انہوں نے مختلف اوقات میں آپ کی مجالس وملفوظات مبارکہ کو تحریری صورت میں اکٹھا کیا ہے۔ انہی میں سے چند ایک مجالس کا ذکر قارئین کی نذر ہے۔

مجلس نمبر ۱

غلام سبحانی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حاضری کا شرف حاصل ہوا تو مجھے فال نکالنے کیلئے کہا میں نے حسب الحکم فال نکالا جسمیں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اپنے ماتحتوں پر ظلم نہیں کرنا چاہئے انہیں بھی اپنی طرح سمجھنا چاہئے اور ان کے ساتھ بھی پیار و شفقت سے پیش آنا چاہئے۔

کچھ دیر بعد حضرت ابوذر غفاریؓ کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپؒ آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا کہ ابوذرؓ نے کہاں وفات پائی تھی میں عرض کیا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک مقام **''زبدۃ''** پر آپؓ نے وفات فرمائی اور وہیں آپؓ کا مدفن ہے۔ آپؒ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی اور بار بار حضرت ابوذر غفاریؓ کا نام لیتے رہے اور فرمایا کہ آپؓ مسافر تھے ہماری بھی وہی کیفیت ہے۔

مجلس نمبر ۲

آپ سرکارؒ کی ایک مجلس میں دنیا کے بارے میں بات ہو رہی تھی آپؒ نے فرمایا کہ لوگ دولت اور عورت کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدا اور رسول اللہ ﷺ کی بات تو ویسے ہی کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ایک دفعہ ایک غریب عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اسنے عرض کیا کہ میری جوان لڑکی ہے جسکی شادی کے اخراجات نہیں ہیں اللہ کیلئے کچھ عنایت کردیں آپ ﷺ نے ایک صحابیؓ کو فرمایا جنہوں نے حسب توفیق کچھ رقم پیش کردی۔

کچھ عرصہ بعد وہ عورت پھر حاضر خدمت ہوئی کہ مزید اخراجات کیلئے رقم چاہئے مگر اب رسول کریم ﷺ کے نام پر اس وقت ایک صحابیؓ نے اپنے دولت خانہ کی

چابیاں اس عورت کو پیش کر دیں کہ جتنا مال چاہئے لے جاؤ کیونکہ یہ سارا خزانہ سرور کائنات ﷺ کا ہی ہے۔

حضرت باجی سرکارؒ اس بات کو ختم کر کے مسکرائے اور فرمایا کہ فقراء کے پاس بھی دولت آتی ہے مگر شان غنیؓ کی دولت ہوتی ہے اور قارون والی دولت تو دنیاداروں کے پاس آتی ہے۔

مجلس نمبر ۳

ایک مرتبہ آپ سرکارؒ ایک شخص سے مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ تمہارا پیر کون ہے اس نے عرض کیا کہ میرے پیر گولڑہ شریف والے حضرت بابو جی ہیں آپؒ نے فرمایا کہ جب کبھی بھی گولڑہ شریف جانا ہو تو حضرت پیر فضل الدین شاہؒ کے مزار مبارک پر بھی ضرور حاضری دیا کریں کیونکہ یہی بڑے پیر ہیں کہ جن کے پاس خوشبو بھی ہے اور فقر بھی ہے اور اعلیٰ حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہؒ قادری سلسلہ میں انہی سے بیعت تھے۔

مجلس نمبر ٤

ایک مجلس میں حضرت باجی سرکارؒ نے "عمریار" کو ملفوظات رومیؒ پڑھنے کو کہا عمریار نے پڑھنا شروع کیا جو سالکوں اور واصلوں کے اوراد و وظائف کے بارے میں تھے کہ یہ لوگ صبح سویرے اپنے وظائف میں مشغول ہوتے ، ارواح مقدسہ اور ملائکہ ان کی زیارات کیلئے آتے ہیں یہ ایسی متبرک ہستیاں ہوتی ہیں کہ مخلوقات میں انہیں بہت کم لوگ پہچانتے ہیں یہ غیرت خداوندی کے پردوں میں ہوتے ہیں حضرت

گولڑہ شریف میں پیر فضل الدین قادریؒ کا مزار مبارک

اعلیٰ حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہؒ

حضرت قبلہ بابوجی (گولڑہ شریف)

مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ یہ وہ انگور نہیں جو پک چکے ہوں اور دوبارہ بور نہیں بن سکتا بلکہ ایسا پھل ہے جو پک چکا ہے اور دوبارہ کچا نہیں ہو سکتا۔

آپ یہ ملفوظ سننے سے نہایت محظوظ ہوئے اور فرمایا کہ اگر ان عظیم ہستیوں کی زیارت نصیب ہو جائے تو کیا ہی بات ہے۔

مجلس نمبر ۵

ایک مرتبہ آپؒ کی مجلس میں حضرت محمود شاہ صاحب (حویلیاں والے) کے دو مرید حاضر ہوئے۔ آپؒ سرکار نے ان سے ان کے والدین کے بارے میں پوچھا اور فرمایا کہ کماحقہ ان کی خدمت تم پر لازم ہے۔

حضرت باجی سرکارؒ کی محفل لگی ہوئی ہے حاجی صاحب (میرے والے) تشریف لائے سلام عرض کر کے بیٹھ گئے ان کے پاس کچھ سامان وغیرہ تھا جو انہوں نے سرکار کو پیش کیا آپؒ نے تبسم فرمایا اور گویا ہوئے کہ جو تحفے تحائف وغیرہ ہمارے ہاں آتے ہیں ان کو ایک بار دیکھ لینا چاہئے تاکہ نفس کے آگے کچھ ڈال دیا جائے اور پیر معشوق سے گفتگو ہو سکے تاکہ نفس سرکش نہ ہو جائے اور عاجزی کا اظہار ہو جائے۔

مجلس نمبر ۶

مجلس سرکارؒ منعقد ہے حضرت نظام الدین اولیاؒ کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت نظام الدین اولیاؒ اس تلاش میں نکلے کہ معلوم کیا جائے کہ پیر کا عاشق بننا چاہئے یا معشوق، آپ جگہ جگہ سے اس متعلق پوچھتے رہے۔ آخر کار ایک شخص نے بتایا کہ یہاں ایک بھٹیارن رہتی ہے اس کا ایک عاشق

ہے اس سے پوچھ لو آپ اس کے پاس پہنچے وہ بھٹیارن کی بھٹی میں بالن لگا رہا تھا۔ جب کبھی بھٹی کا تاؤ ذرا کم زیادہ ہوتا تو وہ بھٹیارن اس عاشق کو ایک آدھا چانٹا لگاتی۔ آپ پہنچے اور اپنا سوال پیش کیا۔ عاشق نے کہا کہ ہم کل اس کا جواب دیں گے لہٰذا کل شام کو آ جائیں۔ آپ دوسرے دن حسب وعدہ جب اس کے پاس گئے تو معلوم ہوا کہ کل بھٹیارن نے اپنے عاشق کو ڈنڈا مارا جسکی وجہ سے وہ مرگیا اس کی لاش ادھر ہی پڑی تھی لوگوں نے خاکروب کو اسے اٹھانے کیلئے کہا۔ خاکروب نے اس کے پاؤں باندھ کر تمام شہر میں گھسیٹا جب خاکروب گھسیٹ رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ بھئی تو نے تو کل کا وعدہ کیا تھا سوال کا جواب دینے کا مگر تم نے تو کوئی جواب نہیں دیا اس وقت لاش سے آواز آئی کہ عاشقوں کا حال تم نے دیکھ لیا

عاشق ہر گز نہ بننا جلو معشوق بنو۔

مجلس نمبر ۷

ایک محفل میں حضرت سلطان محمود غزنویؒ اور ایاز کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی کہ آپؒ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ درباری امراء و وزراء نے سلطان محمود غزنویؒ کے کان بھرے کہ ایاز نے اپنے رہنے کی جگہ الگ تھلگ رکھی ہے اور کسی دوسرے کو اس جگہ جانے نہیں دیتا اور اس کمرے کی نہایت رکھوالی کرتا ہے اس میں ایک صندوق ہے جو ہمیشہ بند رہتا ہے اور رات کی تنہائی میں اسے کھولتا ہے اور دیکھتا ہے۔ شاید اس میں کوئی بہت ہی قیمتی خزانہ ہے۔ بادشاہ نے ان تمام کو کہا کہ کسی دن جب وہ تنہائی میں ہو تو مجھے اطلاع دینا ہم سب اکٹھے وہاں جائیں گے پھر اچانک ایک دن سلطان ان تمام کے ہمراہ ایاز کے مکان پر پہنچا اور دستک دی ایاز نے اندر سے جواب دیا کہ

فقیروں کے پاس خزانے کہاں ہیں دروازہ کھولا گیا سب اندر گئے بادشاہ نے حکم دیا کہ تلاشی لی جائے اور اس صندوق کو میرے سامنے کھولا جائے تاکہ میں دیکھوں کہ اس میں کون سا خزانہ ہے ایاز نے کہا کہ میں اسکو کھولتا ہوں جب ایاز نے صندوق کو کھولا تو اس میں ایک پھٹی پرانی پوشاک اور ایک جوتوں کا جوڑا تھا بادشاہ حیران ہو گیا اور پوچھا کہ ان چیزوں کو مقفل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایاز بولا کہ یہ میرے اس دن کے کپڑے ہیں جب مجھے آپ کے دربار میں حاضری کا شرف حاصل ہوا تھا۔ بعد میں ان تمام پرانی اشیاء کو میں نے سنبھال کر رکھ دیا تھا اور ہر روز جب آپ کے دربار سے واپس آتا ہوں تو ان کو دیکھتا ہوں اور اپنی پچھلی والی حالت یاد کر کے روتا ہوں تاکہ میرے نفس میں غرور اور تکبر نہ پیدا ہو جائے۔ بادشاہ نے یہ بات سنی تو تمام حاضرین سے مخاطب ہوا اور کہا

پہلے ایاز بنو اور بعد میں محمود بنو

اور پھر انعام کے طور پر ایاز کے مرتبے کو اور بڑھا دیا۔

مجلس نمبر ۸

حضرت باجی سرکارؒ کی مجلس لگی ہوئی ہے۔ اتنے میں راولپنڈی سے دو شخص حاضر ہوئے وہ کافی دیر تک مجلس میں بیٹھے رہے آپؒ نے ان کو کافی نصیحتیں فرمائیں ایک نے بیعت ہونے کی درخواست کی جس پر آپؒ نے فرمایا کہ آجکل کوئی آدمی وعدے کا پکا نہیں۔ آج ایک پیر کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ تو کل کسی دوسرے آدمی کے ساتھ ہو جاتا ہے ایسی بیعت نہیں کرنی چاہئے پکا وعدہ کرنا چاہئے کیونکہ حقیقت میں بیعت خدا اور رسول ﷺ سے وعدہ ہوتا ہے۔ بیعت یہی ہے کہ اپنے مرشد کے

احکام کو دل و جان سے قبول کرے۔

اس مجلس میں عمر یار سے فرمایا کہ دیوان حافظ سے فال نکالو فال نکالی گئی جسکا مطلب یہ تھا کہ اے طالب اپنے مرشد سے رموز و نکات سیکھ مگر بعض باطنی اشارات کی وضاحت طلب نہ کر کیونکہ بعض نکات کی وضاحت کی اجازت نہیں ہوتی۔

مجلس نمبر ۹

ایک مجلس میں آپ نے فرمایا کہ جس وقت منصورؒ کو پھانسی دی جانے والی تھی تو شیطان سامنے آگیا اور کہنے لگا آپ نے **انا الحق** کہا اور میں نے **انا الخیر** مگر آپ مقبول بارگاہ ہو گئے اور میں راندہ درگاہ ہو گیا کیا وجہ ہے منصورؒ نے جواب دیا کہ تم نے انا اپنے لئے کہا اور میں نے اپنے آپ کو چھوڑ کر انا کہا تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ انسان کو غرور اور تکبر کو چھوڑ ہی دینا بہتر ہے۔

مجلس نمبر ۱۰

ایک مجلس میں پشاور سے کچھ لوگ حاضر خدمت ہوئے آپ ان سے محو گفتگو ہوئے۔ ان میں ایک صاحب پشاور اسلامیہ کالج کے پروفیسر بھی تھے ان سے کہا کہ آپ کوئی شعر سنائیں۔ انہوں نے شعر پڑھنے شروع کئے تو آپؒ نے عمر یار کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان اشعار کو لکھ لو اشعار یہ ہیں۔

تیری طلب تھی جو تیری ہی آرزو تھی مجھے — یہ راز اب کھلا کہ وہ اپنی ہی جستجو تھی مجھے
اور میں جس کے ہاتھ سے بے آبرو بار ہوں — عزیز جان سے بھی اس کی آبرو تھی مجھے
کس کے لمس نے گوہر بنا دیا مجھ کو — میں اشک خوں تھا صرف جان آرزو تھی مجھے

مجلس نمبر ۱۱

سرکارؒ کی مجلس منعقد ہے مغرب کی اذان ہوئی غلام سبحانی، ڈاکٹر علی شیر زمان، یوسف (ماما) نے آپؒ کے ساتھ نماز ادا کی کھانا لایا گیا۔ اسی اثناء میں غلام سبحانی نے روشن دین چچا کے بارے میں بات کی کہ مجھے دو دن قبل روشن دین کا پیغام ملا ہے کہ باجی سرکار کو میرا اسلام عرض کریں اور آپ کی طرف سے جو بھی پیغام میرے لئے ہو مجھے تحریر کریں۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اسے لکھ دینا کہ تم ایک بڑے شہر میں رہتے ہو اور میں ایک ویران پہاڑ پر قیام پذیر ہوں۔ تم ہمیشہ خوش رہو چونکہ ہم ایک دوسرے کے پرانے دوست ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ پرانے آشنا ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں۔

مجلس نمبر ۱۲

حضرت باجی سرکار کی محفل جمی ہوئی ہے غلام سبحانی کے علاوہ چند احباب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپؒ نے عمر یار سے فرمایا کہ یہ دو شخص جو مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں تم جانتے ہو کہ یہ بغداد شریف حضرت شیخ عبدالقادر گیلانیؒ کے مزار مبارک کی زیارت کر کے واپس آئے ہیں۔ لہٰذا ان سے ملو اور انکی تعظیم کرو۔ عمر یار نے آپؒ کے حکم کی تعمیل کی اور حضرت پر کچھ وقت کیلئے ایک کیفیت طاری رہی۔

حضرت بابا جی سرکارؒ

اور

مریدین کا آپؒ

سے اظہار محبت و عقیدت

اس کتاب کی تیاری کے سلسلے میں ایک جامع سوالنامہ مرتب کرکے آپ کے اکثر مریدین اور عقیدت مندوں کو بذریعہ ڈاک اور شخصی طور پر تقسیم کیا گیا صرف چند ایک حضرات نے حضرت باجی سرکارؒ کے بارے میں اپنی مجالس، ملاقاتوں اور اپنی یادوں کا جن الفاظ میں آپؒ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے وہ قارئین کی نذر ہے۔

(1)

صوفی محمد بشیر مرحوم (راولپنڈی والے)

محمد نعمت علی قادری اپنے والد محترم صوفی محمد بشیر مرحوم اور اپنے خاندان کے اس آستانہ سے تعلقات کی ابتداء پر اسطرح روشنی ڈالتے ہیں کہ ہمارے دادا مرحوم (عبد الرحیم) کا روحانی سلسلہ عیدگاہ شریف (راولپنڈی والے) بزرگ حضرت حافظ عبد الکریم سے تھا جب حضرت حافظ صاحبؒ کا آخری وقت قریب آیا تو آپؒ نے ہمارے دادا سے فرمایا کہ اب تمہارے خاندان کو روحانی فیض ایبٹ آباد سے ملے گا۔ ہمارے والد محترم کا ننھیال ایبٹ آباد میں تھا اور دادا محترم انہی کے ہاں مقیم تھے۔ کچھ عرصہ بیمار رہے اور بعد میں جذب کی سی کیفیت رہنے لگی یہ ان ایام کی بات ہے جب حضرت باجی سرکارؒ "**دیوانہ بابا**" کے نام سے مشہور تھے ایک دن والد محترم انہیں گھر لے آئے دادا صاحب نے ان کا دیدار کیا اور اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ اس کے بعد ہمارے گھرانے کی حضرت باجی سرکارؒ سے وابستگی کی ابتداء ہوگئی۔

حضرت باجی سرکارؒ جن دنوں حسن ابدال مقیم تھے والد محترم روزانہ راولپنڈی سے حسن ابدال جاتے آپؒ کے کپڑے تبدیل کرواتے۔ میلے کپڑے ساتھ لے آتے اور ان کپڑوں کو والدہ محترمہ دھونا اپنے لئے سعادت سمجھتیں۔ لنگر کیلئے بھی سامان راولپنڈی سے ساتھ لے کر جاتے بعد میں جب آپؒ ڈھیری (منڈیاں) ایبٹ آباد میں مقیم ہوگئے تو پھر بھی ہفتے میں کئی بار والد محترم ضرور حاضری دیا کرتے۔ اور یہ سلسلہ آپ کی وفات تک

جاری رہا والد محترم حتی المقدور لنگر شریف کا سامان بھی ہمیشہ راولپنڈی سے ساتھ لے کر جایا کرتے۔

حضرت باجی سرکارؒ والد محترم پر اور بقیہ اہل خانہ پر بھی نہایت شفقت اور مہربانی فرماتے اور جب کبھی بھی راولپنڈی ہمارے گھر تشریف لاتے۔ والد محترم کبھی بھی ان کے سامنے آنکھیں اونچی کر کے نہ بیٹھتے اور آپؒ کے ہر سوال پر جی جی ہی کہتے۔ والد محترم کی خواہش تھی۔ کہ ان کی وفات حضرتؒ کی حیات مبارکہ میں ہو۔ چنانچہ ان کی یہ خواہش بھی 15 جنوری 1988 کو پوری ہوگئی۔ اس دن حضرت باجی سرکارؒ نہایت غمگین تھے۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور ساتھ ساتھ یہ فرما رہے تھے کہ آج ہم سے محبت کرنے والا گہرا دوست جدا ہو گیا۔ جنازہ میں حضرت باجی سرکارؒ خود شامل تھے اور صوفی محمد بشیر ایک عرصہ تک جس آستانہ سے منسلک رہے وصال پا کر بھی وہاں سے جدا نہ ہوئے اور آخری آرام گاہ بھی اس آستانہ پر بنی۔ خداوند تعالیٰ آپ کی بخشش و مغفرت فرمائے۔ آمین!

"آپ کے وصال کے بعد آپکی اولاد بھی آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس آستانہ سے منسلک ہے۔

خداوند تعالیٰ ہمارے اس آستانہ کو قائم و دائم رکھے اور حضرت باجی سرکارؒ کے فیوض و برکات سے ہم تمام مستفیض ہوتے رہیں۔

(2)

صوفی محمد بشیر مرحوم (پنڈی والے) کے صاحبزادے غلام مصطفی اور وراثت علی آپؒ کے متعلق ان الفاظ کا نذرانہ پیش کرتے ہیں کہ:-

"آپ سرکارؒ نے مجھ پر بہت احسان فرمایا مجھے نماز اور اس کے آداب آپؒ ہی نے سکھائے آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب قیام کیلئے کھڑے ہو تو دونوں پاؤں پر وزن برابر ہونا

چاہئے۔ التحیات میں بیٹھتے وقت کمر سیدھی ہونی چاہئے نماز پڑھتے ہوئے ہلنا بھی نہیں چاہئے۔ جب بھی کسی کو بلائیں تو بڑے ادب و احترام سے بلائیں۔

حضرت باجی سرکار کا ہمیشہ یہ طریقہ دیکھا کہ آپؒ خود بھی سادات کا بہت احترام کرتے تھے اور دوسروں کو بھی سادات کا احترام اور ادب کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپؒ جب بھی محفل میں بیٹھتے تو آپ حاضرین محفل سے یہ بات ضرور پوچھ لیتے تھے کہ آپ لوگوں میں سے کوئی سیدزادہ تو نہیں اور اگر ہوتا تو اسے ہی نماز کیلئے آگے کرتے۔

آپ سرکارؒ نبی اکرم ﷺ کے مشن میں اتنے مستغرق تھے کہ جب بھی آپؒ کے سامنے یہ کہا جاتا کہ یہ اللہ کا حکم ہے تو آپ فوراً یہ ارشاد فرماتے کہ اس طرح کہو کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے۔

آپؒ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ نبی پاک ﷺ کی ذات کو خدا سے جدا نہ کرو کیونکہ جب خدا خود اپنے محبوب کے نام کو اپنے سے جدا نہیں کرتا حتیٰ کہ اپنی وحدانیت کا اعلان بھی خدا نے قرآن میں یوں فرمایا کہ قل یعنی اے محبوب ﷺ آپ انہیں بتا دیں کہ اللہ ایک ہے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کیونکہ ہو مالک کے حبیبؐ
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

(3)

محمد رمضان "صاحب" حسن ابدال والے حضرت باجی سرکارؒ کے پرانے خدمت گاروں میں سے ایک تھے اور آپؒ کے بہت قریب رہے حضرت باجی سرکارؒ محمد رمضان کو "**صاحب**" کہہ کر پکارتے تھے۔ محمد رمضان صاحب کی صاحبزادی (راولپنڈی والی) اپنے والد اور باجی سرکارؒ کے تعلقات پر کچھ اس طرح اظہار فرماتی ہیں کہ:-

میرے والد محترم کی حضرت باجی سرکارؒ سے پہلی ملاقات حسن ابدال کے اِک شخص چچا فقیر محمد نے کروائی۔ اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب آپ حسن ابدال میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت والد محترم انگریزی لباس پہنا کرتے تھے سر پر ہیٹ ہوا کرتا تھا۔ انہیں دیکھتے ہی دور سے کہا کہ فقیر محمد کہ اس **صاحب** کو کہاں سے لے آئے ہو۔ اور پھر آپؒ نے کیا ہر خاص و عام آپ کو آخری وقت تک رمضان **صاحب** کہہ کر پکارتے تھے۔

مسکین شاہ صاحب رمضان صاحب اور باجیؒ کے تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے کچھ اس طرح تحریر کرتے ہیں کہ:-

رمضان صاحب کو بندہ نے بہت قریب سے دیکھا مرشد کے ساتھ محبت کا یہ عالم تھا گھر سے چلتے وقت آپ کا پسندیدہ کھانا تیار کروا کر ساتھ لے کر جاتے اور آپ سرکار بھی نہایت محبت اور خوشی سے کھانا تناول فرماتے بلکہ اور ساتھیوں کو بھی اس کھانا میں شامل کیا کرتے۔ ایک بار رمضان صاحب نے باجی سرکارؒ سے کہا حضور بڑے عرصے سے آ رہا ہوں مجھ پر کوئی خاص عنایت فرمائیں جس پر آپ نے فرمایا کہ جب سے ہمارے پاس آئے ہو آج تک کبھی نماز قضا ہوئی ہے رمضان صاحب نے جواب دیا کہ نہیں فرمانے لگے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے اس طرح ایک بار رمضان صاحب نے حضرت باجیؒ سے اپنی اولاد کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ ان کے بارے میں پریشان نہ ہو وہ کسی کی محتاج نہیں ہوگی۔

رمضان صاحب کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دو بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔ ایک بیٹا جوانی کے عالم میں وصال کر گیا۔ بیٹی کا رشتہ بھی حضرت باجی سرکارؒ کے حکم سے محمد یسینؒ (پنڈی والے) کے ساتھ ہوا۔ چونکہ آپ سرکارؒ نے ابتداء سے اسے اپنی بیٹی کہا تھا اس لئے ضلع ہزارہ کے رواج کے مطابق شادی کے موقع پر ایک پلنگ اور ایک پیڑھا اپنی طرف سے دیا۔

رمضان صاحبؒ جب اتوار کی چھٹی ہوا کرتی تھی تو ہر اتوار حضرت باجی سرکارؒ کی

دست میں حاضری دیتے پھر جمعہ کی چھٹی ہونے پر جمعہ کو حاضری دیتے۔ حضرت باجی سرکارؒ سے ملاقات کے بعد داڑھی رکھی اپنے مرشد سے حد درجہ عقیدت تھی اس طرح حضرت باجی سرکار بھی آپ سے بڑی محبت فرماتے اور اس محبت وشفقت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ رمضان صاحب کا آخری ٹھکانہ بھی آستانہ عالیہ پر بنا۔

رمضان صاحب کی صاحبزادی اپنے والد محترم کے وصال کے متعلق اسطرح بیان کرتی ہیں کہ جب آپ کا آخری وقت قریب آیا تو رمضان صاحب گھر پر تھے اور فالج کے مرض میں مبتلا تھے۔ حضرت باجی سرکار نے شاہجیے والے ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ کچھ پانی دم کر کے رمضان صاحب کے لئے بھیجا ہم گھر میں سب آپ کے پاس بیٹھے تھے کہ تھوڑی دیر میں دروازے پر دستک ہوئی دروازہ کھولا گیا تو سامنے ڈاکٹر صاحب کھڑے تھے پوچھنے پر بتایا کہ مجھے باجی سرکار نے بھیجا ہے اور پانی دم کر کے دیا ہے کہ میں خود رمضان صاحب کو اپنے ہاتھوں سے پلاؤں چنانچہ آپکو رمضان صاحب کے کمرے میں لایا گیا اور جونہی ڈاکٹر صاحب نے رمضان صاحب کے منہ میں پانی کا چھینٹا ڈالا تو میرے والد محترم نے ایک ہچکی لی اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور پھر جب ایک شخص کو باجی سرکارؒ کی خدمت میں اطلاع کے لئے بھیجا تو آپؒ نے اس شخص سے فرمایا کہ ہمیں تو پہلے ہی اطلاع ہو چکی ہے اور بلکہ ہم نے ان کی قبر بھی تیار کروادی ہے لہذا رمضان صاحب کو ہمارے پاس ہی دفن کیا جائے چنانچہ آپؒ کے عزیز واقارب آپؒ کے جسد کو لے کر ڈھیری پہنچ گئے۔ آپؒ نے حکم دیا کہ میت کو یہاں رکھ کر آپ سب لوگ پیچھے ہٹ جائیں، ایسا ہی کیا گیا کچھ دیر بعد پھر حکم دیا گیا کہ میت کو قبر تک لے جاؤ اور میت کو دفنانے کا کام شروع کرو۔ رمضان صاحب کا رنگ طویل بیماری کی وجہ سے قدرے سیاہ ہو گیا تھا جب آپ کو قبر میں اتارا گیا تو حضرت باجی سرکار نے فرمایا کہ سروالی پڑی نہ لگانا ہم رمضان کا آخری دیدار کریں گے۔ ٹیکسلا کے قاضی شفیق بیان کرتے ہیں کہ جب آخری مرتبہ لحد میں آپ کا دیدار کیا گیا تو آپ کا چہرہ سورج کی طرح چمک رہا تھا اور وہ سیاہی وغیرہ غائب ہو چکی تھی جس پر باجی سرکارؒ نے فرمایا کہ اب انکو آرام آ
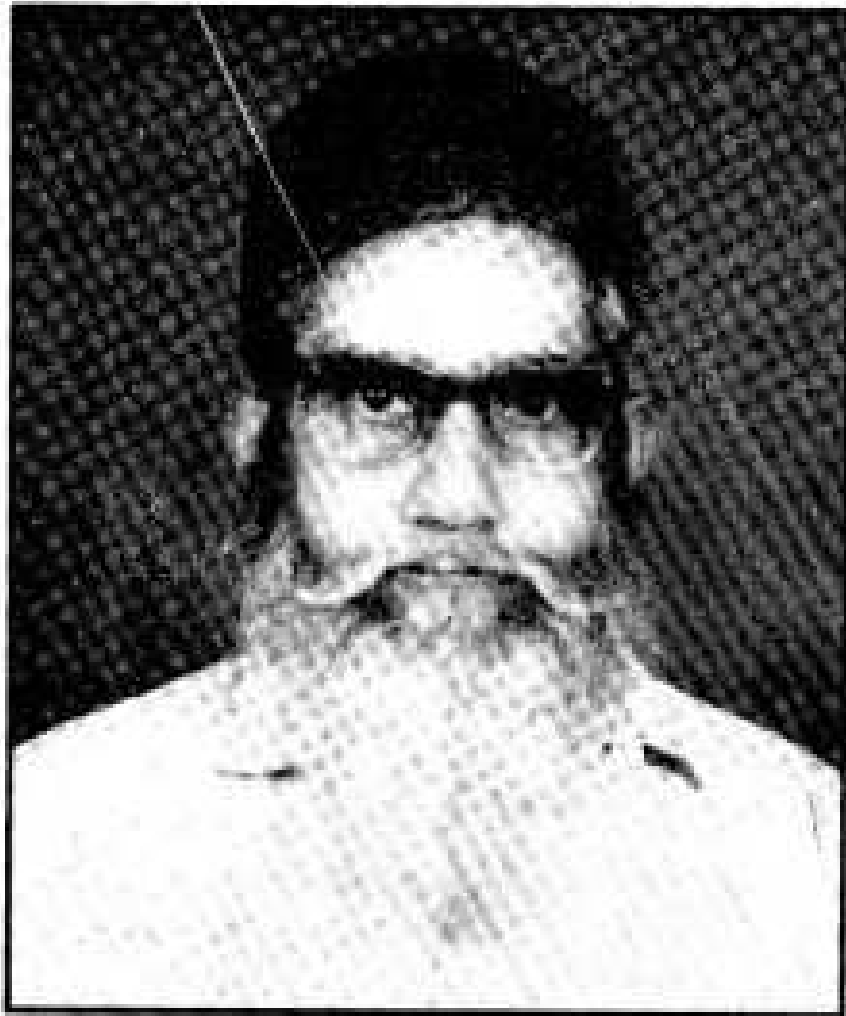
محمد رمضان المعروف "صاحب" (حسن ابدال والے)

حضرت باجی سرکارؒ رمضان صاحب کی اولاد پر بھی بڑی شفقت فرماتے تھے۔
بی صاحبزادی فرماتی ہیں کہ میں اپنے خاوند محمد یٰسین صاحب کے ہمراہ حج پر جانے سے
ان سے ملنے گئے۔آپ نے محبوب الٰہی سے کہا کہ یسین کی خدمت کرو شاید پھر ان سے
ملاقات نہ ہوسکے مجھے کیا پتہ تھا کہ سرکارؒ ان کا اس دنیا سے چلے جانے کا اشارہ دے رہے
ہیں اور حقیقتاً پھر یسین صاحب کی ملاقات نہ ہوسکی کیونکہ حج کے بعد جلد ہی اس دنیا سے
رخصت ہوگئے پھر بچوں کی ذمہ داری بھی اللہ تبارک تعالیٰ کے فضل وکرم اور سرکار کی دعا سے
پوری کی الحمد اللہ اب بھی اولاد اسی عقیدت واحترام سے ڈھیری پر حاضری دیتے ہیں۔

(4)

صوفی محمد یسین مرحوم (راولپنڈی والے) کے فرزند محمد نواز عادل حضرت باجی سرکارؒ سے اپنی مجالس کا کچھ اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ:-

میں اپنی دنیاوی تعلیم سے فراغت کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت دنیاوی تعلیم سے تو فارغ ہو چکا اب کچھ روزگار کے متعلق دعا فرمائیں تاکہ کوئی بہتر انتظام ہو جائے جس پر آپؒ نے فرمایا کہ کیا پانچ سو روپے کی نوکری کرو گے؟ بندہ نے نفی میں جواب دیا جس پر آپؒ نے رقم بڑھاتے ہوئے کہا کہ کیا ایک ہزار کی نوکری کرو گے؟ بندہ نے دوبارہ نفی میں جواب دیا تو آپ سرکارؒ نے رقم بڑھاتے بڑھاتے ساڑھے چار ہزار روپے کی نوکری کا وعدہ کیا اور بالآخر جب بندہ نے ہر بار نفی کا جواب دیا تو اس وقت آپؒ نے ایک کیفیت کی حالت میں بندہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بس اب آگے بات نہ کرنا اور جاؤ جا کر اپنے والد کی دکان پر بیٹھ جاؤ اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں اسی مقام سے سب کچھ عنایت کرے گا کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔

صوفی محمد لیسینؒ

کہ جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا وہ اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا کہ جس کا اسے گمان بھی نہ ہو گا۔

چنانچہ محمد نواز عادل بیان کرتے ہیں کہ میرے ساتھ ایسا ہی ہوا جیسے آپؒ نے ارشاد فرمایا تھا اور پھر مذکورہ شخص کے تمام عزیز و اقارب اور دوست احباب نے بھی دیکھ لیا کہ وہ شخص رزق حلال کماتے ہوئے دنیاوی منازل کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ محمد نواز عادل بیان کرتے ہیں کہ:۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے یکے بعد دیگرے چار بیٹیاں عطا فرمائیں ہر شخص کی طرح مجھے بھی اولاد نرینہ کی خواہش تھی۔ ایک مرتبہ حضرت باجی سرکارؒ کی خدمت میں حاضر ہوا آپکی مجلس وعظ و نصیحت سے مستفیض ہوتا رہا کچھ دیر کے بعد باہر آ گیا اور واپسی کی تیاری کرنے لگا۔ اسی اثناء میں حضرت کے خادم خاص محبوب الٰہی سے ملاقات ہوئی اس نے میرا حال پوچھا جس پر میں نے جواب دیا کہ حال یہ ہے کہ ابھی تک اولاد نرینہ سے محروم ہوں آپ باجی سرکارؒ سے دعا بھی نہیں کرواتے محبوب الٰہی فرمانے لگے کہ نواز آج رات یہیں رہ جاؤ تو پھر سرکارؒ سے دعا کرواتے ہیں، میں نے حامی بھر لی۔ اور رات ٹھہرنے کا پروگرام بن گیا اسی اثناء میں محبوب الٰہی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سرکارؒ سے کہنے لگا "باجی سرکار" آج نواز رات کو یہیں ٹھہرے گا آپؒ نے فرمایا بے شک ٹھہرے اسکا آستانہ ہے۔ لیکن اس کیلئے رات کو اچھے کھانا کا اہتمام کرو کیونکہ آج وہ ہمارا مہمان ہے۔ دن کی بقیہ نمازیں ادا کیں اور رات کا کھانا حضرت کے ساتھ ہی کھایا۔ کھانے کے بعد آپؒ نے دیوار کے ساتھ ٹیک لگالی۔ اب کمرہ میں آپ سرکارؒ، محبوب الٰہی اور بندہ حاضر تھا۔ محبوب الٰہی نے عرض کی حضرت نواز کی ساری بیٹیاں ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اسکو بیٹا نصیب ہو آپ نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھ سے ایک ہی سوال تین مرتبہ دھرایا "کہ میری کتنی بیٹیاں ہیں اور آیا بیٹا کوئی بھی نہیں" میں اس سوال کا جواب دیتا رہا آخری

جواب پر آپ نے کچھ دیر کے لئے آنکھیں بند کر لیں اور ایسا معلوم ہوا کہ آپ مراقبہ میں چلے گئے ہیں تھوڑی دیر بعد آپ کے اوپر کچھ ساعتوں کیلئے لرزہ طاری ہوا اور اسی اثناء میں آپؒ نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک، دو اور پھر آپ نے آنکھیں کھول لیں اور دعا فرمائی غالباً یہ آپ کے وصال سے قریباً 8 ماہ پہلے کا واقعہ ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا سے مجھے دو بیٹے عطا فرمائے۔ ایک کا نام حسان اور دوسرے کا نام حمزہ رکھا ہے۔

(5)

صوفی روشن دین کی اظہار عقیدت

حضرتؒ کے یہ دیرینہ مرید اور ساتھی حضرتؒ سے اپنی یادوں کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ (یہ ذکر غلام سبحانی نے ان کی زبانی سن کو خود تحریر کیا ہے)

میری پہلی ملاقات اسی طرح کہ میں ایبٹ آباد میں اپنی دکان پر مصروف تھا اور چند گاہک جو کہ مانگل شریف کے رہنے والے تھے وہ آئے اسی وقت جناب باجیؒ تشریف فرما ہوئے دس بارہ آدمی آپ کے ساتھ بھی تھے اور میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے یہ آدمی فوراً ادب کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے میں نے ان سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ اس وقت باجیؒ صاحب وہاں سے گزر چکے تھے تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ سید بادشاہ اور پیر ہیں گرحالہ شریف کے رہنے والے ہیں میرے دل میں یہ خیال ہوا کہ اگر پھر ملاقات ہو جائے تو بہت اچھا ہوگا۔

دوسرے دن سرکار پھر تشریف فرما ہوئے میں ادب کے طور پر کھڑا ہوا اور آپ کو کرسی پر بٹھایا اسی طرح کبھی کبھی آپ تشریف لاتے رہتے تھے۔ اس وقت مجھے بیعت کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ آپ سے گفتگو ہوتی رہتی تھی اور اس طرح جب تعلق بڑھا تو آپ دو چار آدمیوں کے ساتھ تشریف لے آتے اور دکان کے اندر ایک جگہ تشریف فرماتے۔ اس طرح میں آہستہ آہستہ دل و جان سے آپ کا معتقد ہو گیا۔

میں نماز کے سلسلے میں پوری طرح پابند نہیں تھا۔ ایک دفعہ آپ سرکارؒ تشریف لائے اس وقت نماز کا وقت تھا۔ اور آپ نماز پڑھ کر آئے تھے۔ میری طرف غصے سے دیکھا میں سمجھ گیا اور میں نے ادب سے عرض کیا کہ آپ دکان کے اندر تشریف رکھیں میں نماز پڑھ کر آتا ہوں۔ چنانچہ جب میں نماز پڑھ کر واپس آیا تو آپؒ انتہائی خوش ہوئے۔

ایک دفعہ فتح خان نواں شہر والے آئے تھے اور آپؒ بھی ملک پورہ کی طرف سے تشریف لائے آپؒ کے ساتھ چند مریدین تھے۔ میری دکان کے سامنے آپس میں ملاقات ہوئی اور فتح خان آپؒ کے قدموں میں گر گیا۔ دو آدمیوں نے فتح خان کو اوپر اٹھایا۔ میں نے سب آدمیوں کو اپنی دکان پر بٹھا دیا اور دس بارہ گلاس چائے کے منگوائے۔ آپ سرکارؒ غصے میں تھے۔ جب سرکارؒ کی نظر چائے کے گلاسوں پر پڑی تو سب گلاس پھٹ گئے۔ ہم لوگ بڑے حیران ہوئے۔ میں نے فتح خان کو اٹھایا اور اس کو باہر نکالا اس وقت میری حالت بھی غیر تھی۔ میرا ابھی ہر عضو کانپ رہا تھا۔ دس پندرہ منٹ کے بعد آپ سرکارؒ کی حالت اچھی ہو گئی تھوڑی دیر بعد میں نے عرض کی سرکارؒ یہ کیا ماجرا تھا؟ تو آپؒ نے فرمایا کہ یہ شخص (فتح خان) ہمارا معتقد ضرور ہے لیکن اس طرح اس کا ہمارے قدموں میں گرنا اچھا نہیں ہے۔

ایک دن ہم لوگ بازار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تین چار آدمی فقیروں کی باتیں کر رہے تھے بات بیعت کے بارے میں ہو رہی تھی۔ ایک شخص بولا کہ فقیر ہاتھ پکڑ کر بیعت کرتا ہے۔ دوسرے شخص نے کہا کہ فقیر نظر سے بیعت کرتے ہیں۔ تیسرے شخص نے کہا کہ صرف پیر کے کہنے پر مرید نہیں بن سکتا۔ میرے دل میں بھی خیال پیدا ہوا کہ میرے پیر صاحب کے ساتھ دس بارہ سال سے تعلقات ہیں مگر کبھی پیر صاحب نے بیعت کیلئے نہیں کہا۔ میرے دل میں یہ کھٹکا پڑ گیا۔ رات کو خواب میں پیر صاحب آ گئے اور مجھے گردن سے پکڑ کر اٹھا دیا۔ میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ سرکارؒ ظاہری طور پر آ گئے ہیں۔ مجھ سے فرمایا کہ ہاتھ ادھر کرو تم کو بیعت کرتے ہیں۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھ پیر صاحب کے ہاتھ مبارک میں دے دیئے۔ سرکارؒ نے کچھ کلمات پڑھ کر مجھ پر پھونکے اور اپنا ایک ہاتھ مبارک میری پیٹھ پر رکھا

اور دوسرا ہاتھ مبارک میرے پیٹ پر رکھا اور فرمایا کہ یہ بیعت نہیں ہے تو کیا ہے؟ ہم نے تم کو بیعت کیا۔

اس خواب کے ایک سال گزرنے کے بعد میں آپ سرکارؒ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کوئی اور شخص موجود نہیں تھا۔ تھوڑی دیر بعد صوفی محمد بشیر پنڈی والے لنگر خانے سے باہر نکلے تو آپ سرکارؒ نے ان کو بلایا کہ ادھر آؤ اور مجھے اور ان کو فرمایا کہ تم دونوں دوزانو ہو کر میرے سامنے بیٹھ جاؤ۔ بشیر صاحب سے فرمایا کہ تم مجھے کلمہ سناؤ۔ لا الہ الا اللہ دس منٹ تک بشیر صاحب پڑھتے رہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ اب تم دس منٹ تک مسلسل پڑھو۔ میں نے بھی لا الہ الا اللہ دس منٹ تک پڑھا پھر سرکارؒ نے دس منٹ تک پڑھا۔ اور لا الہ پر اپنا ہاتھ مبارک نیچے مصلے پر رکھا۔ الا اللہ پر اپنا ہاتھ مبارک سر کے برابر کیا۔ دس منٹ تک مسلسل اسی طرح ذکر کیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد بشیر صاحب کو رخصت فرمایا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میں سرکارؒ کی خدمت میں مسجد کے اندر بمعہ تین چار آدمیوں کے بیٹھے تھے۔ میرے دل میں خیال تھا مجھے اگر آج کوئی قوال مل جاتا تو ضرور ساتھ لے کر حاضر خدمت ہوتا۔ مگر مجھے کوئی قوال نہ مل سکا۔ میں دل ہی دل میں یہ سوچ رہا تھا۔ ظہر کے وقت نماز سے قبل میں نے سرکارؒ سے کہا کہ میری آج خواہش تھی کہ کوئی قوال اگر مل جاتا تو ساتھ لا کر آپ کے سامنے قوالی کرواتا۔ سرکارؒ نے فرمایا اچھا ابھی نماز پڑھ لو پھر دیکھ لیں گے۔ ظہر کی نماز ادا کی۔ تقریباً چار بجے کے قریب سرکارؒ نے فرمایا کہ باہر دیکھو کوئی قوال آیا ہے یا نہیں۔ میں باہر نکلا اور دیکھا کہ دس بارہ آدمی اپنے ساز و سامان کے ساتھ بڑی تیزی کے ساتھ آ رہے ہیں۔ میں دوڑا اور سرکارؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ جناب قوال آ رہے ہیں۔ آپ سرکار نے فرمایا اچھا باہر صحن میں صفیں بچھاؤ۔ آپ سرکارؒ نے قوالوں سے فرمایا کہ تم لوگوں کو کس نے بلایا اور کہاں سے آئے ہو۔ قوالوں نے جواب دیا کہ سرکار ہم بیر کنڈ سے آئے ہیں۔ پھر آپ سرکار نے فرمایا تمہیں کس نے بلایا تو کہنے لگے کہ ایک دو آدمی آپ سرکار کو پہچانتے تھے انہوں نے ہمیں بتایا کہ ڈھیری پر ایک فقیر ولی اللہ رہتے ہیں۔ یہ

دو دن پہلے کی بات ہے آج اچانک ہمارے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ڈھیری پر چلتے ہیں۔ آپ سرکار نے اجازت فرمائی اور قوالی شروع ہو گئی۔

ایک دفعہ جناب سرکارؒ ایبٹ آباد بازار میں میری دوکان پر تشریف فرما تھے اس وقت میرا تعلق کسی فقیر کے ساتھ نہیں تھا اور مجھے اس وقت فقیر کی کوئی پہچان نہ تھی۔ ایک حجام میری حجامت بنانے کیلئے دکان پر آیا اور صابن وغیرہ لگا کر میری داڑھی صاف کرنے کی تیاری کرنے لگا، سرکارؒ نے میری طرف بڑی جلالیت سے دیکھا اور ساتھ ہی حجام کی طرف بھی دیکھا وہ حجام کانپنے لگا میں نے حجام سے کہا کہ داڑھی کے خط نکال دو۔ تو وہ حجام بھی ہوش میں آیا اور داڑھی کے خط نکال دیئے۔ سرکار نے نظر کے ذریعے یہ داڑھی رکھوائی۔

ایک اور شخص ایبٹ آباد بازار میں دکان کیا کرتا تھا۔ میر افضل اس کا نام تھا۔ سرکار کبھی کبھی اس کے ہوٹل میں بیٹھ جاتے کبھی کھانا کھانے کیلئے اور کبھی چائے وغیرہ کیلئے۔ آپ سرکارؒ کے ساتھ پانچ دس آدمی ہوتے تو وہ رقم وغیرہ نہیں لیتا تھا ایک دن سرکارؒ اس کی اس ادا سے خوش ہوئے اور خوشی میں فرمایا کہ میر افضل کچھ مانگو۔ تو اس نے کہا کہ سرکارؒ جو رحمت آپ پر ہوئی ہے وہ مجھ پر بھی کی جائے۔ کچھ دنوں کے بعد میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ مجذوب ہو گیا۔

آپ سرکارؒ کو شاہ عنایت قادریؒ لاہوری سے بھی بہت عقیدت تھی۔ آپؒ نے کچھ عرصہ وہاں بھی قیام کیا تھا۔ اور اکثر اپنے مریدوں کو شاہ عنایت قادریؒ کے مزار مقدس کی زیارت کیلئے بھیجا کرتے تھے۔ سرکارؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا لنگر شاہ عنایت قادریؒ لاہور سے بھجواتے ہیں۔

(6)

گوجرانوالہ سے کیپٹن ڈاکٹر مشتاق حسین صابر حضرت باگی سرکارؒ سے اپنی اور اپنے خاندان کی عقیدت کا اظہار ان الفاظ میں تحریر کرتے ہیں:۔

میرے والد محترم بسلسلہ روزگار ایبٹ آباد میں درزی کی دکان کرتے تھے۔ باگی

اکثر اوقات میرے والد صاحب کی دکان پر تشریف لاتے اور کافی دیر بیٹھا کرتے والد صاحب حتی المقدور آپ کی تواضع کرتے والد صاحب رات کو دکان پر ہی سوتے تھے آدھی رات یا اس کے بعد باجیؒ میرے والد کو ساتھ لے کر جنگل میں نکل جاتے اور عبادت میں مصروف ہو جاتے۔ بعض اوقات اتنا طویل سجدہ کرتے کہ میرے والد گھبرا جاتے۔

ایک مرتبہ میرے والد نے عرض کیا کہ مجھے بھی اس راہ پر چلائیں۔ حضرت نہ مانے۔ میرے اصرار پر آپؒ نے میرے دل پر ہاتھ رکھا فوراً ہی میرا دل تیزی سے چلنا شروع ہو گیا چند منٹ بعد باجیؒ نے دوبارہ میرے دل پر ہاتھ رکھا اور فرمایا بس بس فوراً دل کی دھڑکن معمول پر آ گئی آپ نے فرمایا کہ اسماعیل تو اس طرف نہ آ تیرے بال بچے ہیں۔

والد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دوپہر کو میری دکان پر باجیؒ تشریف لائے یکا یک آپؒ نے ایک جھر جھری سے لی اور فرمایا اسماعیل روشنی ہو گئی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے تجھے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اسکا نام مشتاق حسین صابر رکھنا۔ تجھے مبارک ہو۔ ایک ہفتہ کے بعد جب گوجرانوالہ سے خط آیا تو معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمادیا ہے۔ چنانچہ اس طرح باجی سرکارؒ نے میرا نام تجویز فرمادیا تھا۔ اکثر لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ شاعر ہیں اور صابر تخلص ہے تو میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ الحمد اللہ یہ ایک بزرگ کا دیا ہوا نام ہے۔

1980 کے اواخر تک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے تین بیٹیاں عطا فرمادی تھیں اور ابھی تک اولاد نرینہ سے محروم تھا۔ والدہ صاحبہ کے اصرار پر ایک مرتبہ حضرت باجیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ آپ سے میری پہلی ملاقات تھی۔ والدہ صاحبہ نے میرا تعارف اس طرح کروایا کہ یہ وہی اسماعیل کا بیٹا ہے جسکا نام آپؒ نے تجویز فرمایا تھا اب اس کی تین بیٹیاں ہیں اور کوئی بیٹا نہیں اتنے میں ایک شخص ایک بھرا ہوا لفافہ لے کر حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرتؒ کی خدمت میں پیش کر دیا حضرت نے وہ لفافہ میرے حوالے کر دیا کہ اسے حاضرین میں تقسیم کر دو آپ دیکھتے رہے پھر فرمایا کہ اب بس کرو اور باقی خود رکھو

لفافے میں تین کیلے تھے میری والدہ نے فرمایا کہ دیکھنا اب تین بیٹے ہوں گے۔ الحمد اللہ پھر ایسا ہی ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت باجی سرکارؒ کی دعا کی برکت سے مجھے تین بیٹے عطا فرمائے۔

(7)

ٹیکسلا کے ایک عقیدت مند قاضی شفیق حضرت باجی سرکارؒ کی مجالس کا ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔

ایک دن میں جناب کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خوبرو نوجوان شخص لاہور سے آپ کی خدمت میں حاضری کیلئے آیا اور اپنی معروضات پیش کیں۔ آپ سنتے رہے تھوڑی دیر کے بعد حجرہ میں تشریف لے گئے۔ اس وقفہ میں اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کب سے یہاں آ رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ چھ سات ماہ سے۔ یہی سوال میں نے اس سے دہرایا تو اس نے کہا میں تو اس وقت سے یہاں آ رہا ہوں جب یہاں پر ایک مکان تھا۔ خیر باتوں باتوں میں اس نے ایک ایسا واقعہ بتایا جو میرے دل پر نقش ہو گیا۔ اس نے کہا کہ میں بشیرؒ صاحب مرحوم (پنڈی والے) کے رشتہ داروں میں سے ہوں اور ان ہی کے توصل سے یہاں باجی جیؒ کی زیارت کی شرف پائی ہوئی۔ آپ مجھ پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ ایک دن میں لاہور سے آپ کی زیارت کیلئے حاضر ہوا تو آپ میرا انتظار فرما رہے تھے۔ دیکھتے ہی فرمایا پہنچ گئے ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد محبوب الٰہی مرحوم کو جو آپ کے لانگری تھے روٹی کیلئے کہا آپ نے میرے ساتھ ہی روٹی کھائی اور شام تک باتیں ہوتی رہیں۔ شام سے کچھ دیر بعد آپ نے محبوب الٰہی کو رات کی روٹی کیلئے کہا اس نے کہا کہ کھانے کیلئے کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ٹین میں دیکھو کچھ آٹا ہوگا تو اس نے جواب دیا کہ کچھ بھی نہیں۔ آپ ہنس پڑے اور فرمایا ہمیں کیا جس کا مہمان ہے وہ خود بندوبست کرے گا۔ اتنے میں کیا دیکھا کہ پہاڑی کے نیچے ایک ماسٹر صاحب رہتے تھے۔ وہ چائے اور پراٹھے لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا ماسٹر آپ کیسے آئے۔ ماسٹر صاحب نے جواب دیا سرکارؒ روٹی

کھانے لگا تھا کہ دل میں آیا سرکار کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤں گا اس لئے یہ سب کچھ لے آیا۔ آپ ہنس پڑے اور فرمایا ماسٹر جی یہ روٹی اس شخص کو دے دو یہ نہ آپ کی ہے اور نہ میری۔

میرے والد صاحب اچانک فالج کے دورے سے بیمار ہو گئے میں نے اس روز باجی جی سرکار کی زیارت کیلئے جانا تھا چپ ہو کر بیٹھ گیا کہ کیا معلوم اب کیا بنتا ہے۔ 8 بجے کے قریب مجھے خیال آیا کہ یہاں بیٹھے رہنے سے تو کچھ نہیں بنتا۔ کیوں نہ باجی جی سرکارؒ سے دعا کرائی جائے۔ میں نے والد صاحب سے اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دی اور اشاروں میں دعا کیلئے کہا۔ اللہ کا نام لے کر میں چل پڑا اور باجی جیؒ کی خدمت میں جا پہنچا۔ آپ بڑی شفقت سے ملے اور بیٹھنے کو کہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے میرا چہرہ دیکھا تو فرمایا بچہ پریشان لگ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں والد صاحب کو فالج ہو گیا ہے۔ آپؒ نے فرمایا پرواہ نہ کرو ابھی ان کا وقت ہے۔ میری پریشانی تو اسی وقت ختم ہو گئی وقفے وقفے پر آپ فرماتے رہے کہ یہاں سے حقہ لے جانا اور تولہ کھلانا۔ جب واپسی کا نام آیا تو آپؒ نے فرمایا کہ صبح ان کو شاہ عبدالعزیزؒ پیر مشہدی کے مزار پر لے جانا اور ان کو وہیں چھوڑ کر خود ٹیکسلا بازار سے سودا سلف کیلئے چلے جانا۔ واپسی پر ان کو لے جانا۔ میرے بھائی نے اسی طرح کیا جب ان کو واپس لینے کیلئے مزار پر پہنچا تو وہاں آپ کو موجود نہیں پایا۔ ادھر ادھر پوچھنے سے پتہ چلا کہ وہ آہستہ آہستہ لنگڑاتے ہوئے گھر کی طرف جا رہے تھے۔ اس نے تقریباً ایک فرلانگ دور ان کو پایا اور سائیکل پر بٹھا کر گھر پہنچایا والد صاحب نے بتایا کہ میرا بدن کھل گیا اور اب ان کو فالج کی تکلیف نہیں رہی۔

میں اور میرے بھائی نے آپ کی اجازت سے لالہ رخ واہ کینٹ میں مکان بنانے شروع کر دیئے کام چلتا رہا۔ آخری مرحلے میں پیسے ختم ہو گئے بڑے پریشان ہوئے۔ ہماری ایک بہن ولایت میں عرصہ دراز سے رہ رہی ہے۔ میرے بھائی نے کہا بہنوئی سے مانگتے ہیں۔ میرے انکار کے باوجود اس نے چوری سے ولایت خط لکھ دیا اور بعد میں مجھے بتایا دو ماہ گزر گئے نہ کوئی خط کا جواب آیا نہ پیسے آئے۔ میں نے اس کو کہا کہ کیا فائدہ

ہوا۔ ٹکٹے بھی ہو گئے اور کام بھی نہ بنا۔ اس نے کہا اب آخری سہارا باجی سرکارؒ کا ہے وہاں فریاد کرتے ہیں۔ وہ والدہ اور بھائی کے ہمراہ سرکارؒ کی خدمت میں جا پہنچا اور فریاد کی ہم مشکل میں پھنس گئے ہیں۔ آپ اس کو سہارا دیتے رہے اور حجرہ میں چلے گئے۔ جب واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ بچہ تم نے کوئی ولایت خط لکھا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں بچہ وہ پیسے آ گئے ہیں۔ واپس آنے پر بھائی نے بتایا کہ باجی جی تو یہ فرما رہے ہیں۔ اس سے پہلے ہمیں کسی قسم کی اطلاع نہیں تھی۔ چار پانچ یوم کے بعد خط ملا جس میں بینک ڈرافٹ تھا آپ کی نظر کرم سے تعمیر کا کام بغیر کسی مشکل کے مکمل ہو گیا۔

(8)

حضرت باجی سرکارؒ کے ایک اور عقیدت مند حاجی محمد نواز (مریڑ حسن والے) آپؒ سے اپنی ملاقات کا تذکرہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ میں تلاش مرشد میں سرگرداں رہتا جہاں کسی بزرگ کا پتہ چلتا وہاں پہنچ جاتا مگر اپنی تسلی نہ ہوئی آخر ایک دن پیر فضل الرحمٰن شاہ نقشبندیؒ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کی شخصیت اور صحبت نے اتنا متاثر کر دیا کہ پھر کسی اور جگہ جانے کی تمنا نہ ہوئی۔ آپ سرکار سے پہلی ملاقات جو سال 1982 میں ہوئی تھی اسکی روحانی لذت آج تک محسوس کرتا ہوں۔ جب کبھی بھی دنیاوی مشاغل سے فرصت ملتی تو حضرتؒ کی خدمت میں ضرور حاضری دیتا جس سے انتہائی قلبی اور ذہنی سکون میسر ہوتا۔ باقی مریدین کی طرح میرے ساتھ بھی بیشمار واقعات ظہور پذیر ہوئے اس وقت صرف ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔

سردیوں کا موسم تھا مغرب کے بعد پنڈی سے ایبٹ آباد آستانہ عالیہ سرکارؒ کی طرف چل نکلا۔ جہاں تک گاڑی جاتی تھی وہاں اتر کر اوپر کو جانے لگا تو اندھیرا اتنا تھا کہ آگے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ ڈر کر رک گیا سوچنے لگا واپس جا کر ہوٹل میں ٹھہر جاؤں اچانک روشنی میں تین آدمی نظر آئے پھر دو آدمی غائب ہو گئے ایک شخص سفید کپڑوں میں کھڑے

صوفی محمد بشیرؒ اور باجی سرکارؒ
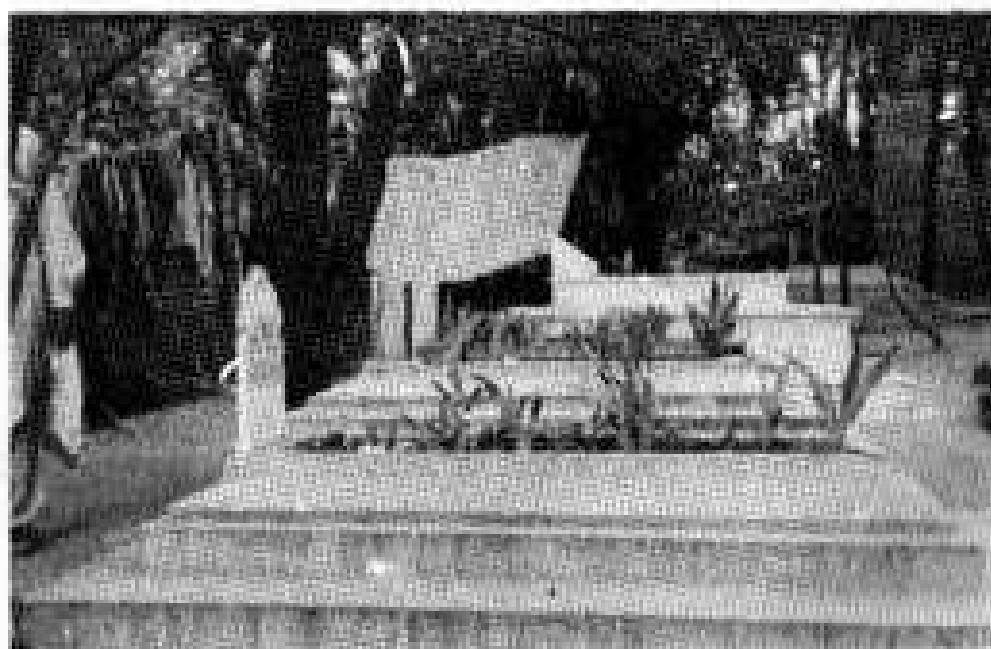
آستانہ عالیہ پر آسودہ حضرات کی قبور
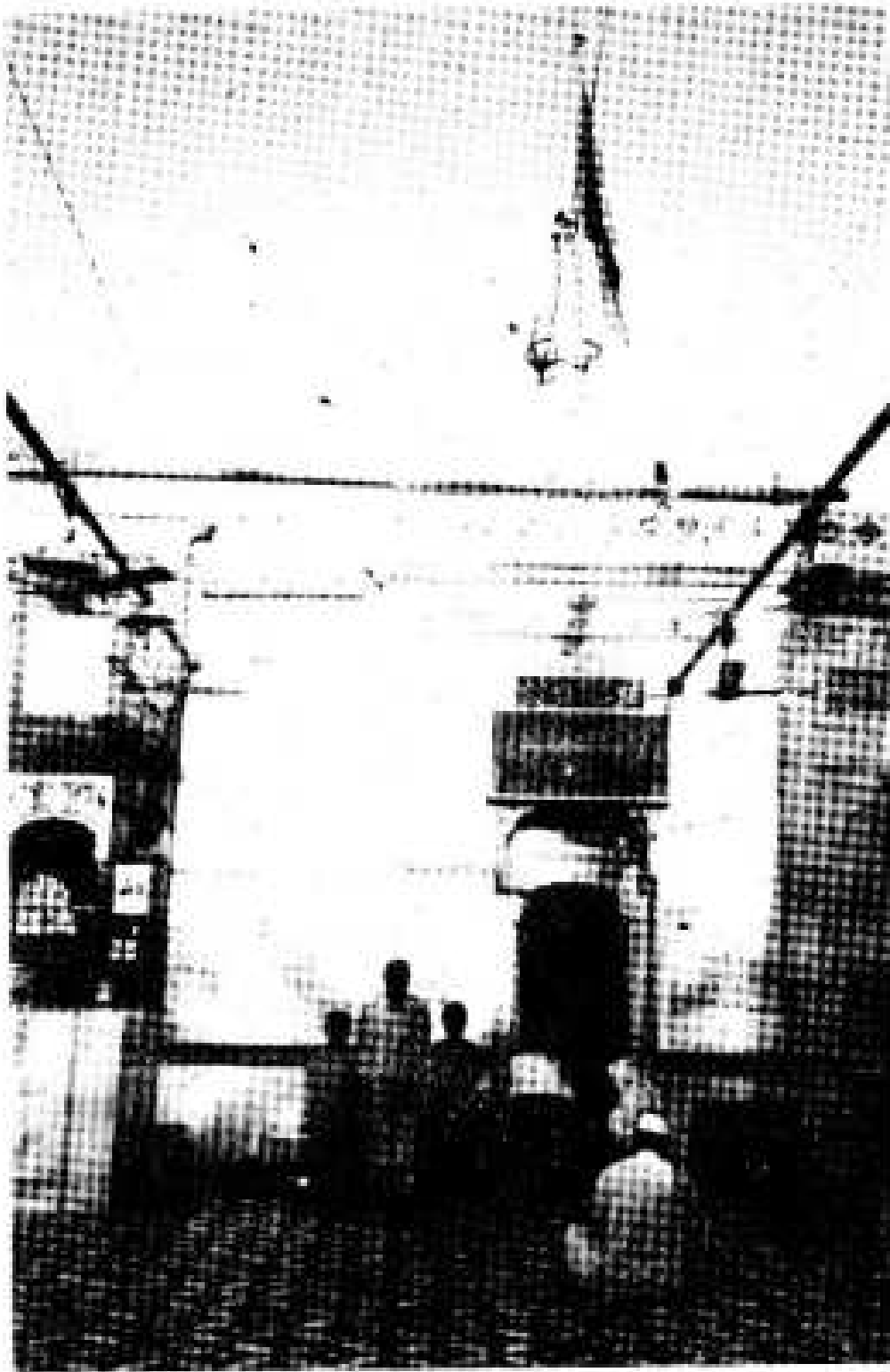
حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے مزار مبارک کا بیرونی منظر

پاک پتن شریف میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کا مزار مبارک
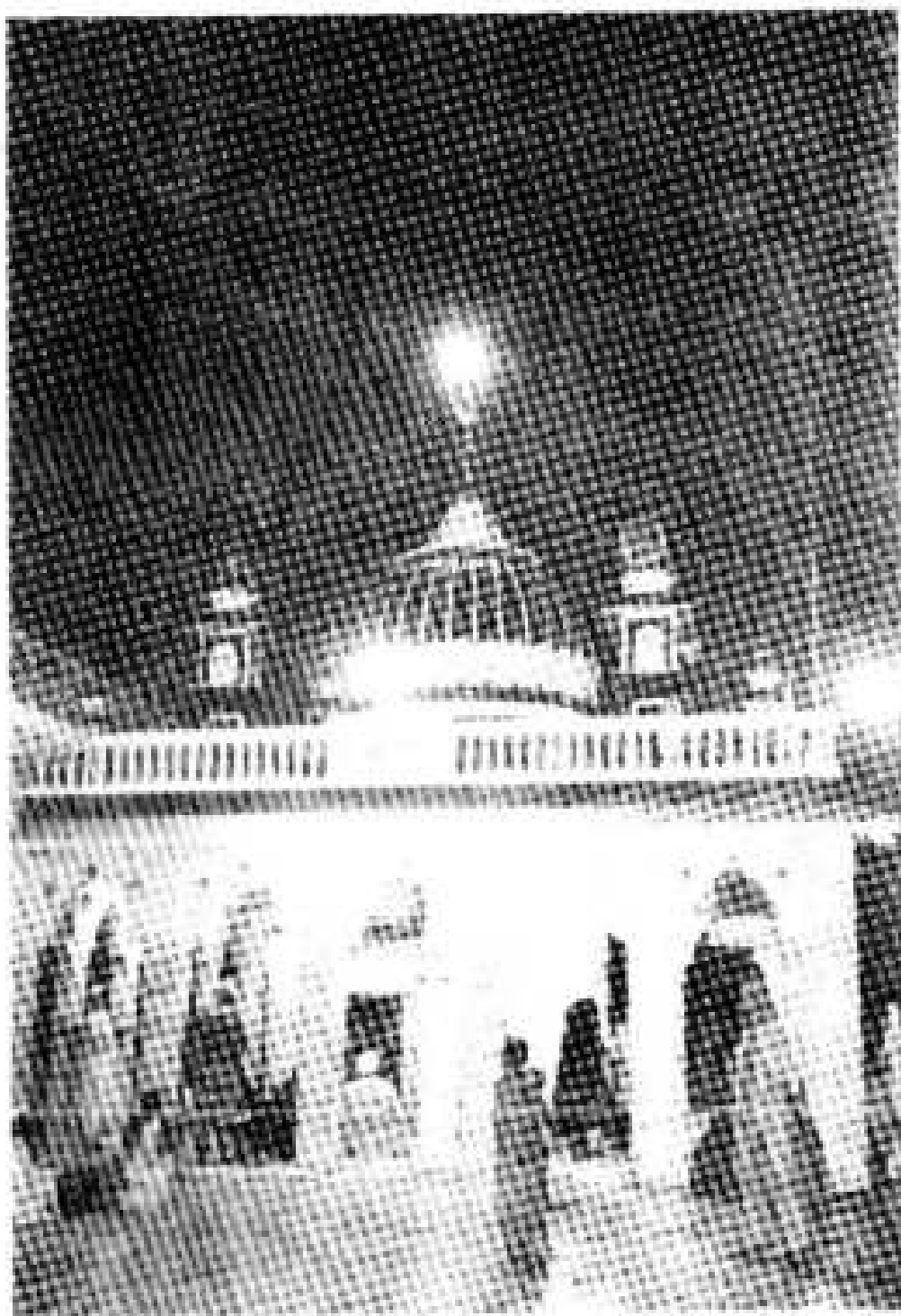
پاک پتن شریف میں حجرہ مبارک حضرت صابر کلیر ؒ
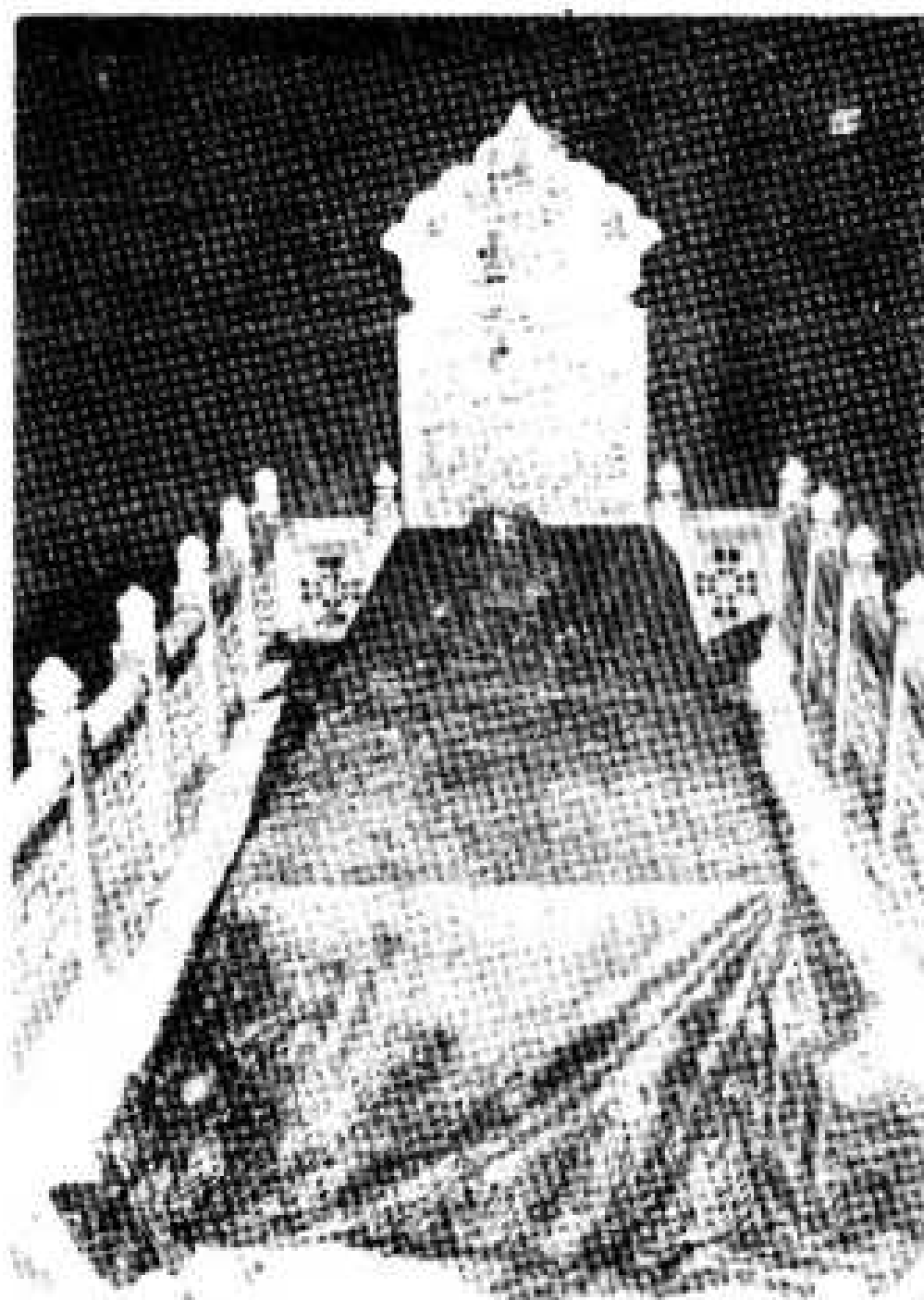
نظر آئے انہوں نے پوچھا کہاں جاتا ہے۔ بندہ ناچیز نے عرض کی اوپر ڈھیری پر سرکارؒ کے پاس جاتا ہے۔ وہ بزرگ کہنے لگے میرے ساتھ چلو میں بھی اوپر جا رہا ہوں میں ان کے پیچھے چل پڑا بارش ہو رہی تھی اور میں ڈر رہا تھا کہ یہ شخص مجھے اندھیرے میں کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔ اسی ڈر ڈر میں سرکارؒ کے آستانے کے نزدیک پہنچ گئے وہ آگے چلے گئے اور میں جب سرکارؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؒ نے مجھ سے پوچھا بیٹے ڈرے تو نہیں۔ میں نے سارا واقعہ سنا دیا۔ باجی سرکارؒ نے اس سفید پوش بزرگ کے بارے میں دریافت کیا اور فرمایا اس نے نقصان تو نہیں پہنچایا اور ساتھ مسکراتے رہے مجھے اندازہ ہو گیا اس اندھیرے میں میری راہنمائی کرنے والے بھی باجی سرکارؒ خود تھے۔
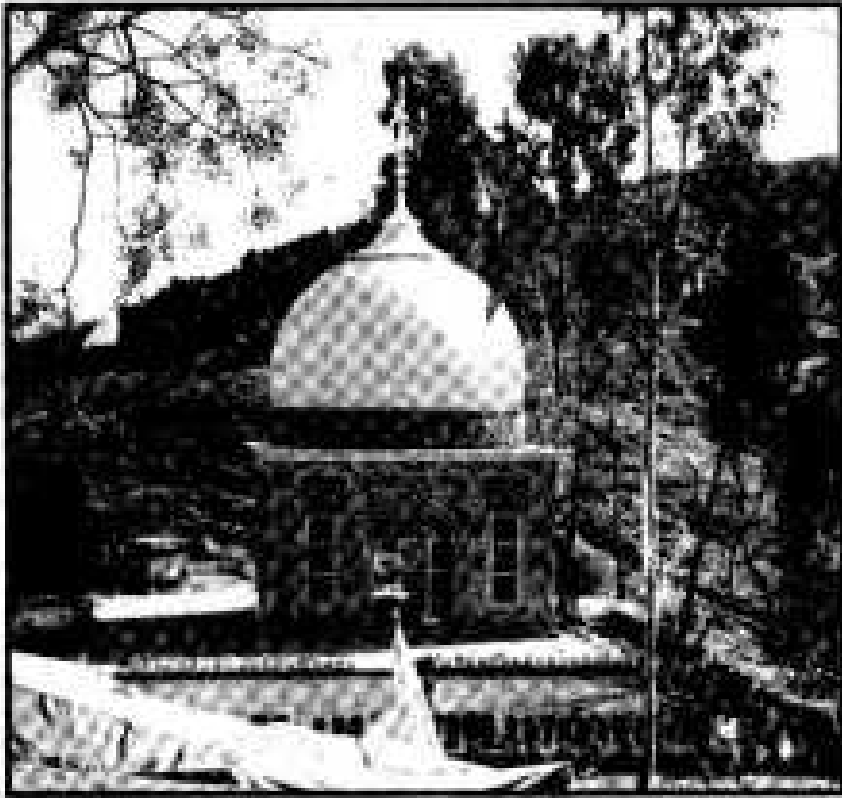
نگاہ شیخ از محمد ریاض راجہ

کتاب ہذا کی تیاری اور ترتیب کے سلسلہ میں ایک سفر حضرت باجی سرکارؒ کے آباؤ اجداد کے مقام شیر بائی سیداں اور آپؒ کے گاؤں گرحالہ کی طرف بھی کیا گیا تا کہ قدیم و تاریخی مقامات کی عکس بندی اور وہاں موجود شخصیات سے ملاقات کر کے معلومات اکٹھی کی جائیں۔ اس سفر میں کتاب کے معاونین کے علاوہ مرتب کتاب بھی شامل تھے۔ انتہائی دشوار، پر پیچ اور پہاڑی راستوں پر ڈرائیونگ کی ذمہ داری آپ کے ایک مرید محمد ریاض عرف راجہ (محمد یٰسین مرحوم کے صاحبزادے) سرانجام دے رہے تھے۔ محمد ریاض راجہ اس دن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

رات دس بجے سفر سے جب گھر واپس پہنچا تو والدہ صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارے دن کے سفر کی تفصیل بتانی شروع کی کہ آج کے اس انتہائی دشوار اور مشکل ترین راستوں پر سفر کر کے بخیر و عافیت واپس آ جانا کوئی معمولی بات نہیں۔ ابھی میں یہ تفصیل والدہ صاحبہ کو بتا ہی رہا تھا کہ اچانک چند منٹ کیلئے مجھے اونگھ آگئی دیکھتا ہوں کہ ہم تمام شریک سفر گرحالہ گاؤں سے رخصت ہو رہے ہیں۔ اور الوداع کہنے والے دوسرے حضرات کے علاوہ حضرت باجی سرکارؒ خود بھی وہاں موجود ہیں اور ہم سب کو اپنے معمول کے مطابق وہاں سے الوداع کہہ رہے ہیں اور ساتھ یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ فکر نہ کرنا کیونکہ آپ میری نگاہ میں ہیں۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی

اچانک آنکھ کھل جاتی ہے اور والدہ صاحبہ کو بقیہ تفصیل بتانا شروع کر دیتا ہوں

اللہ تبارک و تعالیٰ کے نیک بندوں کے روحانی تصرفات میں اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ حضرت امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ نیک ارواح اللہ تبارک و تعالیٰ کی اجازت اور اس کے فضل و احسان سے آفاق عالم میں چکر لگاتی رہتی ہیں اور بمطابق ضرورت اہل حق کی تائید اور امداد فرماتی ہیں۔ کیونکہ ولی کامل کوئی معمولی چیز نہیں اور جسے یہ نعمت نصیب ہو جائے تو اس کی تمام منازل طے ہو جاتی ہیں۔

سلسلہ عالیہ قادریہ

الھی بحرمة شفیع المذنبین رحمة للعالمین خاتم النبین سیدنا و مولانا محمد رسول الله ﷺ و آله و اصحابه و بارک وسلم تسلیما کثیراً کثیراً

الھی بحرمة سیدنا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ داؤد طائی قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت ابوالفرح طرطوسی قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ شیخ ابوالحسن علی الہنکاری قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوسعید مخزومی قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید عبدالرزاق قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ شرف الدین قتال قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید عبدالوہاب قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید بہاؤ الدین قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید شاہ عقیل قدس سرۃ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت شاہ شمس الدین صحرائی — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت شاہ گدا رحمٰن بن ابی الحسن — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانی — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت شاہ فضیل — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت شاہ کمال کیتھلی — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت شاہ سکندر کیتھلی — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت شاہ حسین — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبدالباسط — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت عبدالقادر — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمودؒ — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبداللہ العلی — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت شاہ عنایت اللہ — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت حافظ عبدالصبور — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت گل محمد (مانگی والے) — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالغفور — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت عبدالمجیدؒ — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت عبدالعزیز — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت شاہ ملوک — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت نظام الدین (کیاں شریف والے) — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت پیر ارسلا خان (رجوعیہ) — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت پیر گوہر رحمٰن (گرھال شریف) — قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت پیر فضل الرحمٰن شاہ قادری — قدس سرہ العزیز

الهی بحرمة شفیع المذنبین رحمة للعالمین خاتم النبین سیدنا و مولانا محمد رسول الله ﷺ وآله واصحابه و بارک وسلم تسلیما کثیراً کثیراً.

الهی بحرمة سیدنا امیر المؤمنین حضرت ابو بکر الصدیقؓ.

الٰہی بحرمۃ حضرت سیدنا سلیمان الفارسیؓ	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ قاسم	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ جعفر	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ بایزید بسطامی	رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی	رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی	رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ خالق	رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عارف	رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمود علی سماسی	رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ شاہ بہاؤالدین نقشبند	رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ علاؤالدین	رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمد یعقوب	رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عبید اللہ شاہ	رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ زاہد	رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ درویش رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الباسط رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد اللہ العلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شاہ عنایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حافظ عبد الصبور رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ گل محمد (مانکی والے) رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الغفور رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شاہ ملوک رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شاہ نظام الدین (کیاں والے) رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیر ارسلا خان (رجوعیہ) رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ پیر گوہر رحمان (گرحالہ) رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ پیر فضل الرحمان شاہ نقشبندی

ترتیب: محمد نعمت علی قادری نقشبندی
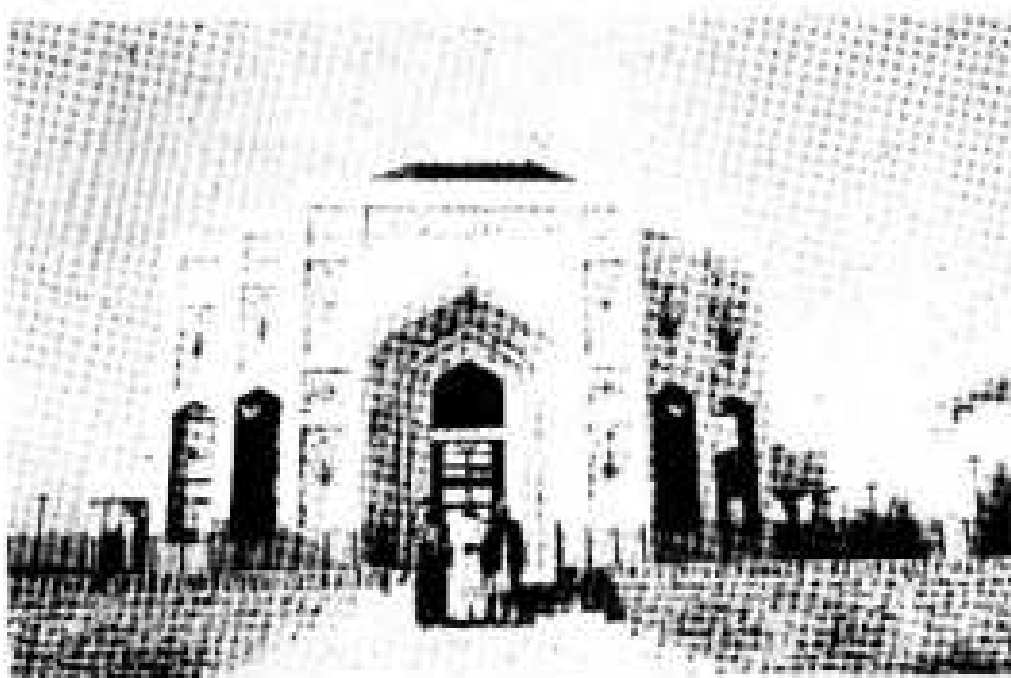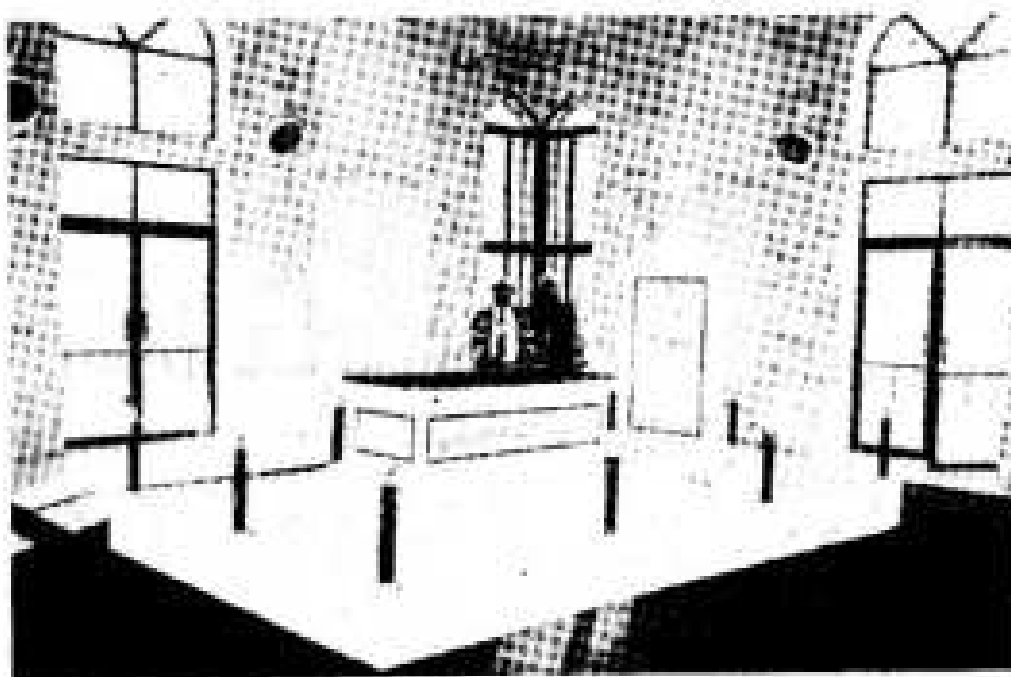
مزار مبارک حضرت شیخ شہاب الدین غوریؒ

اختتامیہ

الحمد اللہ، کتاب ہذا تو اختتام پذیر ہو رہی ہے لیکن دراصل یہ ابتداء ہے حضرت باجی سرکار کی تعلیمات کو اجاگر اور عام کرنے کی طرف پہلا قدم۔ آپ سرکار کے جملہ مریدین کیلئے ایک بنیاد فراہم کر دی ہے۔ آئیں اور بڑھ چڑھ کر اپنے پیر و مرشد کی تعلیمات و ملفوظات کو لوگوں تک پہنچانے کیلئے کوشش کریں۔ ہم بھی انشاء اللہ اس کوشش میں آپ کے ہمراہ ہوں گے۔

آخر میں تمام قارئین کتاب خلوص دل سے دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے ہمیں اپنے بزرگان اور مشائخ عظام کے بتائے ہوئے صحیح اسلامی راستوں پر چلنے اور عمل کرنے کی صدق دل سے توفیق عطا فرمائے۔ اور حضرت باجی سرکار کی بارگاہ میں ہمارا یہ قلیل عمل قبول ہو جائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

افتخار احمد حافظ

مرتب کتاب

کلمات شکر

ہم محترمی افتخار احمد حافظ قادری کے مشکور و ممنون ہیں کہ جنہوں نے انتہائی محبت اور محنت سے کتاب **"ارشادات مرشد"** کو ترتیب دیا اس سلسلہ میں مختلف شخصیات سے معلومات اکٹھی کرنے کے علاوہ حضرت باجی سرکارؒ کے آستانہ عالیہ پر حاضری، سجادہ نشین صاحب سے ملاقات، آپ سرکارؒ کے آبائی گاؤں گرھالہ شریف حاضری اور پھر آپؒ کے جد امجد حضرت پیر نبی شاہ غازیؒ کے مزار مقدس پر حاضری اور معلومات اکٹھی کرنے کیلئے شیر بائی سیداں تک کا طویل اور کٹھن سفر طے کیا اور پھر ان تمام معلومات اور رنگین تصاویر کو منظر عام پر لانے کیلئے انتہائی خلوص دل اور جانفشانی سے اس عظیم کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر حضرت باجی سرکارؒ کے مریدین کیلئے ایک مطبوعہ تحریر فراہم کردی ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو اس کار خیر کی جزا عطا فرمائے اور آپ کے زور قلم میں مزید قوت و ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

محترم حافظ صاحب کی حال ہی میں ایک اور تصنیف بنام "زیارات مقدسہ" منظر عام پر آئی ہے۔ اس موقع پر ہم آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور یہاں اس کتاب کا مختصراً تعارف بھی کروا دیتے ہیں۔ اس کتاب میں ایران، افغانستان اور پاکستان میں بزرگان دین کے مقامات مقدسہ کا رنگین تصاویر کے ساتھ تذکرہ اور حاضری کی تفصیل ہے۔ ایران کے بزرگان میں حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت ابوالحسن خرقانیؒ، صوبہ گیلان میں حضرت غوث اعظمؒ کی والدہ ماجدہؒ، مشہد مقدس میں حضرت امام علی رضاؒ، حضرت شیخ سعدیؒ، حافظ شیرازیؒ اور فرید الدین عطار نیشاپوریؒ سرفہرست ہیں۔ افغانستان کے مشائخ میں عظیم عاشق رسول ﷺ حضرت مولانا جامیؒ اور حضرت سلطان محمود غزنویؒ سرفہرست ہیں۔ اسی طرح پاکستان کے مقامات مقدسہ کا بھی ذکر شامل کتاب ہے۔

اسی مناسبت سے ہم ان تمام حضرات اور شخصیات کے بھی تہہ دل سے مشکور و ممنون ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں کسی طور بھی قلمی تعاون فرمایا۔

محترمی ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی جو کہ حافظ صاحب کے فارسی استاد اور فارسی زبان کے ممتاز و معروف اور منفرد شاعر بھی ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے کتاب "**ارشادات مرشد**" پر فارسی زبان میں منظوم تبصرہ کیا۔ آپ نے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کی تصنیف "**کشف المحجوب**" پر سالہا سال تحقیقی کام کر کے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اور آپ کا پی ایچ ڈی کا مقالہ فارسی زبان میں بنام "**تحلیل کشف المحجوب و تحقیق در احوال و آثار حضرت داتا گنج بخش**" شائع ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے حافظ صاحب کی مذکورہ بالا تصنیف پر بھی منظوم تبصرہ کیا ہے۔ چونکہ اس خطہ کے اکثر مشائخین کی زبان اور ان کا سرمایہ تصنیف بھی فارسی زبان میں ہے لہٰذا ڈاکٹر صاحب کے تبصرہ سے چند اشعار تبرکاً اس کتاب میں بھی شامل کئے جا رہے ہیں۔

"خداوند تعالیٰ ہم سب کو اپنے مشائخ عظام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

معاونین کتاب

مسکین شاہ/محمد نواز عادل/غلام مرتضیٰ/محمد ریاض

محمد نعمت علی قادری نقشبندی

۲۱ رمضان المبارک، ۱۴۳۱ھ

زیارات مقدسہ

بلاد اسلامیہ (شام / اردن / عراق / ترکی / پاکستان) میں زیارات مقدسہ پر ایمان افروز تذکرہ مع نادر و نایاب رنگین تصاویر قیمت 250 روپے

سفرنامہ

ایران، افغانستان اور پاکستان میں زیارات مقدسہ کا سفر نامہ مع نادر و نایاب رنگین تصاویر

قیمت: 250 روپے

زیارت حبیب ﷺ

نبی اکرم ﷺ کی زیارت مبارکہ کیلئے قرآنی آیات اور درود شریف پر مشتمل چند وظائف

ملنے کا پتہ:

افتخار احمد حافظ قادری

مکان نمبر A-6/999، گلی نمبر 9، افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ۔

محمد نعمت علی قادری

نیو پنڈی لائبریری، کوکب سینٹر، صدر بازار، راولپنڈی۔

فون: 5568034

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

محمد کا در چھوڑ کر جانے والو ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے

ہمیں کچھ نہیں تم خدا ہی کو مانو
مصطفیٰ جو نہ مانے تو پھر کیا کرو گے

محمد کا در چھوڑ کر جانے والو ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے

من اللہ نور خدا کہہ رہا ہے
مگر تم بشر ہی کہے جا رہے ہو
قیامت کے دن مصطفیٰ نے اگر
امتی ہی نہ مانا تو پھر کیا کرو گے

محمد کا در چھوڑ کر جانے والو ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے

قیامت کے دن جب خدا کے غضب کا
بنے تم نشانہ تو پھر کیا کرو گے
سمجھتے نہیں ہیں یہ اتنا بھی صائم
کہ دشمن نبی کا ہے دشمن خدا کا

محمد کا در چھوڑ کر جانے والو ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے

قصائد مبارکه

کتاب کے اس حصہ میں مختلف بزرگانِ دین کے قصائد مبارکہ یکجا کر کے فیوض و برکات اور عشاق حضرات کے پڑھنے کیلئے درج کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ قصیده الحُجرة النبويه الشريفه

یہ قصیدہ مبارکہ نبی اکرم ﷺ کے حجرہ مبارکہ کی بیرونی دیواروں پر لکھا ہوا ہے اور سولہ (16) اشعار پر مشتمل ہے۔

۲۔ نعتيه قصيده سيدنا امام اعظم ابو حنيفةؒ

یہ قصیدہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا ہے اور اس کے صرف پانچ اشعار درج کئے جا رہے ہیں۔

۳۔ قصیده برده شریف

یہ مشہورِ زمانہ قصیدہ حضرت امام شرف الدین البوصیریؒ کا ہے جنکا مزار مبارک مصر کے ایک ساحلی شہر اسکندریہ میں ہے۔

٤۔ قصیده غوثیه شریف

یہ معروف قصیدہ امام الاولیاء سیدنا شیخ عبدالقادر گیلانیؒ کا ہے۔

ان قصائد مبارکہ کے بے شمار فیوض و برکات ہیں اور قضائے حاجات کیلئے نافع اور مجرب ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ ان قصائد کو پابندی سے پڑھیں انشاء اللہ دین و دنیا کی نعمتیں اور فیوض و برکات حاصل ہوں گی۔

قصیدہ الحجرۃ النبویۃ الشریفہ

اس مرتبہ اکتوبر 2000ء میں جب حرمین شریفین کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ تو مدینہ منورہ میں اصحاب صفہ کے چبوترے پر بیٹھے ہوئے ایک عاشق رسول ﷺ **محترمی جناب صباح ابراھیم الطیار صاحب** نے اس بندہ ناچیز کو یہ قصیدہ عنایت فرمایا، یہ قصیدہ 16 اشعار پر مشتمل ہے اور ان اشعار کو **ترکی خلیفہ سلطان عبدالحمید خان غازی** نے 1911ء میں روضہ مبارکہ کی بیرونی دیواروں پر نقش کروایا۔ ان اشعار میں مؤلف کی نبی اکرم ﷺ سے محبت اور عقیدت کا واضح اظہار ہوتا ہے۔ اور اسی عشق ومحبت کے نتیجہ میں ان اشعار مبارکہ کو روضہ شریف پر نقش ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

یہ قصیدہ مبارکہ ایک نادر و نایاب اور قیمتی تحفہ ہے اور جس کا بہت کم افراد کو علم ہے چنانچہ اس قصیدہ کی اہمیت کے پیش نظر اسے کتاب میں شامل کیا جارہا ہے۔ تاکہ عشاق حضرات اسے پڑھ کر اپنے دل میں عشق نبی ﷺ کی شمع روشن کریں۔

ناچیز

افتخار احمد حافظ قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَصِيْدَةُ الْحُجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ الشَّرِيْفَةِ

يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِيَدِیْ

اے میرے سردار اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ تھام لیجئے

مَالِیْ سِوَاكَ وَلَآ اَلْوِیْ عَلٰی اَحَدٍ

آپ کے سوا میرا کوئی نہیں اور نہ ہی میں آپ کے علاوہ کسی طرف رغبت کرتا ہوں۔

فَاَنْتَ نُوْرُ الْهُدٰی فِیْ كُلِّ كَائِنَةٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس ساری کائنات میں نورِ ہدایت ہیں۔

وَاَنْتَ سِرُّ النَّدٰی يَا خَيْرَ مُعْتَمَدِیْ

اور آپ ہی ساری التجاؤں کا راز ہیں اور آپ ہی کی ذات بہترین اعتماد کے لائق ہے۔

وَاَنْتَ حَقًّا غِيَاثُ الْخَلْقِ اَجْمَعِهِمْ

اور آپ بے شک ساری مخلوق کی فریاد کو پہنچنے والے ہیں۔

وَاَنْتَ هَادِی الْوَرٰی لِلّٰهِ ذِی السَّدَدِ

اور اے سب سے بہتر رہنمائی فرمانے والے آپ ہی اللہ کی طرف ساری مخلوق کے ہادی ہیں۔

يَا مَنْ يَقُوْمُ مَقَامَ الْحَمْدِ مُنْفَرِدًا

اے وہ ذات جو منفرد شان سے مقام محمود پہ جلوہ افروز ہوگی

لِلْوَاحِدِ الْفَرْدِ لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَلِدِ

اس منفرد و یکتا ذات کے سامنے کہ نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد۔

يَا مَنْ تَفَجَّرَتِ الْاَنْهَارُ نَابِعَةً

اے وہ ذات کہ جن کی مبارک انگلیوں سے

مِنْ اِصْبَعَيْهِ فَرَوِّی الْجَيْشَ بِالْمَدَدِ

نہروں کے چشمے پھوٹ پڑے اور پورے لشکر کی مدد کرتے ہوئے اسے خوب سیر فرمایا......

اِنِّیْ اِذَا سَامَنِیْ ضَیْمٌ یُرَوِّعُنِیْ

جب بھی میرا سامنا ظلم سے ہوا اور اس نے مجھے خوف زدہ کر دیا۔

اَقُوْلُ: یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ یَا سَنَدِیْ

میں پکارتا ہوں یا سید السادات یا سندی۔

کُنْ لِیْ شَفِیْعًا اِلَی الرَّحْمٰنِ مِنْ زَلَلِیْ

آپ مہربان رب کی بارگاہ میں میری خطاؤں پر میرے شفیع بن جائیں۔

وَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا لَا کَانَ فِیْ خَلَدِیْ

اور مجھ پر وہ احسان فرمائیں جو میرا دل کبھی سوچ بھی نہ سکے۔

وَانْظُرْ بِعَیْنِ الرِّضَا لِیْ دَائِمًا اَبَدًا

اور آپ ہمیشہ ہمیشہ مجھ پر نگاہ لطف و رضا فرمائیں

وَاسْتُرْ بِفَضْلِكَ تَقْصِیْرِیْ مَدَی الْاَمَدِ

اور اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ میری کوتاہیوں پر پردہ پوشی فرمائیں۔

وَاعْطِفْ عَلَیَّ بِعَفْوٍ مِنْكَ يَشْمَلُنِیْ

اور آپ مجھ پر اپنی بارگاہ سے ایسی نگاہِ شفقت فرمائیں جو میری کئی بیوں کمزوریوں کو ڈھانپ دے۔

فَاِنَّنِیْ عَنْكَ يَا مَوْلَایَ لَمْ اَحِدِ

بے شک اے میرے آقا آپ کے سوا میں کسی اور کی طرف توجہ نہیں کروں گا۔

اِنِّیْ تَوَسَّلْتُ بِالْمُخْتَارِ اَشْرَفُ مَنْ

بے شک میں نے ایسی مختار ہستی کا وسیلہ پکڑا جو

رَقَی السَّمٰوٰتِ سِرِّ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ

ساتوں آسمانوں پر بسنے والی مخلوق سے بھی زیادہ شرف رکھتے ہیں اور اللہ واحد کا ایک راز ہیں۔

رَبُّ الْجَمَالِ تَعَالَی اللّٰہُ خَالِقُہٗ

تمام حسن کا رب اللہ تعالیٰ اُن کا خالق ہے

فَمِثْلُہٗ فِیْ جَمِیْعِ الْخَلْقِ لَمْ اَجِدِ

پوری مخلوق میں اُن کی مثل میں نے نہیں پایا

خَيْرُ الْخَلَائِقِ أَعْلَى الْمُرْسَلِيْنَ ذُرًى

آپ ساری مخلوق سے بہتر اور تمام رسولوں سے مرتبے میں اعلیٰ ہیں۔

ذُخْرُ الْأَنَامِ وَهَادِيْهِمْ إِلَى الرَّشَدِ

مخلوق کے لئے ذخیرہ اور سیدھے راستے کی طرف ان کے ہادی ہیں۔

بِهِ التَّجَاتُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِيْ

انہی کے وسیلے سے میں نے فریاد کی ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے گا۔

هٰذَا الَّذِيْ هُوَ فِيْ ظَنِّيْ وَ مُعْتَقَدِيْ

یہی میرا اعتقاد اور گمان ہے۔

فَمَدْحُهُ لَمْ يَزَلْ دَأْبِيْ مَدٰى عُمُرِيْ

جب تک میری عمر ہے ہمیشہ اُن کی تعریف ہی میرا طریق رہے

وَحُبُّهُ عِنْدَ رَبِّ الْعَرْشِ مُسْتَنَدِيْ

اور اُن کی محبت ہی عرش کے مالک کے ہاں میرا قابل اعتماد سرمایہ ہے۔

عَلَيْهِ اَزْکٰی صَلَاۃٍ لَمْ تَزَلْ اَبَدًا
اُنؐ پر ہمیشہ ہمیشہ اعلیٰ درود ہو

مَعَ السَّلَامِ بِلَا حَصْرٍ وَّلَا عَدَدِ
ساتھ سلام کے بے حد بے حساب

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ اَهْلِ الْمَجْدِ قَاطِبَةً
اور تمام آلؑ اور اصحابؓ پر جو بڑی فضیلت والے ہیں

بَحْرُ السَّمَاحِ وَاَهْلُ الْجُوْدِ وَالْمَدَدِ
سخاوت و عفو کا اور ایثار و جود کا منبع ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قصیدۂ نعتیہ

کے پہلے پانچ اشعار

●

یا سید السادات جئتک قاصدا ارجو رضاک واحتمی بحماک

اے سرداروں کے سردار میں خاص آپ ہی کا قصد کر کے حاضر ہوا ہوں۔ آپ کی خوشنودی کا طالب اور آپ کی حمایت کا خواہاں

واللہ یا خیر الخلائق ان لی قلبا مشوقا لا یروم سواک

اے بہترین مخلوق اللہ کی قسم میرا قلب آپ ہی کا شیفتہ ہے اور آپ کے سوا کسی کا ارادہ نہیں رکھتا

وبحق جاھک اننی بک مغرم واللہ یعلم اننی اھواک

آپ کی عزت کی قسم میں آپ کا فریفتہ ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں آپ ہی سے پیار کرتا ہوں

انت الذی لولاک ما خلق امرء کلا ولا خلق الوری لولاک

آپ وہ ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے تو کوئی شخص نہ پیدا کیا جاتا بلکہ اگر آپ نہ ہوتے تو کل کائنات ہی نہ ہوتی

انت الذی من نورک البدر اکتسی والشمس مشرقۃ بنور بہاک

آپ وہ ہیں کہ آپ کے نور سے چاند نے نور حاصل کیا اور سورج روشن ہے آپ ہی کے جمال سے

قصیدہ بُردہ شریف

مشہور زمانہ قصیدہ بردہ شریف کے مصنف حضرت امام شرف الدین محمد البوصیریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ پر شدید فالج کا حملہ ہوا بہت علاج کروایا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ انتہائی مایوسی کے عالم میں میرے دل میں خیال آیا کہ آقائے نامدار ﷺ کی بارگاہ میں قصیدہ نظم کروں جب قصیدہ مکمل ہوگیا تو ایک رات خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور جب آپ کی بارگاہ میں قصیدہ پڑھتے پڑھتے اس شعر پر پہنچا

كَمْ اَبْرَأَتْ وَ صِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

جب چھوا دست مبارک ہو گئی کامل شفا

اور شفا پائی جنوں سے اکثروں نے از کرم

تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے تمام جسم پر پھیرا اور پھر صلہ میں مجھے ایک بردیمانی (یمنی چادر) عطا فرمائی صبح جب بیدار ہوا تو خود کو بالکل صحیح اور سالم پایا اور جسم پر وہ چادر مبارک بھی جو آپ ﷺ نے خواب میں عطا فرمائی تھی موجود تھی۔

شیخ تیسیر محمد یوسف السمهودی اپنی کتاب (**الكنوز المحمديه لرؤية خير البرية** ﷺ) میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمیشہ قصیدہ بردہ شریف

پڑھنے والے کو سرکار ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ اور سونے سے قبل اگر یہ شعر

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِىْ

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذّٰتِ بِالْاَلَمِ

بے شمار مرتبہ پڑھا جائے تو انشاء اللہ کبھی نہ کبھی ضرور قسمت جاگ اٹھے گی اور سرکار ﷺ اپنے عشاق کو اپنا دیدار ضرور کروا جائیں گے۔

قصیدہ بردہ شریف کے بے شمار خواص ہیں۔ مختصراً یہ کہ اس کا پڑھنا قضائے حاجات اور حل مشکلات کیلئے بہت فائدہ مند اور مجرب ہے۔ اور جو شخص اس قصیدہ مبارکہ کو خلوص دل سے پڑھ کر جو بھی دعا کرے گا وہ انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔

قارئین آپ بھی اس کے پڑھنے کو ورد بنالیں تو پھر انشاء اللہ اس کے فیوض و برکات دیکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ درُود شریف اول آخر اس قصیدہ شریف کے رو بقبلہ ہو کر ضرور پڑھیے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد نبی امی پر

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

اور اسکی اولاد اور اصحاب پر اور برکت اور سلامتی

پھر یہ اشعار پڑھ کر قصیدہ شروع کرے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ

سب تعریف اللہ کو پیدا کرنے والا مخلوق کا ہے عدم سے

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

پھر درود ہو اوپر اس کے جو برگزیدہ ہے پہلے سے

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

اپنے دوست پر جو بہتر ہیں ساری مخلوقات سے

قصیدہ | بردہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الفصل الاول فی ذکر عشق النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ فصل پہلی ہے بیان میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

أمن تذكر جيران بذي سلم

کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آ گئے

مزجت دمعا جرى من مقلة بدم

کہ آنسو ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

أم هبت الريح من تلقاء كاظمة

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آ گئی

أو أومض البرق في الظلماء من إضم

یا اضم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی

فما لعينيك إن قلت اكففا همتا

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ منع کرنے سے اور رواں ہیں

وما لقلبك إن قلت استفق يهم

اور تیرے دل کو کیا ہوا اسے رکنا ہے کہتا ہوں تو اور بے خود ہوتا ہے

أيحسب الصب أن الحب منكتم

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے

ما بين منسجم منه ومضطرم

اس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو ٹیلوں پر نہ روتا

وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اور درخت بان اور علم کے ذکر سے بیتاب اور بے قرار نہ ہوتا

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

عشق کا انکار تو کیونکر کر سکتا ہے جب تجھ پر گواہی دے دی

بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

دو سچے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہونا ہے

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّیْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى

اور ثابت کر دیئے عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر مانند گل زرد اور شاخ سرخ کے

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِیْ

اور سچ ہے مجھے اس کا خیال آیا جسے میں چاہتا ہوں اس نے مجھے رقت بھری

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

يَا لَائِمِیْ فِی الْهَوَى الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَةً

اے مجھے ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذور رکھ

مِنِّیْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اور تو جو منصف ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ

میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا راز نکتہ چینوں سے نہیں چھپنے والا

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

اور نہ میرا درد موقوف ہونے والا ہے

مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

تُو نے مجھے اچھی نصیحت کی مگر میں کب سنتا ہوں

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

عاشق نصیحت گروں کی طرف سے بہرے ہیں

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي

میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو جھوٹ جانا ملامت کرنے میں

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

حالانکہ وہ تہمت سے بعید ہے بجا نصیحت گر ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

یہ فصل دوسری ہے

فِي مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

باز رکھنے میں خواہش نفسانی سے اپنے کو

فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ

میرے نفس امارہ نے نصیحت نہ مانی

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

اپنی جہالت کے سبب سے بڑھاپے اور کبر سنی کی

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرَى

اور میں نے ان کی مہمانی نہ کی اچھے عملوں سے

ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

ایسا مہمان جو میرے سر پر آیا اور میں نے اس کی توقیر نہ کی

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ

اگر میں جانتا کہ میں اپنے مہمان عزیز کی توقیر نہ کروں گا

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

تو جو میرا راز کھل گیا ہے اسے چھپاتا میں خضاب سے

مَنْ لِي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا

اب ایسا کون ہے جو میرے نفس سرکش کو سرکشی سے باز رکھے

كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا

تو گناہوں سے نفس کی آرزوئیں نہیں توڑ سکتا

إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّي شَهْوَةَ النَّهِمِ

کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا ہے اشتہا کو

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلَى

اور نفس تو مانند بچے کے ہے جب تک اسے تم دودھ پلاتے جاؤ گے

حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

پیتا جائیگا اور جب چھڑا دوگے تو چھوڑ دے گا

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ

اس کو اس کی آرزوؤں سے روک اور بچو اس سے کہ حرص و ہوس کو غالب ہونے دو

إِنَّ الْهَوَى مَا تَوَلَّى يُصْمِ أَوْ يَصِمِ

جہاں حرص و ہوا غالب ہوتی ہے مار ڈالتی ہے یا عیب دار کر دیتی ہے

وَرَاعِهَا وَهْيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ

اور نفس کی نگہبانی کر کہ مانند جانور چرنے والے کے ہے

وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعَى فَلَا تُسِمِ

اور اگر وہ چراگاہ کو لذیذ جانے تو اس کو چرنے نہ دے

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً

اس نفس نے بارہا لذت کو اچھا سمجھا اور وہ انسان کے لئے قاتل ہوئیں

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السُّمَّ فِي الدَّسَمِ

کیونکہ اس نے نہ جانا کہ چکنائی میں زہر ہے

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شِبَعٍ

اور خوف کر بری چیزوں سے جو بھوک کے رہنے اور پیٹ بھر کے ہونے سے

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِنَ التُّخَمِ

پیدا ہوتی ہیں اور اکثر بھوکا رہنا برا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ

اور قصداً رو کر آنسو ان آنکھوں سے جو بھر گئی ہیں

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

حرام سے اور اپنے پر فرض جان نگہبانی آنکھوں کی الزام سے

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

اور خلاف کر نفس اور شیطان کا اور ان کی نافرمانی کر

وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اگرچہ تجھ کو نصیحت خالص سمجھائیں تو ان کو جھوٹ یقین کر

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا

اور ان کی اطاعت نہ کر وہ دشمن اور حاکم ہیں

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے فریب کو کہ کیسا ہے

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

آتی توبہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

بے تو ایسا کیا میں نے جیسے بانجھ کے واسطے فرزند بتایا میں نے

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهِ

میں نے تجھے نیکی کرنے کو کہا اور خود میں نے نہیں کی

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

اور جب خود میں مستقیم نہ ہوں تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دے گا

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

اور نہ میں نے مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ ذخیرہ کیا نفلوں سے

وَلَمْ أُصَلِّ سِوَى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

اور نہ کبھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری ہے

فِیْ مَدْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تعریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ظَلَمْتُ سُنَّۃَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی

جس نے ظلم کیا اس نبی کی سنت پر جس نبی نے راتوں کو اس قدر عبادت کی

اِنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاہُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمٖ

کہ پاؤں مبارک ورم کر آئے سوج سوج کر

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَہٗ وَطَوٰی

اور باندھا اور لپیٹا فاقوں کے سبب اپنے شکم مبارک کو

تَحْتَ الْحِجَارَۃِ کَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمٖ

پتھر سے اپنے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا

وَرَاوَدَتْہُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَہَبٍ

اور پہاڑ سونے کے بن کر آئے کہ آپ کو مائل کریں

عَنْ نَّفْسِہٖ فَاَرَاہَا اَیَّمَا شَمَمٖ

اپنی طرف سو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور اپنی ہمت عالی رکھی

وَاَکَّدَتْ زُہْدَہٗ فِیْہَا ضَرُوْرَتُہٗ

اور بہت مضبوط کر دیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے ضرورت نے

اِنَّ الضَّرُوْرَۃَ لَا تَعْدُوْ عَلَی الْعِصَمٖ

بے شک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمت الٰہی پر

وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ

اور کیونکر دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت اس ذات اقدس کو

لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کہ اگر وہ نہ ہوتے تو دنیا بھی نہ ہوتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

سو وہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کے سردار

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

اور جن و انسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ

ہمارے نبی امر معروف نہی منکر کرنے والے کوئی

اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

اُن سا سچا نہیں نہیں اور ہاں بولنے میں

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ اُن کی شفاعت کی امید ہے

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں

دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ

انہوں نے اللہ کی طرف بلایا پس جس نے اُن کا دامن پکڑا

مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

تو گویا ایسی مضبوط رسی پکڑی ہے جو کبھی ٹوٹی نہیں

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ

نبیوں پر فوق لے گئے خلقت اور خلق میں

وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ

اور دیگر انبیاء اُن کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ

اور سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں

غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

دریا سے ایک چلو یا مینہ سے ایک گھونٹ پانی کی

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ

اور آپ کے روبرو کھڑے ہونے والے اپنے رتبہ سے

مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

بسبب آپ کے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل

فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ

سو وہی ہیں کہ کمالات باطنی و ظاہری اُن پر ختم ہیں

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پھر حبیب مصطفیٰ کیا ہے ان کو خلقت کے پیدا کرنے والے نے

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ

اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں سو اُن میں

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمِ

جو کچھ نصاریٰ اپنے نبی کو کہتے ہیں وہ ترک کرو

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَكِمِ

اور جس قدر چاہے آپ کی مدح میں کہہ اور حکم کر

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

اور جس قدر چاہے آپ کی ذات کو شرف سے نسبت دے

وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

اور جس قدر چاہے آپ کے رتبہ کو بزرگی سے منسوب کر

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهٗ

کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے

حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰیَاتُهٗ عِظَمًا

اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپ کے معجزے ہوتے بزرگی میں

اَحْیٰی اسْمُهٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمِ

تو آپ کے نام سے زندہ ہو جاتی بوسیدہ ہڈیاں جب بلائی جاتیں

لَمْ یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَی الْعُقُوْلُ بِهٖ

آپ نے ہم پر احکام شریعت اس قدر نہیں رکھے کہ جن سے عاجز رہیں عقلیں

حِرْصًا عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم شک میں نہ پڑے اور نہ حیران ہوئے

أعيى الورى فهم معناه فليس يرى

آپ کے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز رہ گئی

للقرب والبعد فيه غير منفحم

پس نہیں دکھائی دیتا قرب اور بعد میں سوائے اپنے فہم کے عجز کے

كالشمس تظهر للعينين من بعد

جیسے آفتاب کہ آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے

صغيرة وتكل الطرف من أمم

اور دیکھو تو آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں

وكيف يدرك في الدنيا حقيقته

اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دنیا میں

قوم نيام تسلوا عنه بالحلم

جو قوم کہ سوتی ہے اور خواب میں تسلی کئے ہوئے ہے

فمبلغ العلم فيه أنه بشر

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں

وأنه خير خلق الله كلهم

اور بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

وكل آي أتى الرسل الكرام بها

اور جس قدر معجزے تمام انبیاء علیہم السلام کو دیئے گئے ہیں

فإنما اتصلت من نوره بهم

سو بے شک آپ کے نور سے ان کو ملے ہیں

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیا ستارے ہیں

يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

کہ جہالت کی تاریکی میں اس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَاهَا

یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہو گئی

اَلْعَالَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

جہان میں اور تمام امتیں زندہ کر دیں

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ

صلِّ علیٰ! کیا بزرگ ہے آپ کی صورت جس کو خلق عظیم نے

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

زینت دی ہے کہ حسن جدا جلوہ گر ہے اور تازہ روئی جدا رخ افروز ہے

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چودھویں رات کا چاند

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

بخشش میں دریا کی مانند اور ہمت میں دہر کی مثال

كَاَنَّهٗ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهٖ

اور جلالت میں اکیلے ایسے جب بڑے لشکر کے ساتھ ہوں

فِي عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

جب دیکھو تو شان و شوکت اور دبدبہ ایسا

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ

اور جب بات کریں مسکرائیں تو دُرِّ مکنون جیسے سیپ میں سے ظاہر ہوں

مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

ایک نطق کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کان کے موتی ہیں

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ

آپ کے جسم مبارک کے ساتھ ملی مٹی ہے کوئی اس کی برابر نہیں خوشبو میں

طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

خوشحال اس کے لئے ہے جو اسے سونگھے اور چومے

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

فصل چوتھی

فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ

ظاہر کر دیا آپ کے زمانِ ولادت نے آپ کے عنصر کی پاکیزگی اور خوبی کو

يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

سبحان اللہ! کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ

اس روز جان لیا فارسیوں نے کہ وہ یقینی

قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اور عذاب کے آنے سے ڈرائے جائیں گے

وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ پھر

كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

نہیں ملنے کے جیسے اس کے یار و مددگار

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ

اور فارسیوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

اوپر نوشیرواں کے اور نہر ان کی سوکھ گئی پریشانی سے

وَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

اور غمگین کیا ساوہ کو کہ اس کا پانی سوکھ گیا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِي

اور اس کو سے پیاسے پھر گئے غصہ کرتے ہوئے

كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا آگ غم سے پانی ہوگئی جیسے پانی تر ہوتا ہے

حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

اور پانی غم سے ایسا ہوگیا کہ آگ بن گیا یعنی خشک ہوگیا جیسے سوکھی مٹی

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جن آواز دیتے تھے آپ کے ظہور کی اور انوار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوئی تھی ان انوار سے اور ان کی آواز سے

عَمُوا وَصَمُّوا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

اندھے اور بہرے ہوگئے کافر کہ انھوں نے خوشخبریوں کے

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اعلان نہ سنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

بعد اس کے کہ ان کے کاہنوں نے خبر دی تھی

بِأَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

کہ ان کا دین کج ہوگیا ایسا کہ قائم نہ ہوگا

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْأُفْقِ مِنْ شُهُبٍ

اور بعد اس کے کہ افق آسمان سے آگ کے شعلے گرتے نظر آئے

مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

اس کے موافق زمین میں بت اوندھے ہوکر گر پڑے

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ

یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے

مِنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْ إِثْرَ مُنْهَزِمِ

شیاطین ایک پیچھے ایک کے

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ

گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابرہہ کا لشکر تھا

أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِي

یا وہ لشکر تھا جس پر آپ نے کنکر مارے تھے

نَبَذْتَ بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا

ان کنکروں کا پھینکنا تھا بعد ان کے تسبیح کہنے کے دست مبارک میں

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

جیسے حضرت یونس تسبیح کہنے والے کو پھینکا انتڑیوں سے نگلنے والی کے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

فصل پانچویں

فِي ذِكْرِ دَعْوَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذکر میں آپ کے دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی آپ پر اور سلام ہو

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے

تَمْشِي اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

اپنی پنڈلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِمَا كَتَبَتْ

گویا ان درختوں کی شاخوں سے راہ کے درمیان

فُرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

ایک نادر خط سے آپ کے کمال کے

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً

مانند ابر کے ٹکڑے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے

تَقِيهِ حَرَّ وَطِيسٍ لِلْهَجِيرِ حَمِي

حفاظت کرتا تھا گرمی میں دوپہر کو موسم گرمی میں

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ

میں قسم کھاتا ہوں کہ چاند شق ہوا آپ کے معجزے سے

مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُورَةَ الْقَسَمِ

اسے آپ کے قلب سے نسبت ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْ كَرَمٍ

اور یاد کرو اسے جو غار نے خیر و کرم جمع کیا جب اس میں آپ چھپے تھے

وَكُلُّ طَرْفٍ مِنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

اور سب کافروں کی آنکھیں اندھی ہو گئیں کہ آپ کو نہ دیکھا

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِمَا

تو صدق یعنی آپ اور صدیق دونوں غار میں تھے اور ان کو دکھائی نہ دیتے تھے

وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى

انہوں نے گمان کیا کہ مکڑی نے آپ پر جالا نہیں تنا اور کبوتر نے

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

انڈے نہیں دیے سمجھ پہلے سے یہاں ہی ہے

وِقَايَةُ اللهِ أَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پروا کر دیا زرہوں

مِنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْأُطُمِ

اور چالیس تہ زرہ سے اور بلند قلعوں سے

مَا سَامَنِیَ الدَّھْرُ ضَیْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِہٖ

مجھ پر زمانے نے جب کبھی رنج و خواری کا ستم کیا اور میں نے آپ کی پناہ لی

اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْہُ لَمْ یُضَمِ

اور حمایت میں آگیا اور اس کے ستم سے بچ گیا

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَی الدَّارَیْنِ مِنْ یَّدِہٖ

اور میں نے جب آپ سے دنیا کی تونگری چاہی سب پورا ہوا ہے

اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰی مِنْ خَیْرِ مُسْتَلَمِ

بخشش کو اس دست مبارک کے جو ہر دستوں سے بہتر ہے

لَا تُنْکِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُّؤْیَاہُ اِنَّ لَہٗ

انکار نہ کر آپ کے وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ لَمْ یَنَمِ

نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وَذَاکَ حِیْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِہٖ

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا

فَلَیْسَ یُنْکَرُ فِیْہِ حَالُ مُحْتَلِمِ

اور بالغ ہونے کو خواب دیکھنا لازم ہے

تَبَارَکَ اللّٰہُ مَا وَحْیٌ بِمُکْتَسَبٍ

بزرگ ہے اللہ وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی

وَلَا نَبِیٌّ عَلٰی غَیْبٍ بِمُتَّھَمِ

اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے تہمت کیا گیا

آياتُهُ الغُرُّ لا يَخفى على أحَدٍ

آپ کے معجزات روشن کسی پر پوشیدہ نہیں

بِدونِها العَدلُ بَينَ النّاسِ لَم يَقُمِ

کہ بدون ان کے لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوتا

كَم أبرَأَت وَصِبًا بِاللَّمسِ راحَتُهُ

بارہا اچھے ہو گئے بیمار آپ کے ہاتھ لگانے سے اور بہت سے محتاج

وَأطلَقَت أرِبًا مِن رِبقَةِ اللَّمَمِ

رہا ہو گئے رشتۂ دیوانگی سے بطفیل آپ کے دست مبارک کے

وَأحيَتِ السَّنَةَ الشَّهباءَ دَعوَتُهُ

اور سال قحط جو سیاہ تھا آپ کی دعا سے زندہ ہو گیا

حَتّى حَكَت غُرَّةً في الأعصُرِ الدُّهُمِ

اور سفید روشن ہوا اُس سیاہی میں

بِعارِضٍ جادَ أو خِلتَ البِطاحَ بِها

اس ابر سے ایسا برسا کہ تو خیال کرے بڑی ندیاں

سَيبًا مِنَ اليَمِّ أو سَيلًا مِنَ العَرِمِ

اس ابر سے دریا کے عطای کثیر یا ایک رو پانی کی جو سنگین بند سے کھل گئی

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ

چھٹی فصل

فِیْ ذِکْرِ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ

بیان میں شرافت و بزرگی قرآن کے

دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ

مجھے وصف بیان کرنے دے حضرت کے معجزے جو ان سے ظاہر ہوئے

ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمِ

جیسے شب کو پہاڑ کے اوپر مہمانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ

پس موتیوں کی خوبی زیادہ ہو جاتی ہے پرونے سے

وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

اور نہ پرونے سے بھی کچھ قدر کم نہیں ہوتی ہے

فَمَا تَطَاوَلُ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی

پس مدح کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اس چیز کی طرف

مَا فِیْهِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ

آیات حق کے ہیں رحمٰن سے محدث لفظوں میں گو

قَدِیْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

قدیم معنے اس لئے صفت اس کی ہیں جو موصوف ہے قدیم سے

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا

وہ تھیں قریب زمانے کے اور ان سے ہم کو خبر دیتے ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

آخرت کی اور اولاد عاد اور ارم کی

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ

ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے سب نبیوں کے

مِنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

معجزوں سے فائق ہیں کہ ان کے معجزے ہوچکے اور نہ رہے

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ

قرآن کے ایسے محکمات ہیں کہ کسی دشمن کے لئے چارے سخن نہیں

لِذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

اور نہیں چاہتے ہیں کسی حاکم کو کہ فیصلہ کرے

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

ان آیات سے جب کسی دشمن بدترین دشمنان نے

اَعْدَى الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

جنگ کی تو وہ باز آیا صلح کرتا ہوا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا

ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے

رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ

مرد غیرت دار گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ

اُن آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں کہ ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں

وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

اور فائق ہیں اس دریا کے جوہر سے حسن و قیمت میں

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا

پس شمار نہیں کئے جا سکتے قرآن شریف کے عجائب اور ملالت کے ساتھ

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

اُن عجائب کی فراوانی نہیں کی جاتی ہے اور باوجود بہت ہونے کے بھی خواہش سے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهٗ

اس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں میں نے اُس سے کہا

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

کہ تجھے نصیب ہوا ہے خوب مضبوط رسی اس میں چنگل مار

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى

اگر تو نے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے

أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

تو تو نے وہ آگ بجھادی اُن آیات کے سرد پانی سے

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ

گویا وہ آیات حوض کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوْهُ كَالْحُمَمِ

گنہگاروں کے جو ہو گئے کالے مانند کوئلوں کے

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً

اور عدل میں جیسے صراط ہیں اور میزان ہیں کہ ان کے

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہو سکتا ہے

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا

تعجب نہ کر اگر حاسد انکار کرے

تَجَاهُلًا وَهْوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

جان بوجھ کر کہ وہ خوب زیرک ہے اور سمجھا ہوا ہے

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بسبب مرض رمد کے

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

اور منہ آب شیریں کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کے سبب سے

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ

فصل ساتویں

فِي ذِكْرِ مِعْرَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

اے بہتر اون میں کہ جن کے فنا کا لوگ احسان طلب قصد کرتے ہیں

سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

دوڑتے آتے ہیں پیادے اور سوار اونٹوں پر جو بے رسم

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ

اور ہے وہ ذات مبارک آیت کبریٰ وہی ہے عبرت والے کے واسطے

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

اور وہی ہے نعمت عظمیٰ غنیمت سمجھنے والے کو

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ

سیر فرمائی آپ نے ایک شب حرم کعبہ سے بیت المقدس کی حرم کی

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

جیسے چودھویں رات کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً

اور ترقی کرتے گئے یہاں تک کہ پہنچے قاب قوسین کے

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

رتبہ کو جو نہ ادراک کیا جا سکے اور نہ طلب کیا جا سکے

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا

اور اسی شب کے سبب سب انبیاء و مرسلین نے

وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

آپ کو مقدم کیا جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

اور آپ طے کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے

فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

ہمراہ ان کے جیسے ایک لشکر کہ اس کے صاحب نشان آپ ہیں

حَتّٰى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ

یہاں تک کہ باقی نہ رکھا پیش جانا کسی آگے چلنے والے کا

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

نزدیکی میں اور نہ بالا جانے والے کا بالا جانا

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ

ہر مکان کو آپ نے پست کیا جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہے

نُودِيتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

اس لئے کہ آپ بلائے گئے بلندی پر جیسے منادی مفرد علم رفع سے پڑھا جاتا ہے

كَيْمَا تَفُوزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ

یہاں تک کہ بہرہ ور ہوئے ایسے وصال سے جو کمال پوشیدہ ہے

عَنِ الْعُيُونِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ

آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو نہایت پوشیدہ ہے

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ

پس حاصل کئے آپ نے سب ایسے رتبے جو باعث فخر ہیں اور ان میں کوئی شریک نہیں

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

اور گزرے ہر مقام میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ

اور بہت ہی بزرگی میں وہ رتبے جو آپ کو دیئے گئے

وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ

اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئیں

بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا

اے گروہ اسلام تم کو بہت بشارت ہو کہ ہمارے واسطے

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

ایسا رکن عنایت کیا ہے جو نہ کبھی خراب ہو نہ گرے

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ

جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اپنی عبادت کو

بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

بزرگ ترین پیغمبروں کا کیا ہم کو اور ہم بزرگ ترین امتوں کے ہوگئے

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ

فصل آٹھویں

فِيْ ذِكْرِ جِهَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں جہاد کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ

دشمنوں کے دل ڈرا دئے اُن کے نبی ہونے کی خبر نے

كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے اور بھاگتی ہے بکریوں سے

مَا زَالَ يَلْقَاهُمُ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ

آپ ہمیشہ جہاد کرتے رہے کافروں سے ہر معرکہ میں

حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

یہاں تک کہ کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوں تختوں پر

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهِ

بھاگنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کریں اِن پر

أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جن کے گوشت عقاب اور اور پرندے اوپر لے گئے

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا

راتیں گذرتی تھیں اور کافر نہ جانتے تھے اُن کے شمار

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

جب تک راتیں اُن مہینوں کی نہ ہوتیں جن میں لڑائی حرام ہے

كَأَنَّمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

گویا دین اسلام اُن کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے

بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدَا قَرِمِ

ہر سردار کے دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حریص ہے

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

دریائے جنگجو لشکر تیز رفتار گھوڑوں پر ہے اُن کو کھینچتا ہے اور

تَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

بہادروں کی موج کو پھینکتا ہے تھپیڑیں لگاتا ہوا

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

ہر اجابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے

يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

حملہ کرتا ہے کافروں کو جڑ سے اکھیڑنے کا اکھیڑنے میں

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهْيَ بِهِمْ

یہاں تک کہ ہوگئی اسلام جو پہلے غریب تھی کرائی اُسے

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةَ الرَّحِمِ

گویا بچھڑا تھا اپنے اقربا سے مل گئی

مَكْفُولَةً أَبَدًا مِنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ

وہ ملت کفالت میں ان سے ہے ہمیشہ اچھے باپ

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

اور اچھے شوہر کے پس نہ یتیم ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ

وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں اُن سے پوچھ کافروں کے صف بچھانے کی خبر

مَاذَا رَأَى مِنْهُمُ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ

کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے ہر معرکہ میں

فَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ أُحُدًا

جنگ حنین اور جنگ بدر اور جنگ اُحد کا حال پوچھ

فُصُولُ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

کہ کافروں کے لئے موت کی فصلیں تھیں وبا سے زیادہ سخت

الْمُصْدِرِي الْبِيضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

وہ صحابہ دشمنوں کے خون سے سفید تلواروں کو سرخ نکالنے والے

مِنَ الْعِدَا كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

بعد اُن کے سیاہ بالوں کے کاٹنے کے

وَالْکَاتِبِیْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَکَتْ

اور وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خط کھینچنے والے کہ ان کی طرح

اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَیْرَ مُنْعَجِمِ

کسی حرف جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہیں چھوڑا

شَاکِی السِّلَاحِ لَهُمْ سِیْمَا تُمَیِّزُهُمْ

ان کے ہتھیار کبھی ہوتی نشانی تھی ان کے امتیاز کی

وَالْوَرْدُ یَمْتَازُ بِالسِّیْمَا مِنَ السَّلَمِ

کہ گل نشانی سے ممتاز ہوتا ہے درخت خاردار سے

یُهْدِیْ اِلَیْکَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرُهُمْ

ان کی خوشخبریاں تجھ کو ہوائے نصرت کا ہدیہ بھیجتی ہیں

فَتَحْسَبُ الْوَرْدَ فِی الْاَکْمَامِ کُلَّ کَمِیْ

پس تو گمان کرے کہ ہر دلاور گلاب ہے غلاف میں

کَاَنَّهُمْ فِیْ ظُهُوْرِ الْخَیْلِ نَبْتُ رُبًا

گویا وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے اس پر درخت اگے ہیں

مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شَدَّةِ الْحُزُمِ

اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب نہ اس سبب کہ زین تنگ ہیں

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰی مِنْ بَاْسِهِمْ فَرَقًا

دشمنوں کے دل میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے

فَمَا تُفَرِّقُ بَیْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

چارپائے آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللّٰهِ نُصْرَتُهُ

اور جس کو رسول اللہ سے مدد اور نصرت آئے

إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ

اگر شیر بھی اس پر آئے تو اس کے ڈر سے تابع ہو جائے

وَلَنْ تَرَى مِنْ وَلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ

ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پائے

بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

اور آپ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِرْزِ مِلَّتِهِ

اپنی امت کو اپنی ملت کے قلعے میں ایسا لے لیا ہے

كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمِ

جیسے شیر اپنے بچوں کو نیستاں میں

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ

کلماتِ الٰہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جنگ کی

فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

آپ کی شان میں اور بہت برہانِ الٰہی نے خصومت کی یعنی غالب آئیں

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً

تجھ کو یہی معجزہ کافی ہے کہ امی کو زمانۂ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

جاہلیت میں علم اور یتیم کو ادب حاصل ہو

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ

فصل نہم

فی طلب مغفرۃ من اللہ تعالیٰ وشفاعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بیان میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے اور طلب کرنے شفاعت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ

میں نے آپ کی خدمت مدح سے اس لئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں

ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

وہ گناہ جو اتنی عمر میں کئے ہیں یعنی شعر گستاخانہ میں اور خدمت کی ہے دولتمند کی

إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشَى عَوَاقِبُهُ

کیونکہ میرے گلے میں پٹہ ڈال دیا ہے دونوں نے جس سے انجام کا خوف ہے

كَأَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِنَ النَّعَمِ

گویا ان دونوں باتوں سے میں حیوان ہوں چارپایوں میں

أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں اور کچھ

حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

حاصل نہ ہوا سوا گناہوں اور پشیمانی کے

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِي فِي تِجَارَتِهَا

پس افسوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہو

لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

کہ دین کو نہ خریدا دنیا کے عوض اور مول نہ لیا

وَمَنْ یَبِعْ آجِلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهِ

جو شخص آخرت کے بیچ کر دنیا کے نفع پر بیچتا ہے

یَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِیْ بَیْعٍ وَفِیْ سَلَمِ

اس کو نقصان ہی ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود اور آئندہ میں

اِنْ آتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِیْ بِمُنْتَقِضٍ

اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمان نہیں ٹوٹنے کا

مِنَ النَّبِیِّ وَلَا حَبْلِیْ بِمُنْصَرِمِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِنْهُ بِتَسْمِیَتِیْ

کیونکہ میرے واسطے آپ کا عہد ہے بسبب اس کے کہ میرا نام

مُحَمَّدًا وَهُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

محمد ہے اور آپ بہت پورا کرنے والے ہیں خلقت سے عہدوں کو

اِنْ لَمْ یَكُنْ فِیْ مَعَادِیْ آخِذًا بِیَدِیْ

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں از روئے فضل کے

فَضْلًا وَاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

نہ کریں تو کہو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں ہٹے

حَاشَاهُ اَنْ یُحْرَمَ الرَّاجِیْ مَكَارِمَهُ

حاشا للہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے

اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

پناہ لینے والا یوں ہی الٹا پھرے بے توقیر

وَمُنْذُ أَلْزَمْتُ أَفْكَارِي مَدَائِحَهُ

اور میں نے جب سے آپ کی مدحیں فکر کو لازم کر لیا ہے

وَجَدْتُهُ لِخَلَاصِي خَيْرَ مُلْتَزِمِ

آپ کو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا لازم جاننے والا پایا ہے

وَلَنْ يَفُوتَ الْغِنَى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس ہاتھ کو جو خاک پر پہنچا

إِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْأَزْهَارَ فِي الْأَكَمِ

جس نے وسیلہ آپ کا پایا کیونکہ مینہ ٹیلوں پر سبزہ پیدا کرتا ہے

وَلَمْ أُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ

اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے منافع جیسے زہیر شاعر کے

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا أَثْنَى عَلَى هَرِمِ

انھوں نے چنے ہرم بن ہشام کی ثنا کہنے میں

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ

فصل دسویں

فِي ذِكْرِ الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

بیان و ذکر مناجات میں اور پیش کرنے میں حاجتوں کے

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنْ أَلُوذُ بِهِ

اے تمام مخلوق سے بہتر آپ کے سوائے میرا کوئی پناہ نہیں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں

وَلَنْ يَّضِيقَ رَسُولَ اللهِ جَاهُكَ بِيْ

اور آپ کا رتبہ ہرگز مضائقہ نہ پائے گا میری شفاعت کا

اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

جس وقت اللہ کریم کا سزا دینے والا جلوہ کرے گا یعنی قیامت کو

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اور لوح و قلم آپ کے علوم میں سے ہیں

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے

اِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا

امید ہے کہ اللہ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو موافق

تَاْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

گناہوں کے ہوگی جس کے گناہ بہت ہوں گے اس پر رحمت بہت ہوگی

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

اے میرے پروردگار میری امید کو الٹا نہ کیجیو

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی انتہا کو برا نہ کیجیو

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

اور اپنے بندے پر دونوں جہاں میں عنایت کر کہ جب امور ہائلہ

صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

اس کو پیش آتے ہیں تو اس کا صبر بھاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةٍ

اور درود و سلام کے ابروں کو اجازت دے کہ ہمیشہ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

کمال کثرت سے برسیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ

اور سب آل و اصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقویٰ

أَهْلِ التُّقٰى وَالنَّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور پاکیزگی میں اصل ہیں اور حلم و کرم کے رضوان اللہ علیہم

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ

پھر راضی ہو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے

وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا

جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے

وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

اور اونٹوں کو طرب میں لائے حدی کہنے والا نغموں سے

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

اور مغفرت کر اسکے مصنف کی اور بخشش کر اس کے پڑھنے والے کی

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

بیشک میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے
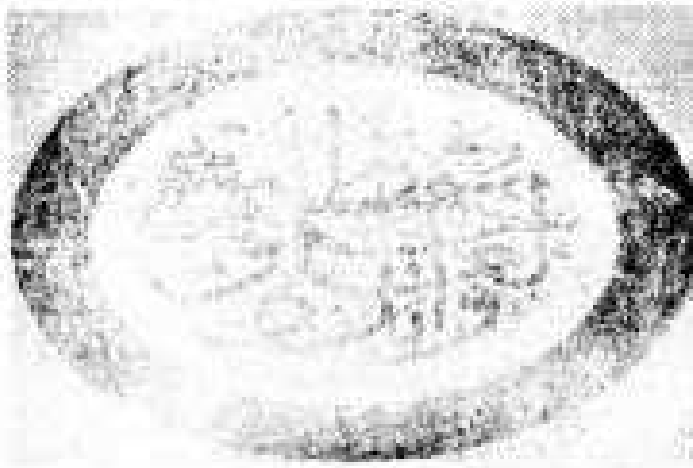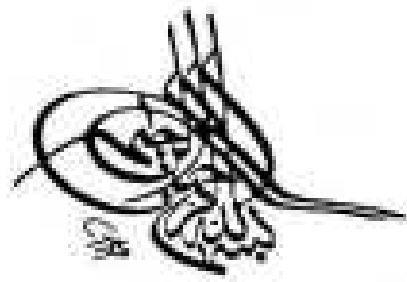
بسم اللہ الرحمن الرحیم
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمالِہٖ
پہنچے بلندی کو اپنے کمال سے
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ
دور کر دیا اندھیرے کو اپنے جمال سے
حَسُنَت جَمِیعُ خِصالِہٖ
حسین ہیں اُن کی سب خصلتیں
صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ
درود بھیجو اُن پر اور اُن کی آل پر (سعدی)

قصیدہ غوثیہ شریف

سرکار غوث اعظمؒ نظر کرم خدارا

یہ قصیدہ مبارکہ محبوب سبحانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر گیلانیؒ کی زبان مبارک سے اس وقت جاری ہوا جب آپ عشق الٰہی میں مستغرق تھے۔ اور آپ نے وہ باتیں کہہ دیں کہ جہاں (ایک حدیث قدسی کے مطابق) بندے کی زبان پر رب تعالیٰ بولتے ہیں۔

یہ عشق و عرفان الٰہیہ کا ایک قیمتی خزینہ ہے۔ قضائے حاجات اور حل مشکلات کیلئے ایک مجرب نسخہ ہے۔ اس کا ہمیشہ ورد کرنے سے حبِ الٰہی اور حضور پاک ﷺ کی محبت کے نورانی شعلے دل میں پیدا ہوتے ہیں، اس کے پڑھنے سے حضور غوث پاکؒ اور تمام اولیاء عظام کی زیارات نصیب ہوتی ہیں، ہر قسم کی دینی و دنیاوی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں، اور اس کا ورد کرنے سے حضرت محبوب سبحانیؒ کی خاص امداد حاصل ہوتی ہے، اور طالب حق بہت جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

قارئین اس کو پابندی سے پڑھیں اور پھر انشاء اللہ اس کے فیوض و برکات کا آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا۔

اللہ اکبر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هُوَ الْقَادِرُ

کلام سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا

یا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حال پر نظرِ رحمت فرمایئے یا اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہماری فریاد سن لیجئے

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ
خُذْ یَدِیْ سَهِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

بیشک میں غم کے سمندر میں غرق ہو گیا ہوں میرا ہاتھ پکڑ لیجئے اور میری مشکلات آسان فرمایئے

تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِیْ.
اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

مجھے منظور فرما لیجئے اور میرا سوال رد نہ کیجئے میری فریاد رسی کیجئے میرے آقا میرے حال پر نظرِ کرم فرمایئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قصیدہ غوثیہ

ترجمہ منظوم: علامہ شمس بریلوی مدظلہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

ساغر بھرے ہیں عشق نے بزمِ وصال کے — لا جس قدر بھی خم ہیں شرابِ جمال کے

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

ساغر بھرے ہوئے میری جانب رواں ہوئے — میں شاہ ہوں میانِ حلقۂ یارانِ حال کے

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

آواز دے رہا ہوں کہ اقطاب بھر آؤ — خواہاں ہو تم اگر ابھی اصلاحِ حال کے

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ہمت کرو۔ بڑھو۔ چلے آؤ اُٹھاؤ جام — یہ خم کے خم بھرے ہیں شرابِ وصال کے

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ

وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

میری بچی شراب تو پی تم نے دوستو — لیکن ابھی تو دور ہیں زینے وصال کے

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ

مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

تم سب کا بھی بلند اگرچہ مقام ہے — شایاں نہیں ہو تم مری شانِ کمال کے

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ

یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُو الْجَلَالِ

میں تو غریق جلوۂ حسنِ قدیم ہوں — کافی کرم ہیں مجھ پہ مرے ذوالجلال کے

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ

وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

ہوں باجرہ باز سارے شیوخانِ دہر کا — کس کو ملے ہیں اوج یہ فضل و کمال کے

كَسَانِيْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِيْ بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

پہنے مجھے ہوں عزم و حریت کی خلعتیں — کتنے ہی تاج ہیں میرے سر پر کمال کے

وَاَطْلَعَنِيْ عَلٰى سِرٍّ قَدِيْمٍ
وَقَلَّدَنِيْ وَاَعْطَانِيْ سُؤَالِيْ

رازِ قدیم سے مجھے آگاہ کر دیا! — مجھ پر عطائیں کی ہیں بلا عرض و سوال کے

وَوَلَّانِيْ عَلَى الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُكْمِيْ نَافِذٌ فِيْ كُلِّ حَالِ

والی بنا لیا ہے مجھے اقطاب دہر کا — نافذ ہے میرا حکم ہر اک کے حال کے

فَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ

پانی سمندروں میں نہ باقی رہے کہیں — میں اُن پہ کھول دوں جو رموز اپنے حال کے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ جِبَالٍ
لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

ہو جائے اُن پہ فاش میرا رازِ خشوع گر — ہو جائیں ریزہ ریزہ یہ تودے جبال کے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

میں اگر کروں بیان محبت کی داستاں — ہو جائے آگ سرد بغیر اشتعال کے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

مُردہ اگر سنے جو کبھی میرے راز کو — جی اُٹھے یہ کرم ہوں ہے ذوالجلال کے

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْدُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

مستقبل جہاں کے منظر ہیں سامنے — پردے تمام اُٹھ گئے ماضی و حال کے

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

آگاہ کرتے ہیں یہ زمانے مجھے مدام — یارو عبث ہیں قصد یہ بحث و جدال کے

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ

بے فکر ہیں لطف کہ عین غنا ہے وہ — میرے مرید نام لے بس ذوالجلال کے

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اللہ ربی خوف نہ کر اے مرے مرید — ہے منزلِ مراد قریں بیکر حال کے

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُوْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

مرے جلوں میں خیر و کرم کے نقیب ہیں — چرچے ہیں آسماں سے زمیں تک کمال کے

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ کے شہر و ملک ہیں سب میری مملکت — محکوم ہیں یہ سب مرے ماتحتی و حال کے

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

سب ملک میرے سامنے یوں ہیں کہ خاک پ — پھینکے ہوں جیسے رائی کے دانے اچھال کے

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

سردار قوم قطب کا درجہ مجھے دیا — مولائے کل کے لطف جو شامل تھے حال کے

فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ مِثْلِیْ
وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِ

ہوں اولیائے وقت میں بے مثل بے نظیر — زیبا اختیار علم کے تصرف حال کے

رِجَالِیْ فِیْ ھَوَاجِرِھِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

تپتے دنوں میں صوم سے رہ کر مرے مرید — درخشاں ہیں تیرگی میں یہ موتی کمال کے

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

رکھتے ہیں اولیائے تقلید نقش پا — رہبر مرے ہیں چاند جہان کمال کے

نَبِیٌّ ھَاشِمِیٌّ مَّکِّیٌّ حِجَازِیْ
ھُوَ جَدِّیْ بِہٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

یعنی نبی ہاشمی ـــ مکی شہ حجاز — صدقہ انہی کا ہیں یہ مراتب کمال کے

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

جاسوس شاہ سے بھلا ڈرتا ہے کیوں مرید — جوہر نہاں ہیں مجھ میں جدال قتال کے

أَنَا الْجِيْلِيُّ مُحْيِ الدِّيْنِ اِسْمِيْ
وَأَعْلَامِيْ عَلٰى رَأْسِ الْجِبَالِ

جیلی ہوں اور دین کا محی لقب میرا
کوہ جبل پہ نصب ہیں پرچم جلال کے

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِيْ
وَأَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

میرا بڑا گھرانا ہے دادا حسن میرے
ہیں پاؤں گردنوں پہ تمامی رجال کے

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِيْ
وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

موسوم ہوا ہوں میں بندۂ قادر کے نام سے
جد میرے تاجدار ہیں عین الکمال کے

اللہ اکبر
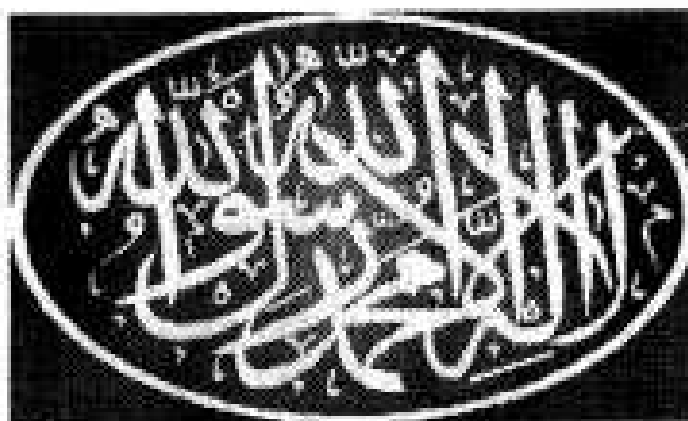
بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور پُرنُور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دس خصائص اور اُن کے فوائد

① مَا وَقَعَ ظِلُّهٗ عَلَى الْاَرْضِ	آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔
② لَمْ يَجْلِسِ الذُّبَابُ عَلَيْهِ قَطُّ	آپ پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی
③ مَا ظَهَرَ بَوْلُهٗ عَلَى الْاَرْضِ	آپ کا بول مبارک کبھی زمین پر ظاہر نہیں ہوا
④ لَمْ يَحْتَلِمْ قَطُّ	آپ کو کبھی احتلام نہیں ہوا۔
⑤ لَمْ يَتَثَاوَبْ قَطُّ	آپ کو کبھی جماہی نہیں آئی۔
⑥ لَمْ يَهْرُبْ دَابَّةٌ رَكِبَهَا قَطُّ	آپ جس جانور پر سوار ہوتے وہ کبھی نہیں بھاگا۔
⑦ تَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ قَطُّ	آپ کی آنکھیں سوتی تھیں دل کبھی نہیں سوتا۔
⑧ وُلِدَ مَخْتُوْنًا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ شدہ پیدا ہوئے
⑨ يَنْظُرُ مِنْ خَلْفِهٖ كَمَا يَنْظُرُ مِنْ اَمَامِهٖ	آپ جیسے آگے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے دیکھتے تھے۔
⑩ كَانَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ قَوْمٍ كَتِفَاهُ اَعْلٰى مِنْهُ	جب آپ کسی قوم میں بیٹھتے تو ان سب سے اونچے معلوم ہوتے۔

انشاء اللہ تعالیٰ جو شخص ان دس امور کو لکھ کر گھر میں رکھے گا اس کا گھر آگ سے نہیں جلے گا بلکہ اگر جلتی آگ پر ڈالے تو وہ بھی بجھ جائے گی۔ (الشرحی۔ باقبول خدمت قدم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر ۱۱۲)

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

(علامہ اقبالؒ)

اے الٰہ العٰلمین ! تیری ذات دو جہانوں سے بے نیاز ہے جبکہ میں تہی دست (تیرے فضل کا) محتاج ہوں ۔ لہٰذا قیامت کے روز میرے گناہوں کے ضمن میں میری عذر خواہیاں قبول فرمالینا ۔ اور اگر تو میرا حساب لینا ضروری سمجھے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظروں سے چھپا کر لینا ۔ آمین

اللہ
اکبر
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وہ دانائے سُبل ختم الرُسل مولائے کُل جس نے
غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وُہی اوّل وُہی آخر
وُہی قرآں وُہی فرقاں وُہی یٰسیں وُہی طٰہٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ
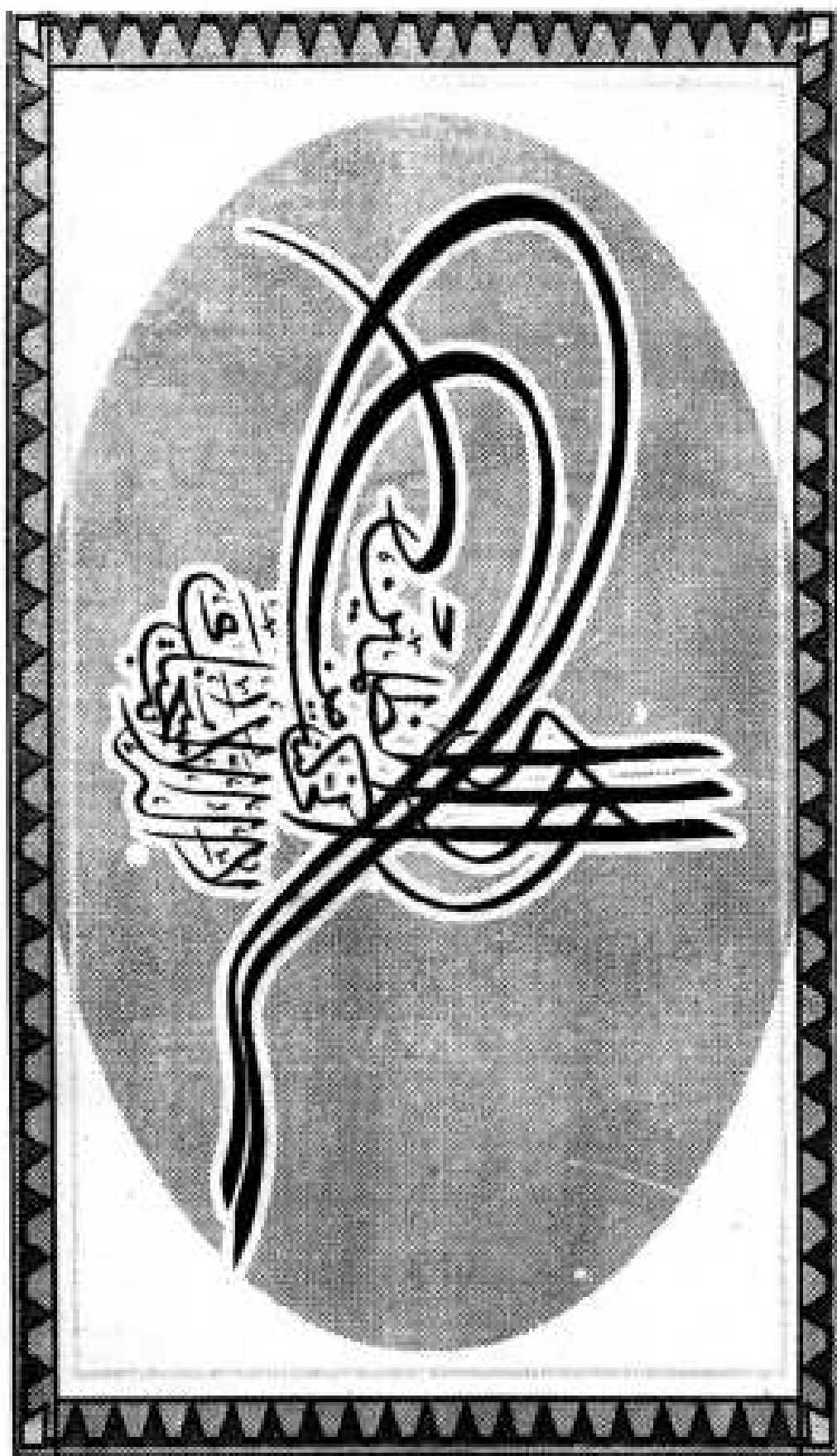
مناجات

امام اہلسنت مجدد دین وملت
مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں ربّنا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

سلام

سلام اے آمنہؓ کے لالؐ اے محبوبِ سبحانیؐ
سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ظلِّ رحمانی سلام اے نورِ یزدانیؐ
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

تری صورت، تری سیرت، تری عادت، ترا نقشہ
تبسم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی

ترا در ہو، مرا سر ہو، مرا دل ہو ترا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

حفیظؔ بے نوا بھی ہے گدائے کوچۂ اُلفت
عقیدت کی جبیں تیری مروت سے ہے نورانی

No.F.5-6/2013-DBNB
GOVERNMENT OF PAKISTAN
NATIONAL HISTORY & LITERARY HERITAGE DIVISION
NATIONAL LIBRARY OF PAKISTAN

Islamabad 03, April, 2019

Subject:- **ACKNOWLEDGE RECEIPT.**

Dear Sir,

I acknowledge with thanks the receipt of the following books/brochures delivered to National Library of Pakistan under Copyright Law:

تعداد کتب	سال اشاعت	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار
01	1999	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات مقدسہ (تحریر وتصاویر)	-1
01	2000	افتخار احمد حافظ قادری	سفر نامہ ایران وافغانستان (تحریر وتصاویر)	-2
02	2000	افتخار احمد حافظ قادری	زیارتِ حبیب ﷺ	-3
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	ارشاداتِ مرشد	-4
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	خزانۂ دُرود وسلام	-5
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	دیارِ حبیب ﷺ (تحریر وتصاویر)	-6
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	-7
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	قصائدِ غوثیہ	-8
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرزمینِ انبیاء واولیاء (تصویری البم)	-9
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات اولیائے پاکستان (تصویری البم)	-10
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	-11
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	-12
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	مقاماتِ مبارکہ آل واصحابِ رسول ﷺ	-13
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات شام (تصویری البم)	-14
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات شہر رسول ﷺ (تصویری البم)	-15
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	-16
02	2005	افتخار احمد حافظ قادری	فضیلتِ اہل بیتِ نبوی ﷺ	-17
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات مصر (تحریر وتصاویر)	-18
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہ پیر رومی میں (تحریر وتصاویر)	-19

-20	سفرنامہ زیاراتِ مراکش (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-21	زیارات مدینہ منورہ (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-22	زیارات ترکی (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-23	زیارات اولیائے کشمیر (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-24	گلدستہ دُرود سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-25	تکمیل الحسنات	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-26	انوار الحق	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-27	خزینۂ دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-28	فرموداتِ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-29	التفکر والاعتبار	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-30	70 صیغہ ہائے دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-31	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے دُرود وسلام)	افتخار احمد حافظ قادری	2011	01
-32	زیارات ایران (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2012	01
-33	سفرنامہ زیارت ترکی (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-34	کتابچہ حضرت دادا برلاس علیہ الرحمۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-35	ہدیۂ دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-36	سفرنامہ زیاراتِ عراق واُردن (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-37	دُرود وسلام کا نادر وانمول انسائیکلوپیڈیا (جلد اول وجلد دوم)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-39	شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-40	الصلوات الالفیۃ/صلوات النبویۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2015	01
-41	شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبانِ نبی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-42	عظائم الصلوات والتسلیمات	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-43	شانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بزبانِ سید المرسلین ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-44	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-45	الصلوات الالفیۃ بأسماء خیر البریۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01
-46	سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01

01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	شاہِ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی ؓ	-47
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفر نامہ زیارتِ ترکی	-48
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	صلاۃ وسلام برائے زیارت خیر الانام ﷺ	-49
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفر نامہ زیارت شام	-50
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	سیدنا ابوطالب ؓ	-51
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	الفیة الصلوات علی فخر الموجودات	-52
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	مناقب والدین مصطفیٰ کریم ﷺ	-53
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	حیات انور	-54
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	شہزادیٔ کونین علیہا السلام	-55
01	2019	افتخار احمد حافظ قادری	مومنین کی مائیں	-56

2. These valuable books have been added in the National Library Collection. The readers of the Library will get Knowledge and information from these books. I hope that National Library of Pakistan will receive all forthcoming publications in future.

With regards,

Yours sincerely

3/4/2019

(Muhammad Riaz)
Assistant Director/Delivery of Books &
Newspapers Branch

Iftakhar Ahmad Hafiz Qadri,
House 999/A-6, Street No.9,
Afshan Colony,
Rawalpindi Cantt.
Cell: 0344-5009536

مختصر تعارف

افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، راولپنڈی

ملازمت

- پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارت خانوں (شام، لبنان، قطر، سعودی ملٹری اتاشی) میں تقریباً 20 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔
- سعودی عرب (وزارت دفاع، ابواب الروضۃ، تیمورک العربیۃ السعودیۃ) میں تقریباً 10 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔

فوجی اعزازات (ایوارڈز)

- سعودی وزارت دفاع، ریاض میں بطور سعودی یونیفارم پرسن خدمات سرانجام دیں اور دوران ملازمت حکومتِ سعودیہ کی طرف سے 2 فوجی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

لسانیات

- پاکستان میں سعودی عرب کے ثقافتی مرکز "مرکز تعليم اللغة العربية" سے عربی زبان کا دو سالہ کورس مکمل کیا۔
- سفارت خانہ ایران کے زیر انتظام ثقافتی مرکز خانہ فرہنگ ایران سے فارسی زبان کا ایک سالہ ایڈوانس کورس مکمل کیا۔

زیارت مقدسہ کے اسفار

- وطن عزیز میں موجود زیارت مقدسہ کے علاوہ 11 بلاد اسلامیہ (حجاز مقدس / شام / مصر / مراکش / ایران / عراق / اردن / لبنان / افغانستان / ترکی) میں کئی کئی بار زیارت مقدسہ پر حاضری کے لئے طویل ترین سفر طے کئے اور ان سفروں کے نتیجے میں کئی سفرنامے منظر عام پر آئے۔

تحریری کاوشیں

- الحمدللہ! اب تک 60 کے قریب کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں بلادِ اسلامیہ میں زیارات مقدسہ کے سفرنامے، شخصیات (خاتونِ جنت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، خلفائے اربعہ، شاہِ حبشہ) اور درود و سلام کی کتب سرِفہرست ہیں۔

مضامین و مقالات

- روزنامہ نوائے وقت، الاخبار، اوصاف، دی نیشن، مجلہ ضیائے حرم، فیضانِ سدرۃ، پیغام آشنا، نور الحبیب، کاروانِ قمر، طلوعِ مہر اور آئینہ کرم کے علاوہ دیگر کئی رسائل و جرائد میں 100 سے زائد مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

عالمی کانفرنسز میں شرکت

- سال 1983 اور سال 1984 میں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے OIC کے زیرِ انتظام دو بین الاقوامی کانفرنسز میں بطور معاون عربی زبان شرکت کی۔
- اکتوبر 2007 میں سرزمینِ ایران میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ پر منعقدہ عالمی رومی کانفرنس میں راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مارچ 2008 میں یونیورسٹی آف سرگودھا میں انٹرنیشنل رومی کانفرنس میں شرکت اور مقالہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

روحانی سعادتیں اور اعزازات کا حصول

- ستمبر 1996 میں 2 بار بیت اللہ شریف کے اندر حاضری کی سعادتِ عظمیٰ نصیب ہوئی۔
- مرکزی مسجد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں 16 اکتوبر 2001 نمازِ فجر کی اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مفتی اعظم عراق حضرت الشیخ السید عبدالکریم بیارہ رحمۃ اللہ علیہ کی 2 بار زیارت کا شرف حاصل ہوا، یہ وہ خوش نصیب شخصیت تھیں جنہیں سال 1932ء میں 2 صحابہ اکرام کے مزارات مبارکہ کی منتقلی کے موقع پر ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

25/09/2019

التماسِ دُعا
معزز قارئین کرام سے درخواست ہے
کہ حضور پُر نور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی
اُمتِ مرحومہ کی بخشش و مغفرت اور بلندی
درجات کیلئے دُعا فرمائیں اور بالخصوص
مصنف کتاب ہذا اور اُس کے مرحوم والدین
کریمین کے لئے بھی دُعاؤں کی درخواست
ہے۔شکریہ
افتخار احمد حافظ قادری

از خدا جوییم توفیق ادب
بے ادب محروم شد از لطف رب

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

مولانا رومؒ

نشست گاہ

حضرت باجی سرکارؒ